بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انشاء عقائدِ ذوقی قدس سرہ

مترجم:-

عالیجناب مولانا مولوی سید حمید اشرف صاحب

کچھوچھہ شریف (فیض آباد یو۔پی۔)

مدرس دار العلوم لطیفیہ

مکان حضرت قطب ویلور قدس سرالعزیز

هٰذا بیانٌ للنّاس وھدًی وموعظۃٌ للمتقین

یہ لوگوں کیلئے امرِ حق کا اظہار اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت ہے اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت

اِنشاءِ عقائدِ ذوقی (حصّہ اول)

از افادات

ثناورِ اسرارِ شریعت و طریقت شہسوارِ مرکبِ تصوّف و معرفت

رئیس السالکین حضرت مولانا محی الدین شاہ عبداللطیف ذوقی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ ظلّ ہمت و سرپرستی

فضیلت مآب اعلیٰ حضرت مولانا مولوی ابو النصر قطب الدین شاہ محمد باقر صاحب قبلہ قادری

مدظلہ العالی سجادہ نشین مکان حضرت قطب ویلور

زیرِ اہتمام:

عزت مآب برادرانِ مکرمان حضرت مولانا ابو صالح عماد الدین شاہ محمد ناصر صاحب قبلہ قادری

المعروف بہ میراں پاشاہ صاحب

و جلالتمآب حضرت مولانا ابو الحسن صدر الدین شاہ محمد طاہر صاحب قبلہ قادری مدظلہما العالی

المعروف بہ حضرت پیر ناظم دار العلوم لطیفیہ مکان حضرت قطب ویلور قدس سرہ

شائع شدہ

دار التصنیف والاشاعت دار العلوم لطیفیہ

مکان حضرت قطب ویلور قدس سرہ العزیز

۱۳۸۹ھ ماہ محرم الحرام

م ماہ اپریل ۱۹۶۹ء

۷۸۶

پیش لفظ

سیّد السالکین حضرت مولانا محی الدین سید شاہ عبداللطیف قادری ذوقیؔ، رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کوئی ایسی مستور یا غیر معروف نہیں ہے، جس پر کسی تعارف و تبصرہ کی ضرورت ہو۔ یہ تو خاندان اقطاب ویلور کی وہ جامع صفات اور مجمع فضائل و کمالات ہستی ہے، جسکے نفس قدسی کی برکت، علم و اخلاق کی طاقت سے سرزمین جنوب ہند میں اسلام اور تعلیمات اسلام کو فروغ و عروج حاصل ہوا۔ آج بھی اس سرزمین جنوب میں علم و عمل، تعلیم و تدریس ملکی جو بھی روشنی یا کرن ہے، وہ سب اسی مشعل علم و عمل کا پَرتو اور عکس ہے۔ اگر آپ کی گراں قدر تصانیف اور جلیل القدر تلامذہ کا اعداد و شمار درج کیا جائے تو کئی اوراق درکار ہیں۔ ان تمام تفصیلی حالات کے لئے دوسرے رسالے مثلاً مطلع النور، اور انوار اقطاب ویلور، ادارہ ھٰذا سے اس سے قبل شائع ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ان تمام احوال کی بالتفصیل نہ یہاں ضرورت ہے نہ اس مختصر تحریر میں گنجائش ہے۔

پیش نظر رسالہ "انشاء عقائد ذوقی" حضرت ذوقی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فارسی قلمی رسالہ تھا۔ یہ رسالہ مختلف خطوط کا مجموعہ ہے جو مختلف افراد و اشخاص کو مختلف اوقات میں بطور جواب آپ نے تحریر فرمائے۔ تقریباً ہر خط احقاق حق، اور ابطال باطل کا ایک مرقع ہے، جس سے مقصود عقائد اہلسنّت والجماعت کی تبلیغ و تشہیر ہے اور بس۔

یہ قلمی رسالہ بالکل بوسیدہ و کرم خوردہ ہو چکا تھا۔ الفاظ و نقوش اکثر و بیشتر

محو ہو چکے تھے۔ اور جو موجود تھے ان سے بھی کما حقہٗ مستفید ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ اس لئے کہ جب عبارت کے سیاق و سباق میں کوئی ربط و تعلق ہی نہ ہوا ور سرا اور کنارہ میں کوئی جوڑ ہی نظر نہ آئے تو اس سے کیا مفہوم یا نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب انہیں بزرگانِ دین کی روحانی تصرفات و توجہات کا کرشمہ سمجھنا چاہیئے جنہوں نے خود ہی سفر کی ہر منزل کو آسان کر دیا۔ اور جن کی نگاہ لطف و کرم قدم قدم بقدم مشعلِ راہ ثابت ہوی۔

اس بات کا حتی الامکان خاص اہتمام و التزام کیا گیا ہے کہ کتاب کے اصل الفاظ بدستور رہیں، ان میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو۔ لیکن بعض مقامات پہ جہاں اصل لفظ کا بالکل سراغ نہ مل سکا وہاں اپنی درایت و قیاس سے مناسب الفاظ رکھے گئے ہیں۔

ناظرین کرام اگر کتاب کی عبارت یا ترجمہ میں کوئی نقص یا خلل پائیں تو اُسے مترجم کی طرف منسوب کریں۔ کہ حضرت ذوقی علیہ الرحمۃ کا دامنِ تقدس، اغلوطات و سفسطات کی آلائش و کثافت سے پاک و صاف ہے۔

بغرضِ سہولت کتاب کے چار حصے کر دیئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ زیرِ نظر ہدیۂ ناظرین ہے۔ انشاء اللہ حسب توفیق بقیہ حصے آئندہ پیش کئے جائیں گے۔

مترجم
خاکسار
سیّد حمید اشرف
مدرس دار العلوم لطیفیہ حضرت مکان
ویلور

یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لمن انشأ الخلق لتصحیح العقائد، والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الذی لیس الیہ سواہ بقائد وعلیٰ آلہ واصحابہ الصاعدین من العلم والیقین علیٰ اعلی المصاعد۔ اما بعد

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے
تمام تعریفیں اللہ رب العزۃ کیلئے ہیں جس نے تمام مخلوق کو عقائد کی درستگی کے لئے پیدا کیا۔ اور درود وسلام نازل ہو اس کے رسول پر کہ وہی حقیقی واصلی رہنما ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر کہ جو علم ویقین کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔

چوں در بلدہ ایلور حرسہا اللہ عن آفات الدہور، جمعی از ارباب کیاست وجماعتی از اصحاب فہم و فراست مشغول ومشغوف عقائد مہتم الشان بودند وبسبب تشتّت اسباب فرصت وعدم مواد وقلّت استعداد باشتغال در یکی از دیگرے باز میماندند، فقیر ضعیف غلام

جب شہر ویلور میں (اللہ تعالیٰ اسکو زمانہ کی آفات سے محفوظ رکھے) عقل وفہم رکھنے والوں کی ایک جماعت عقائد صحیحہ کی تحقیق ومعرفت میں مشغول ومصروف تھی لیکن اسباب فرصت کی پراگندگی، علمی سرمایہ کی کمی اور استعداد کی قلّت سے وہ ایک دوسرے پر اتمام حجّت کرنے سے قاصر تھے تو فقیر ضعیف غلام محی الدین سید عبد اللطیف قادری (رحمہم اللہ الباری)

محی الدین سید عبد اللطیف خواست که رقعہ چند مشتمل بر فوائد عقائد برنگارد وقالب آنرا از دقت عبارت وغموض اشارات خالی دارد، تا ایشاں را اشتغال بآں ہم سبب حصول صحتِ عقائد شود وہم منشاء تقویت ایشاں۔ چوں املای ایں انشا محض برائے تصحیح عقائد بود مسمیٰ بانشای عقائد نمود۔ ومن اللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

نے چاہا کہ چند رقعہ جو عقائد کے فوائد پر مشتمل ہوں تحریر کرے اور اس کو مشکل عبارت اور نا قابل فہم اشارات سے خالی رکھے۔ تاکہ ان کے لئے اس کا مطالعہ، عقائد صحیحہ کے حصول کا سبب ہو، اور ایمان کی تقویت کا ذریعہ ہو۔ چونکہ اس رسالہ کی تحریر محض، تصحیح عقائد کے لئے ہوی ہے اس لئے اس کا نام انشای عقائد ہے۔

اللہ ہی سے توفیق کی درخواست ہے، اور سب کی باگ ڈور اسی کے دست قدرت میں ہے۔

رقعۂ اولیٰ در تفضیل خلفاءِ اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین

پہلا مکتوب خلفاءِ اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی فضیلت میں ہے۔

برخوردار سعادت اطوار حسن علی عمرہٗ بعد ابلاغ دعوات مزید حیات وترقی درجات مشہود میگرداند کہ ہرگاہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل انبیاءست فلا محالہ امت او

عزیز سعید جناب حسن علی زید عمرہٗ بعد دعائے درازی حیات وترقی درجات کے واضح ہو کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں افضل ہیں تو یقیناً آپ کی امت تمام امتوں سے افضل ہوگی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم

افضل امم خواہد بود۔ افضل امت آنحضرت صحابہ اند رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ و افضل صحابہ اہل بیعت رضوان کہ یکہزار و چہار صد بودند۔ و افضل آنہا اہل احد اند کہ یک ہزار بودند، و افضل آنہا اہل بدر کہ سی صد و سیزدہ تن بودند، بر عدد اصحاب طالوت۔ و افضل آنہا آں چہل تن اند کہ اتمام آں چہل بوجود امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ صورت پذیرفتہ۔ و افضل ایشاں عشرۂ مبشرہ اند، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایشاں را بدخول جنت بشارت دادہ۔ و افضل ایشاں خلفائے راشدین مہدیین اند رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم۔ و افضل ایشاں ابوبکر است، ثم عمر، ثم عثمان ثم علی، و فضیلت شیخین یعنی ابوبکر و عمر متفق علیہ است و فضیلت ختنین یعنی عثمان و علی مختلف فیہ۔

کی امت میں سب سے افضل صحابہ ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

صحابہ میں سب سے افضل اہل بیعت رضوان ہیں۔ یہ ایک ہزار چار سو تھے۔ اہل بیعت رضوان میں سب سے افضل اہل احد ہیں جو کہ ایک ہزار تھے۔ اہل احد میں سے افضل اہل بدر ہیں کہ جو اصحاب طالوت کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ نفوس تھے۔ اہل بدر میں سب سے افضل وہ چالیس اشخاص ہیں کہ جس چالیس کا اتمام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے ہوا۔ پھر ان چالیس میں سب سے افضل عشرہ مبشرہ ہیں کہ جنکے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول جنت کی بشارت دی تھی۔ ان عشرہ مبشرہ میں سب سے افضل خلفاء راشدین ہیں یعنی ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم۔

ان خلفائے راشدین میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی ہیں۔ شیخین یعنی ابوبکر اور عمر کی فضیلت پر سب کو اتفاق ہے۔ اور ختنین یعنی عثمان اور علی کی فضیلت میں اختلاف ہے۔

جمہور برآنند کہ عثمان افضل از علی است، و بعض برآں رفتہ کہ علی افضل از عثمان است، اما مارا لابد است از متابعت جمہور، پس می گوئیم ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم اجمعین این است مذہب سینہ سینہ، ہر کہ بمتابعت عقل مخالفت آں نماید در ورطہ ضلالت افتد و مستوجب سخط الٰہی گردد، نعوذ باللہ منہا عقل را تابع محض بے عقلی است تابع نقل باشی، و عاقل باش، والسلام۔

اکثر کی رائے یہ ہے کہ عثمان علی سے افضل ہیں لیکن بعض حضرات اس کے برعکس علی کو عثمان سے افضل کہتے ہیں۔
ہمارے لئے جمہور کی پیروی ضروری ہے اس لئے ہم یہی کہتے ہیں کہ عثمان علی سے افضل ہیں اور یہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ جو شخص عقل کی پیروی کر کے اسکی مخالفت کریگا وہ گرداب ضلالت میں پڑیگا اور اللہ تعالٰے کی ناراضی کا مستحق ہوگا۔

والسلام۔

رقعۂ ثانیہ در کف لسان از گستاخی در شان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفاکیشان احمد عبداللہ المعروف بہ پیر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است کہ کف لسان کنیم از ذکر صحابہ مگر بہ بہتری پس واجب است کہ ذکر ہیچ صحابہ جز بخیر نہ کنند و آنچہ روافض در حق معاویہ رضی اللہ عنہ می گویند باطل است زیراکہ او از جملہ صحابہ است و حرمت صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور، الحاصل متابعت ائمہ اربعہ واجب است و ہر کہ مخالفت ایشاں نمودہ متابعت

دوسرا مکتوب صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے سے زبان روکنے کے بیان میں۔

محب مکرم جناب احمد عبداللہ عرف پیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صحابہ کا ذکر ہم صرف بھلائی اور بہتری کے ساتھ کریں گے۔ پس واجب ہے کہ ہر ایک صحابی کا ذکر صرف خیر ہی کے ساتھ کیا جائے۔ اور جو کچھ شیعہ لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں وہ غلط ہے، اس لئے کہ وہ بھی صحابہ ہی کے زمرہ سے ہیں اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کا احترام ضروری ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ائمہ اربعہ کا اتباع واجب ہے اور جو شخص ان حضرات کی مخالفت اور اپنی عقل کی متابعت کریگا وہ گمراہ

عقل خود اختیار نماید گمراہ گردد
وآں محب را نیز معلوم است کہ بسا
کس دریں وقت متابعتِ عقول
فاسدہ خود کردہ گمراہ شدہ اند و
طریق بزرگان خود از دست دادہ در
ورطۂ ضلالت افتادہ اند ؎

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

والسلام

ہوگا۔ آنعزیز کو بھی معلوم ہے
کہ اس زمانہ میں بہت سے لوگ
اپنی عقولِ فاسدہ کی متابعت کرکے
گمراہ ہو گئے ہیں اور اپنے بزرگوں
کا طریقہ چھوڑ کر گرداب ضلالت میں
جا پڑے ہیں۔

بے ادب تنہا خود ہی برباد نہیں ہوا،
بلکہ اس نے اپنے فتنہ کی آگ ایک
عالم میں لگا دی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو رسوا
کرنا چاہتا ہے تو پاک لوگوں کے معاملات میں
انگشت نمائی کی طرف اسکا دل مائل کر دیتا ہے۔

والسلام

رقعۂ ثالثہ در اثباتِ تکفیر بکفر ان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

محب صادق من محمد باقر سلمہ اللہ تعالے

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود می گرداند کہ آں محب می گفتند کہ تکفیر روافض ثابت نیست نزدِ محققین غایت ما فی الباب این کہ ایشاں تکفیر صحابہ می کنند و تکفیر صحابہ کفر نیست نزدِ ایشاں چہ تکفیر ایشاں از وجہی ست کہ مستلزم کفر نیست۔ و شیخ علی متقی نوشتہ است کہ بعض مردم بخارا سبب معصیت میگویند کہ زناں و دختران روافض بے نکاح درست است ایں محض غلط ہست و اثبات کفر ایشاں کردہ۔ فقیر می گوید ایں معنی از شیخ علی متقی عجب است چہ غایت کار ایں مستلزم

تیسرا مکتوب
جو لوگ صحابہ کے کفر کے قائل ہیں انکی تکفیر کے اثبات میں ہے۔

محب صادق محمد باقر سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ آنجناب نے کہا تھا کہ محققین کے نزدیک روافض کی تکفیر ثابت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ یہ لوگ صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں اور صحابہ کی تکفیر کفر نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی تکفیر کسی علّت اور سبب سے ہے' جو مستلزم کفر نہیں ہے۔

اور شیخ علی متقی نے لکھا ہے کہ بخارا کے بعض لوگوں نے روافض کے اقوال و افعال کو سبب معصیت قرار دیتے ہوئے ان کی عورتوں اور لڑکیوں کو بغیر نکاح کے جائز سمجھا ہے' یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ انہوں نے روافض کے کفر کا اثبات کیا ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ شیخ علی متقی کے کلام کا یہ مطلب نکالنا بالکل تعجب خیز ہے' اس

بکفر روافض ہست و ترقی ازاں
باآنکہ روافض اشر الخلق والخلیقہ
اند وہرگاہ کہ تکفیر ایشاں مستلزم
کفر ہست۔ تکفیر صحابہ کہ بہترین امت
اند و فضائل ایشاں بآیات واحادیث
ثابت شدہ چگونہ مستلزم کفر نخواہد بود۔
پس برائے آنکہ تا قائل تکفیر مکفر صحابہ
نشوند قائل تکفیر مکفران روافض بودن
چہ ضرورست یسلمنا تکفیر صحابہ کفر نیست
اکبر معاصی خواہد بود۔ پس ارتکاب روافض
ایں معصیت را یا باستحلال ہست یا بے
استحلال ثانی مفقود ہست۔ زیرا کہ
ہیچ یکے از روافض کہ تکفیر صحابہ می کنند
یافتہ نشد کہ تکفیر صحابہ را جزء ایمان نمیدانند
چہ جائی استحلال پس در تکفیر ایشاں شکی
نبود وہو المطلوب نعم رفضی کہ مستحل معصیت
نیست کافر نیست مع اختلاف فیہ۔ اما

لئے کہ خود شیخ کی عبارت روافض کے کفر کو مستلزم
ہے بلکہ اس سے ترقی کرکے کہتا ہوں باوجودیکہ
روافض بدترین خلائق ہیں، پھر بھی ان کی
تکفیر مستلزم کفر ہے تو صحابہ کی تکفیر (کہ جو بہترین
امت ہیں اور ان کے فضائل کہ جو آیات
واحادیث سے ثابت ہیں) کیونکہ مستلزم
کفر نہ ہوگی۔ پس اگر یہ کہا جائے کہ تکفیر یعنی
کفر کی طرف نسبت کرنا یہ الگ چیز ہے، اور
مکفر یعنی کافر قرار دینا یہ دوسری چیز ہے، تو
جب صحابہ کی تکفیر سے مکفر ہونا لازم نہیں تو
اسی طرح روافض کی تکفیر سے روافض کا
کافر ہونا کیا ضروری ہے تو جواب میں ہم کہیں گے
کہ اگر ہم تسلیم کرلیں کہ صحابہ کی تکفیر کفر نہیں
ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے تو پھر سوال یہ ہے
کہ روافض اس گناہ کا ارتکاب حلال سمجھ کر کرتے
ہیں یا بغیر استحلال کے کرتے ہیں، دوسری صورت
بالکل مفقود اور منفی ہے۔ اسلئے کہ روافض میں کوئی
بھی ایسا نہیں پایا جاتا جو تکفیر صحابہ کو ایمان کا جزء
نہ سمجھتا ہو۔ لہذا روافض کی تکفیر میں کوئی شک
نہیں ہے، اور یہی ہمارا مقصود تھا۔ ہاں اگر کوئی رافضی
ایسا مل جائے کہ جو اس معصیت کو حلال نہ سمجھتا ہو

اینچنین فردی از ین کلی نیافته ام فلا بد من تحققه حتی تتکلم علیه ۔ والسلام

تو وہ کافر نہیں ہے لیکن ایسا کوئی فرد اب تک ملا نہیں ہے۔ اسلئے یہ کہنا بجا ہے کہ یہ ایسی کل ہے جسکا خارج میں وجود نہیں ۔ والسلام

رقعہ رابعہ در عقائد سنیہ و ابطال مذاہب باطلہ عاطلہ

چوتھا مکتوب عقائد اہلسنت والجماعت کے اثبات اور مذاہب باطلہ کے ردو ابطال کے بیان میں ہے

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشاں محمد مخدوم مہکری سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ مذاہب اہل حق انیست کہ حقائق اشیاء ثابت است و وہم و خیال نیست و تابع علم و اعتقاد نہ چنانکہ اہل بطلان می گویند و عالم مسبوق بعدم است یعنی نبود پس موجود گردید۔ کان اللہ ولم یکن معہ شیئ و آں عالم قابل فنا است یعنی بعد وجود او فانی و ہلاک شدنیست قال اللہ تعالے کل شیئ ہالک الا وجہہ پس ملائک

محب و مکرم محمد مخدوم مہکری سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ ہر شئی کی ایک حقیقت ہے جو اپنی جگہ پر ثابت ہے۔ یہ صرف ہمارے وہم و خیال یا علم و اعتقاد کے تابع نہیں ہے جیسا کہ باطل پرست کہتے ہیں اور عالم مسبوق بالعدم ہے یعنی پہلے نہیں تھا پھر موجود ہوا جیسا کہ آیت کریمہ "کان اللہ ولم یکن معہ شئی" اس پر شاہد ہے۔ اور یہ عالم قابل فنا ہے یعنی وجود کے بعد اس کا فنا اور ہلاک مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کل شئی ہالک الا وجہہ"۔ پس فرشتے جنت اور دوزخ اور تمام

وبهشت و دوزخ وامثال آں که خبر
بدوام آنها وارد یافته است، نیز فانی
شوند، اگرچه فانی شدن آنها مقدار یک
لمحه باشد وبعد ازاں باقی مانند و هرگز
فنا پذیر نشوند و عالم را پروردگاریست
که از عدم بوجودش آورده قدیم یعنی
غیر مسبوق بعدم واجب الوجود یعنی وجود
او از ذات او بود، نه از غیر والا احتیاج
ثابت شود، ومحتاج خدائی را نشاید
یگانه وزنده ودانا وتوانا ومختار، هر
چه کند بارادۀ واختیار خود کند نه بجبر
واضطرار، گویا وشنوا وبینا صفاتِ
او قدیم است وباقی، مثل ذات او
وذاتِ پاک او محل حوادث نبود، وهر
چه فضائل وکمالات حقیقیه او راست
در ازل ثابت است ونیست جسم و نه
جوهر و نه عرض و نه ذی شکل وصورت

وہ چیزیں کہ جس کے دوام کی خبر وارد
ہوئی ہے سب فنا ہونگی اگرچہ وہ صرف
ایک لمحہ کے لئے فنا ہوں گی اور پھر ہمیشہ
باقی رہینگی۔ اور عالم کا ایک پروردگار
ہے کہ جو عالم کو عدم سے وجود
میں لایا ہے۔ وہ پروردگار قدیم ہے
واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود
اپنی ذات سے ہے کسی غیر کیوجہ سے
نہیں ہے اورنہ احتیاج ثابت ہوگا
اور محتاج خدائی کے لائق نہیں ہے۔
وہ ایک ہے بے مثل، زندہ، دانا صاحب
قدرت اور صاحب اختیار ہے
جو کچھ کرتا ہے اپنے ارادہ اور اختیار
سے کرتا ہے۔ کسی مجبوری یا دباؤ
سے نہیں۔ وہ کلام کرتا ہے۔ سنتا ہے
دیکھتا ہے۔ اس کی تمام صفات اسکی
ذات کی طرح قدیم اور باقی رہنے والی
ہیں۔ اسکی ذات حوادث کا محل نہیں ہے
اور جو کچھ اسکے فضائل ور کمالات ہیں وہ
سب ازل سے ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ
جسم ہے نہ جوہر نہ عرض ہے نہ اسکی شکل و

و نہ مرکب کہ پارہ پارہ بہم پیوستہ باشد، و نہ معدود کہ اورا تواں شمرد۔ و نہ محدود کہ اورا حدے و نہایتے بود، و نہ در جہت و نہ در جائے و نہ در زماں۔ چہ اینہا ہمہ از صفاتِ عالم است و پروردگارِ عالم ازاں منزہ است و وے را جل جلالہ در ذات و صفات مانند نیست و نہ ضد کہ خلاف جنس را گویند، و نہ ند کہ ہمجنس را گویند، و نہ مددگار و متحد نہ شود۔ با غیر خود و حلول نمی کند، در و متصف است بجمیع صفات کمال و منزہ است از صفات نقص و زوال، و او سبحانہ مرئی است روزِ قیامت ہمہ مومناں را یعنی اورا بچشم سر خواہند دید، چنانکہ آنحضرت فرمودہ بدرستیکہ شما نزدیکے است کہ خواہید دید۔ پروردگار خود را در قیامت چنانکہ می بینید ماہ را در شب چہاردہم و در ینجا تشبیہ رویت برؤیت مراد است، نہ تشبیہ مرئی بمرئی و در دیدارِ حق تعالیٰ روزِ قیامت مقابلہ و مواجہہ و قرب و بعد

ہے، نہ وہ مرکب ہے کہ جس کے اجزاء اور ٹکڑے نکل سکتے ہوں، نہ وہ معدود ہے کہ جسکو شمار کیا جا سکے، نہ وہ محدود ہے جسکی حد و انتہا ہو۔ نہ وہ کسی جہت میں ہے، نہ کسی جگہ میں، نہ کسی زمانہ میں، اس لئے کہ یہ سب چیزیں عالم کے صفات سے ہیں اور پروردگار عالم، عالم سے نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کا اس کی ذات و صفات میں کوئی مثل نہیں ہے۔ نہ اسکا کوئی ضد ہے کہ ضد خلاف جنس کو کہتے ہیں، "اور جب اسکی کوئی جنس ہی نہیں تو وفاق اور خلاف کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا"۔ نہ اس کا کوئی ند ہے کہ ند ہمجنس کو کہتے ہیں اسکا کوئی مددگار نہیں ہے نہ غیر کے ساتھ اس کا اتحاد ہوتا ہے نہ غیر میں حلول کرتا ہے، وہ تمام صفات کمال کے ساتھ متصف ہے اور تمام صفات نقص و زوال سے منزہ ہے۔ قیامت میں مومنین کیلئے اسکا دیدار ہوگا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بلا شبہ عنقریب قیامت میں تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ اس حدیث میں رویت کی تشبیہ

نبود۔ بصر را قوت بصیرت دہند آنچہ
امروز بدیدۂ دل بینند فردا بچشم سر نگرند
و بالجملہ امروز او را بے کیف می دانند،
فرداش بے کیف بینند و خالق است
او سبحانہ ہمہ چیزہا را و تدبیر کنندہ آں و تقدیر
کنندہ آں تدبیر عبارت است از علم مراتب
امور و اتقان در ایجاد آنہا و تقدیر ایجاد
اشیاء بر قدر مخصوص و اندازۂ معین و دانا
است بہمہ معلومات جزوی و کلی و ہیچ
ذرہ از ذرات از علم او بیروں نبود، و
از وی غائب نبود۔ نہ آنکہ عالم کلیات
تنہا باشد۔ چنانکہ حکماء گویند قال اللہ
تعالیٰ وھو بکل شئی علیم و واجب
نیست بر وی ہیچ شی از لطف و قہر و
ثواب و عقاب سہ

کردگار آں کند کہ خواہد
حکم بر کردگار نبود۔ ثواب مطیعان بفضل
اوست و عقاب عاصیاں بعدل او

رویت سے ہے مرئی کی تشبیہ مرئی سے مراد نہیں
ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیدار میں مقابلہ
مواجہہ اور قرب بُعد نہ ہوگا۔ آنکھ کو قوت بصیرت
دے دیجائیگی کہ جو کچھ آج دل سے دیکھتے ہیں کل
آنکھوں سے دیکھینگے۔ حاصل کلام یہ کہ آج اُسکو بے
کیف جانتے ہیں کل اسکو بے کیف دیکھینگے۔ اللہ تعالیٰ
تمام اشیاء کا خالق ہے، اسکا مُدبّر بھی ہے اور مُقدِّر
بھی۔ تدبیر سے مراد اشیاء کے درجات و مراتب کا
علم اور انکے ایجاد میں استحکام اور استواری ہے
اور تقدیر سے مراد اشیاء کو مقدارِ مخصوص اور
اندازۂ معین پر پیدا کیا ہے۔ تمام امور کلیہ اور جزئیہ
کا جاننے والا ہے۔ کوئی ایک ذرہ بھی اس کے
علم سے باہر نہیں ہے اور اس سے مخفی نہیں ہے
ایسا نہیں کہ وہ صرف کلیات کا عالم ہو جیسا کہ
حکماء کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وھو بکل شئی علیم"
اس پر لطف و قہر ثواب و عقاب کچھ بھی واجب
نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اپنی مرضی
سے کرتا ہے۔ اُس پر کسی کا حکم نافذ
نہیں ہو سکتا۔

فرماں برداروں کا ثواب اس کے فضل
سے ہے اور نافرمانوں کا عذاب اس کے

وغرض نیست فعل او را چه او سبحانه، هر
چه کند بے غرض کند و صاحب غرض
محتاج است و با وجود آں کارہائے او
مشتمل بر حکم و مصالح است۔ و دیگر را
بدریافت حقیقت او راہ نہ و حاکم نیست
سوائے او و بحکم او فعل، واجب و حرام
و حسن و قبیح می شود و سبب ثواب و
عقاب میگردد، و فعل حسن آنکہ او سبحانہ
بداں امر کردہ قبیح آنکہ از دی نہی فرمودہ
پس حسن و قبح راجع بامر و نہی شارع باشد
عقل را درینجا مدخل نیست ولذلك
گفتہ اند حسن چیزے نیست کہ حسن کردہ آنرا
شرع و قبیح آنکہ قبیح کردہ آنرا شرع و
او سبحانہ را فرشتگانند صاحبان بازو دُو
دُو، سہ سہ، چہار چہار۔ اشرف آنہا
جبرئیل است کہ القای علوم و تبلیغ
وحی بانبیاء علیہم السلام بدو مفوض است
و میکائیل علیہ السلام کہ تقسیم ارزاق

عدل ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ کے کام کا کوئی
غرض نہیں ہے کیونکہ صاحب غرض محتاج
ہوتا ہے۔ اسکے تمام کام حکمت و مصلحت پر
مشتمل ہیں کہ اسکی حقیقت کی دریافت
دوسروں کی دسترس سے باہر ہے۔ حقتعالیٰ
کے سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔ اسی کے حکم سے
افعال، واجب و حرام، حسن و قبیح ہوتے ہیں،
اور ثواب و عقاب کا سبب ہوتے ہیں۔ فعل
حسن وہ ہے کہ جس کا حق سبحانہ نے حکم
فرمایا اور قبیح وہ ہے جس سے حق تعالیٰ
نے منع فرمایا۔ پس حسن و قبح، شارع کے امر و
نہی سے متعلق ہے۔ عقل کو اس میں کوئی
دخل نہیں ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ کے
فرشتے ہیں۔ بعض دو دو بازوؤں والے
ہیں بعض تین تین، بعض چار چار، ان میں
سب سے افضل حضرت جبرئیل علیہ السلام
ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی جانب علوم
کا القاء اور وحی کی تبلیغ انہیں کے
سپرد ہے اور حضرت میکائیل
علیہ السلام ہیں کہ تمام مخلوق کے
رزق اور اس کے مقدار کی تقسیم

مخلوقات و مقادیر آن بدست اوست
و اسرافیل علیہ السلام کہ نفخ صور برای
صعق و بعث و نشور تسلیم او کردہ
شدہ و عزرائیل علیہ السلام کہ قبض ارواح
خلائق بدو سپردہ اند و اکثر بر آنند
کہ جبرئیل از ہمہ ملائکہ افضل ست و بعضی
گویند کہ ہر چہار در فضل مساوی اند و ہر
یکی را از ملائکہ در بارگاہ الٰہی جائے
معین و مقام معلوم ہست کہ ازاں تجاوز
نمی کنند و منصب ایشاں اینست کہ
نافرمانی پروردگار تعالیٰ نمی کنند در آنچہ
امر فرمود ایشاں را و میکنند آنچہ بداں
مامور شوند و او سبحانہ را کتب ہست
کہ نازل کردہ ہست آں را بر رسل خود
اعظم آنہا توریت ہست کہ بر موسیٰ علیہ
السلام نازل شدہ و زبور بر داؤد
علیہ السلام فرود آمدہ و انجیل بر عیسیٰ

انہیں کے حوالہ ہے اور حضرت اسرافیل علیہ
السلام ہیں کہ صور کا پھونکنا موت اور دوبارہ
حیات کے لئے انہیں کو تفویض کیا گیا ہے،
اور حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں کہ تمام
مخلوق کی ارواح کے نکالنے کے کام پر مقرر
ہیں۔ ان چاروں میں بھی فرق مراتب ہے یا نہیں
اس میں اختلاف ہے۔ اکثر کا مسلک یہ ہے
کہ جبرئیل سب سے افضل ہیں اور بعض کی رائے
ہے کہ یہ چار فرشتے درجہ اور مرتبہ میں برابر
ہیں۔ ان فرشتوں میں سے ہر ایک کا بارگاہِ
الٰہی میں ایک مقام خاص اور معین ہے کہ اس
سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ جو کچھ اللہ نے ان
کو حکم دیا ہے اس میں اسکی نافرمانی نہیں کرتے۔
حق سبحانہ تعالیٰ کی کچھ کتابیں ہیں کہ جن
کو اپنے رسولوں پر نازل کیا ہے، ان میں
سب سے عظیم المرتبت یہ چار کتابیں ہیں۔
توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
ہوی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام
پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر، اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہوا۔

عليه السلام فرستہ شدہ و قرآن بر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم منزل گردیدہ و مجموع
عدد کتب سماویہ یکصد و چہار ہست
و نامہای او سبحانہ توقیفی ہست یعنی
موقوف ہست بر سماع و نقل از شرع
او را جز بنامی کہ بر لسان شرع خود را
خواندہ ہست نتواں خواند و او سبحانہ
خالق بذاتِ خود ہست پس کفر و معصیت
بارادہ و تقدیر او ست نہ برضائی او۔
پیدا کردن دیگر ہست و راضی بودن دیگر۔
بندگان او را افعال اختیاری ہست
کہ موجب ثواب و عقاب ایشاں باشد
یعنی با وجود آنکہ ہمہ بارادت و اختیار
اوست بندہ فاعل مختار ہست و ویرا
در کارِ خود اختیاری و ارادی ہست
و افعالی کہ از وی صادر گردد بجبر و

آسمانی کتابوں کی کل تعداد ایک سو
چار ہے۔
اللہ تعالٰے کے نام توقیفی ہیں
یعنی سماع اور نقل پر موقوف
ہیں۔ شرع میں جو نام اس کے وارد
ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے ناموں
سے اُسے یاد نہیں کر سکتے۔
حق تعالٰے ہی ہر شئے کا خالق
ہے۔ کفر اور معصیت اس کے ارادہ
اور تقدیر سے ہے۔ اسکی رضا سے
نہیں۔ پیدا کرنا اور شئے ہے۔
اور راضی ہونا دوسری شئے ہے۔
بندوں کے افعال ان کے اختیار
سے ہیں۔ کہ جو ثواب و عقاب کے
باعث ہیں یعنی با وجود اس کے کہ
تمام باتیں اللہ تعالٰے کے ارادہ
و اختیار سے ہیں، لیکن پھر بھی
بندہ فاعل مختار ہے۔ بندہ کا
کام جو اس کے ارادہ و اختیار
سے ہے کسی مجبوری یا دباؤ کی وجہ
سے نہیں ہے۔

اضطرار نبود، و ثواب و عقاب
مترتب این اختیار است۔ او سبحانه گمراه
کند هر کرا می خواهد، و هدایت میکند هر کرا
می خواهد۔ و عذاب قبر مر کافر و فاسق را
و تنعیم اهل طاعت بچیزے که او سبحانه می
داند و اراده بآن میکند و سوال منکر و
نکیر حق است و بر انگیختن او سبحانه مردها را
از گور و زنده گردانیدن ایشان را حق
است و وزن اعمال بندگان بروز قیامت
حق است اگرچه علم وی تعالی برایں همه
محیط است چه درضمن آن حکمتها است و
کیفیت وزن و میزان مفوض بعلم او
باید داشت و کتابی که اعمال بندگان از
طاعات و معاصی دران مکتوب است
حق است و حساب حق است و سوال حق
است یعنی پرسیدن او که چه کردید از طاعت
و معصیت و حوض کوثر حق است و الصراط
حق است۔ مروی است که روز قیامت بر
پشت دوزخ پلی خواهند نهاد از

اور ثواب و عذاب اسی اختیار پہ مرتب
ہے۔ ہدایت اور ضلالت سب اللہ کے اختیار
میں ہے۔ کافر و فاسق کے لئے قبر کا
عذاب اور اہل طاعت کے لئے انعام
و اکرام اور قبر میں منکر نکیر کا سوال یہ
سب حق ہے۔ مُردوں کا قبروں سے
اٹھانا اور ان کو زندہ کرنا حق ہے۔
قیامت کے دن بندوں کے اعمال
کا تولنا حق ہے۔ اگرچہ اللہ تعالے
کا علم تمام اُمور پہ محیط اور شامل
ہے لیکن اس میں کچھ مصلحتیں اور
حکمتیں ہیں جو انسانی فہم سے
بالاتر ہیں۔

اعمال کے تولنے کی کیفیت، اللہ
کے علم کے حوالہ کرنا چاہیئے۔ وہ
کتاب کہ جس میں بندوں کے تمام
نیک و بد اعمال درج ہیں وہ حق ہے۔
حساب اور بندوں سے ان کے اعمال
کے متعلق سوال اور حوض کوثر اور
پل صراط یہ سب حق ہے۔
مروی ہے کہ قیامت کے دن

موئی باریک تر واز تیغ تیز تر، وجمیع
خلائق ازاں عبور کنند۔ اہل جنت ازو
عبور کردہ بجنت روند، بعضے چوں برقِ
خاطف وبعضے مثل باد، وبعضی مانند
اسپ تیز رَو، وہکذا عبور ہر کسے بحسب
تفاوتِ مراتب دین خواہد بود وشفاعت
رسل وانبیاء واولیاء واخیار امت و علماء
وملائکہ کہ ایشاں را در حضرت احدیت
مرتبہ ومنزلتی بودہ گناہگاراں را حق ہست
واول کسے کہ فتحِ باب شفاعت کند آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بود وبہشت ودوزخ حق
ہست وآں ہر دو الآن موجود اند ومخلوق نہ
آنکہ روزِ قیامت مخلوق شوند وقصہ آدم و
حوا شاہد این معنی ہست وآنچہ خبر داد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم از علامات قیامت و
احوالِ آخرت حق ہست۔ وایمان اقرار بزبان
ہست وتصدیق بدل بوحدانیت او سبحانہ
وبرسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصل
در ایمان تصدیق قلبی ہست واقرار زبانی

دوزخ کی پشت پر ایک پل رکھینگے جو
بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا:
اور تمام مخلوق اس پر سے گذریگی۔ اہل جنت
اس سے عبور کر کے جنت میں جائیں گے۔
بعض بجلی کی طرح بعض ہوا کی طرح۔ بعض
تیز رفتار گھوڑے کی طرح۔ اسی طرح ہر شخص
فرقِ مراتب کے ساتھ گذریگا۔ انبیاء و رسل
اولیاء اور ملائکہ۔ علماء اور اخیارِ امت
کہ جن کا بارگاہِ رب العزۃ میں درجہ اور قرب
ہے ان کی شفاعت گنہگارانِ امت کے لئے
حق ہے سب سے پہلی شخصیت کہ جنکو شفاعت
کی اجازت ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ جنت اور دوزخ حق ہے اور وہ
اب بھی موجود اور مخلوق ہیں۔ ایسا نہیں کہ
قیامت کے دن پیدا ہوں گے چنانچہ حضرت
آدم اور حوا علیہم السلام کا واقعہ اس حقیقت پر
شاہد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ احوال
وعلامات قیامت کی خبر دی ہے وہ حق ہے۔ خدا
کی وحدانیت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
رسالت کا زبان سے اقرار اور دل سے
تصدیق کا نام ایمان ہے۔ در حقیقت ایمان

امارت آنست وآں نہ زیادہ می شود نہ
کم وایمان واسلام ہر دو یکی ست لیکن
غالب در مفہوم ایمان تصدیق قلبی است
و دراسلام خضوع وانقیاد ظاہر وسزاوار نیست
ہیچ یکی راکہ گوید من مومنم انشاءاللہ تعالیٰ چہ
دریں دلالتے ہست بر تردد وشک وآں نافی
یقین ہست واگر تبرکاً وتیمناً بود جائز ہست
چنانکہ شافعیہ میگویند وگناہ کبیرہ خارج نمی
کند مرد مومن را از ایمان زیراکہ عمل جوارح
خارج از ایمان ہست الا در ایمان کامل کہ
بے عمل نباشد اہل کبائر از مومنان ایما
در دوزخ نخواہند ماند واگرچہ مردہ باشند
بغیر توبہ چہ او سبحانہ فرمودہ ہست ان
اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون
ذلک لمن یشاء وجائز ست عقاب
بر صغیرہ واو سبحانہ فرستادہ ہست رسل را
از بشر بجانب بشر کہ بشارت دہندہ اند
از لطف حق وترسانندہ اند از قہر او

تصدیق قلبی کا نام ہے۔
اقرار لسانی ایک ظاہری علامت ہے
ایمان میں زیادتی و کمی نہیں ہو سکتی۔
اسلام اور ایمان ایک ہی شئے کا نام ہے
لیکن عموماً ایمان سے تصدیق قلبی مراد ہوتی ہے۔
اور اسلام سے انقیاد اور اطاعت ظاہری مراد
ہوتی ہے۔ میں مومن ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ایسا
کہنا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے اس لئے کہ انشاء اللہ
کی دلالت شک وتردد پر ہوتی ہے جو یقین کے
منافی ہے لیکن اگر حصول سعادت و برکت کیلئے کہے
تو جائز ہے جیسا کہ حضرات شوافع کہتے ہیں، اور
گناہ کبیرہ مرد مومن کو ایمان سے خارج نہیں کرتا۔
اسلئے کہ ظاہری اعمال ایمان کی حقیقت سے خارج
ہیں البتہ ظاہری اعمال کا اثر ایمان کامل پر ہوتا
ہے کہ کمال ایمان بغیر عمل کے نہیں ہوتا۔ گناہ کبیرہ
کے مرتکب جو دوزخ میں ہونگے وہ ہمیشہ دوزخ میں
نہ رہینگے اگرچہ وہ بغیر توبہ کے مرے ہوں۔ حق سبحانہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر
ما دون ذلک لمن یشاء۔ گناہ صغیرہ پر بھی سزا و عذاب
جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے رسول بنا کر
انسانوں کی طرف بھیجا ہے جو بشیر ہیں نذیر ہیں،

وبیاں کنندہ اند مر مردماں راچیزے کہ
محتاج اند ایشاں بجانب آں چیز از امور
دنیا و دین و مدد کرد آں رسل را بمعجزات
باہرہ و اول انبیاء آدم علیہ السلام است و
آخر ایشاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اولیٰ
آنست کہ معین داشتہ نشود عدد ایشاں
زیراکہ حق سبحانہ پیش آنحضرت ذکر بعض
انبیاء نکردہ، چنانکہ میفرماید منھم من
قصصنا علیك ومنھم من لم نقصص
علیك، و در نبوت لقمان وذوالقرنین
تردد است و نبی از جملہ زہاد و عباد باشد
و افضل انبیاء محمد ست صلی اللہ علیہ وسلم
و فضیلت بعد آنحضرت ابراہیم راست
و بعد آں موسیٰ وعیسیٰ و نوح را علیہم السلام
و آنحضرت مبعوث است بجانب کل عالم
چہ جن و چہ انس و برائے ہمیں او را رسول
الثقلین خوانند و معراج آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم در بیداری بدین جسم بود بجانب

تمام دینی و دنیوی امور کو کہ جسکی طرف
انسان کو حاجت ہے اسکو وہ بیان کرتے
ہیں۔ اللہ نے ان رسولوں کی تائید روشن
معجزات سے کی ہے سلسلۂ نبوت کی پہلی
کڑی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری
کڑی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بہتر
یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے تعداد کی تعین
نہ کی جائے اس لئے کہ حق تعالے نے ان میں سے
بعض کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں
کیا ہے جیسا کہ فرمایا منہم من قصصنا علیک
ومنہم من لم نقصص علیک۔ اور حضرت لقمان
اور ذوالقرنین کی نبوت میں شک ہے۔ انبیاء
میں سب سے افضل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں۔ آپ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا مرتبہ ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ و عیسیٰ
اور حضرت نوح علیہم السلام کا ہے۔ حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام عالم کے
لئے ہے۔ اس میں جن و انس سب داخل
ہیں۔ اسی لئے آپ کو رسول الثقلین
کہتے ہیں۔ آپ کو معراج جسم عنصری کے
ساتھ حالت بیداری میں آسمان

آسمان پس از انجا بجای کہ خواست
اللہ تعالے حق ہست و امت او بہترین امم
است چنانکہ او بہترین انبیاء ہست و
شریعت او اکمل شرائع ہست و دین او
ناسخ ادیان و صحاب او بہترین امت
و خلفائی اربعہ بہترین اصحاب و فضل ایشاں
بر ترتیب خلافت ہست و مراد از فضیلۃ
کثرت ثواب ہست و اینجا دو مقام ہست
اول آنکہ خلیفہ برحق بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ابوبکر صدیق ہست و بعد او عمر فاروق
و بعد او عثمان ذی النورین و بعد وی
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین و این مسئلہ
اہل سنت و جماعت از یقینیات است
و طریق اثبات خلافت ابی بکر نزد بعضے
بنص ہست و نزد جمہور علمائی سنت و جماعت
باجماع صحابہ رضی اللہ عنہم یعنی صحابہ اتفاق
کردند بر خلافت ابی بکر و طاعت و انقیاد

کی طرف ہوی ہے۔ یہ حق ہے آپ کی امت
تمام امتوں میں سب سے بہتر ہے جیسا کہ آپ تمام انبیاءؑ
میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ کی شریعت مکمل اور
جامع ہے۔ آپ کا دین تمام ادیان سابقہ کے
لئے ناسخ ہے۔ آپکے اصحاب تمام امت میں بہتر
ہیں اور خلفاء اربعہ تمام اصحاب میں بہتر ہیں،
اور ان کی فضیلت خلافت کی ترتیب پر ہے۔
مراد فضیلت سے کثرت ثواب ہے۔ اس جگہ
دو مقام ہے مقام اول یہ ہے کہ خلیفہ برحق حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ ہیں اس کے بعد عمر فاروق، اس کے بعد عثمان
ذی النورین اس کے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہم اجمعین ہیں۔ یہ مسئلہ اہل سنت والجماعت کے
نزدیک یقینیات سے ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کی خلافت کا اثبات بعض کے نزدیک
نص سے ہے اور جمہور اہل سنت والجماعت
کے نزدیک اجماع صحابہ سے ہے یعنی
صحابہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت
پر اتفاق کرلیا اور دینوی و اخروی
احکام میں سب نے ان کی اطاعت اور
متابعت کی اور تلاش و تحقیق حق کی غرض

او نمودند در احکام دنیا و آخرت و براہ
متابعت و موافقت او رفتند و تاخیر
علی در بیعت بجہت تأمل و اجتہاد و
تحری صحاب قادح بر انعقاد اجماع نہ
باشد، و تاخیر بیعت علی مرتضیٰ با صدیق
اکبر بقولے شش ماہ بود۔ و اصح آنکہ در
آخر ہماں روز یا روز دیگر بود و بعد آں
امیر المومنین علی مرتضیٰ دائم مطیع و سامع
و ممتثل امر امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ بود
و در نماز فرض و جمعہ و عید اقتدا بوی میکرد
و آنچہ شیعہ میگویند کہ خلیفہ بلافصل علی مرتضیٰ
است باطل است و آنچہ برائے اثبات
خلافت حدیث من کنت مولاہ فعلی
مولاہ روایت می کنند با آنکہ حدیث است
اما متواتر نیست و ثبوت امامت نزد ایشاں
مشروط بتواتر حدیث است نص بر خلافت
او نمی تواند شد بلکہ نص بر کرامت اوست

سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیعت میں
تاخیر کرنا انعقاد اجماع کے لئے مُضِر اور
خارج نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے
تاخیر ایک قول کے مطابق چھ ماہ تھی
لیکن واضح یہ ہے کہ اُسی دن کے آخری
حصہ میں یا دوسرے دن آپ نے بیعت
کرلی تھی۔ بیعت کے بعد حضرت علی
رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطیع و تابع رہے۔
نماز فرض، جمعہ و عیدین میں حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے تھے۔ لہٰذا
اہل تشیع کا یہ قول کہ خلیفہ بلافصل حضرت
علی مرتضیٰ ہیں باطل ہے۔ اس دعوے کے
اثبات کے لئے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ
پیش کرتے ہیں۔

لیکن یہ حدیث متواتر نہیں ہے،
اور امامت کا ثبوت ان کے نزدیک حدیث
متواتر پہ موقوف ہے۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث
سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا صراحتہً
ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت علی کی فضیلت و کرامت

چہ امیر المومنین علی خود فرمودہ سوگند بخدا
کہ پیدا کنندہ نفس و روبانندہ دانہ است
اگر پیغمبر خدا با من عہد میکرد و با من جز این
ردای من نمی بود۔ ہر آئینہ نمی گذاشتم۔ ابن
ابی قحافہ را کہ برادنی پایہ منبر مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سوار شود لیکن چوں آنحضرت صلی اللہ
باوجود حضور من و معرفت مقام من ابوبکر را
امر با مامت کرد مرا دراں مجال نزاع نماند
چوں آنحضرت او را در دین ما اختیار کرد۔
مارا اختیار کردن او در امر دنیا ضروری باشد۔
و شیعہ می گویند کہ این جملہ از جہت تقیہ است
و آں صریح البطلان است و این مقام بسطی
تمام دارد از مطولات باید جست و مقام
ثانی آنکہ افضلیت خلفائی اربعہ بر ترتیب
خلافت است یعنی اول خلفائی ابوبکر است
پس افضل خلفائی او ثم عمر ثم عثمان ثم علی
و در تفضیل شیخین بہ غیر ہما اتفاق است
و در تفضیل ختنین بہ یکدیگر اختلاف است ۔

کا ثبوت ہوتا ہے اسلئے کہ خود حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس خدائے بزرگ و
برتر کی کہ جو سب کا پیدا کرنے والا اور بیج
و دانہ کا اُگانے والا ہے، اگر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے کوئی عہد و
وعدہ خلافت کے متعلق کیا ہوتا اور میرے پاس
سوائے میری اس چادر کے اور کوئی چیز نہ ہوتی
جب بھی میں ابوبکر صدیق کو اسکی اجازت نہ دیتا
کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کی پہلی
سیڑھی ہی پہ قدم رکھ سکتے لیکن جب حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری موجودگی اور میرے
مرتبہ کے جاننے کے باوجود حضرت ابوبکر کو امامت
کا حکم دیا تو اب میرے لئے امر خلافت میں نزاع و
اختلاف کی گنجائش نہ رہی۔ جب رسول اکرم صلعم نے
آپ کو ہمارے دین کے معاملہ میں ترجیح دیا تو اب
دنیا کے معاملہ میں بھی ہمیں آپکو ترجیح دینا ضروری
ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ آپکا یہ ارشاد ڈر اور خوف
کیوجہ سے ہے لیکن شیعہ کا یہ قول صریح البطلان ہے۔
مزید تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

دوسرا مقام یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کی افضلیت
خلافت کی ترتیب پر ہے۔ اسی طرح حضرت

جمہور برآنند کہ عثمان افضل از علی ست
وبعضی براں رفتہ کہ علی افضل از عثمان ست
ومذہب اہل سنت متابعت جمہور ست
پس تفضیل در صحابہ باقی عشرہ مبشرہ را
ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدخول
بہشت ایشاں بشارت دادہ چنانکہ
فرمودہ ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان
فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وزبیر فی الجنۃ وعمر
فی الجنۃ وعبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ وسعد
ابن ابی وقاص فی الجنۃ، وسعید بن زید
فی الجنۃ وابوعبیدہ بن الجراح فی الجنۃ
وایں دہ تن خیار امت وافاضل صحابہ
واکابر قریش وقدوہ مہاجرین واقارب
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم وایشاں را
سوابقی وآثری کہ در اسلام ثابت است
دیگراں را نیست وبہشتی بودن ایشاں قطعی
ست وایں قطعیت مخصوص بایشاں نیست
بلکہ غیر ایشاں نیز مبشر اند مثل حسنین
وخدیجہ وفاطمہ وعائشہ وحمزہ وعباس

ابوبکر اور حضرت عمر کی تمام دیگر صحابہ سے فضیلت
میں سب کا اتفاق ہے لیکن ختنین کی ایک دوسرے
پر فضیلت و برتری میں اختلاف ہے جمہور کی رائے
ہے کہ عثمان علی سے افضل ہیں۔ اسکے بعد صحابہ میں
ترجیح حضرات عشرہ مبشرہ کو ہے کہ حضور علیہ السلام
نے ان کے دخول جنت کی بشارت دی ہے۔ یہ
حضرات عشرہ مبشرہ، خیار امت، افاضل صحابہ
قدوہ مہاجرین اور اقارب مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ ان حضرات نے اسلام میں جو کارہائے
نمایاں اور بیش بہا انجام دئے ہیں وہ دوسروں کو
حاصل نہیں ہیں۔ ان حضرات کا جنتی ہونا یقینی
ہے اور یہ شرف انہیں کیلئے مخصوص نہیں ہے
بلکہ دوسرے حضرات بھی مبشر ہیں مثلاً حضرت حسنین
وخدیجہ وفاطمہ وعائشہ وحمزہ وعباس وسلمان
وخبیب وعمار ابن یاسر رضی اللہ عنہم اجمعین
اس کے بعد حضرات اہل بدر کا درجہ ہے
اور حضرات اہل بدر بھی مبشر بالجنۃ ہیں پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ
ظاہر ہوا اہل بدر پر اور فرمایا کہ جو چاہو کرو
میں نے تم سب کو بخشش دیا۔
دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ

وسلمان وخبیب وعمار ابن یاسر رضی اللہ عنہم اجمعین پس تفضیل اہلِ بدر راست و ایشان نیز مبشر اند پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ اللہ تعالیٰ ظاہر شد بر اہلِ بدر پس فرمود بکنید ہر چہ بخواہید پس بدرستیکہ بخشیدم مر شمارا۔ وجائے دیگر فرمود داخل نکنند در دوزخ او سبحانہٗ مردے راکہ حاضر بدر وحدیبیہ شدہ باشد پس تفضیل اہلِ احد راست پس تفضیل اہل بیعت الرضوان راو آنہا نیز مبشر اند چنانکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ در دوزخ نہ رود شخصی کہ بیعت کرد تحت شجرہ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سیدۃ نساء اہل جنت است و امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما سید اشباب اہل جنت اند و خلافت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سال است بعد ازاں پادشاہت و امارت و بتحقیق پیوستہ کہ شش ماہ از سی سال باقی ماندہ بود، امام حسن رضی اللہ عنہ بخلافت خود

اس شخص کو دوزخ میں داخل نہ کرے گا جو بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔ اس کے بعد فضیلت اہل احد کے لئے ہے، اس کے اہل بیعت رضوان کا مرتبہ ہے اور یہ بھی مبشر بالجنہ ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے درخت کے نیچے بیعت کی وہ دوزخ میں نہ جائیگا۔ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور خلافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک ہے اس کے بعد بادشاہت اور امارت ہے اور یہ تحقیق سے ثابت ہے کہ بیس سال میں جو چھ ماہ کی کمی تھی اسکو امام حسن رضی

آنرا تمام کرده امارت تفویض معاویہ رضی اللہ عنہ کرد و نخواست کہ در پادشاہت کنندہ داخل شود و معاویہ رضی اللہ عنہ نیز خلیفہ است بتفویض حسن رضی اللہ عنہ خلافت را بدو پس خلیفہ حق باشد و کف لسان می کنیم از ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مگر بہ بہتری چہ یاد ایشاں جز بخیر نباید کرد کہ طعن درحق ایشاں شر است۔

الحاصل صحبت صحابہ امر یقینی است و جز امشاجرات منازعات کہ درمیان ایشاں واقع شدہ امر ظنی و ظن معارض یقین نمی شود و یقینی بظنی متروک نمی گردد و ایضاً فضائل ایشاں باحادیث ثابت است و طعن دربارہ ایشاں کار لعنت است بر ایشاں ہرچہ از احادیث ثابت است معارضہ او، از آرای فاسدہ فاسد۔ و مجتہد گاہی خطا می کند و گاہی مصیب بود، و وی در خطای خود

نے اپنی خلافت سے پورا کر دیا۔ اور امارت حضرت معاویہ کے سپرد کر دیا اور حضرت امام حسنؓ نے نہ چاہا کہ پادشاہت و امارت میں خود بھی شرکت کریں۔ اور صحابہ کا ذکر ہم خیر اور بھلائی کے ساتھ کرینگے۔

صحابہ کے بارے میں طعن وتشنیع شر اور مذموم ہے۔

حاصل یہ کہ صحابہ کی صحبت امر یقینی ہے اور جو اختلاف ونزاع ان کے درمیان واقع ہوا، وہ امر ظنی ہے ——————

اور ظن یقین کا مقابل نہیں ہو سکتا۔ اور امر یقینی ظنی کی وجہ سے متروک نہیں ہوگا۔

نیز صحابہ کے فضائل احادیث سے ثابت ہیں۔ لہذا صحابہ کے حق میں طعن خود طعن کرنے والوں کے لعنتی ہونے کا سبب ہے۔

احادیث سے جو فضائل و مناقب ثابت ہیں اس پر اپنی رائے فاسد سے اعتراض و تردید کرنا فاسد ہے۔ مجتہد سے خطا اور صواب

معذور ست بل ماجور و در خبر آمده است
کہ اگر در اجتہاد خطا کنی ترا یک نیکی است
و اگر مصیب شوی پس ترا دو نیکی است۔ و
تکفیر نمی کنیم ہیچ یکی را از اہل قبلہ بذنبی
از ذنوب تا آنکہ حلال نداند آنرا و رسل
بشر افضل اند از رسل ملائکہ و رسل ملائکہ
افضل اند از عام بشر کہ اولیاء و اتقیا اند۔
افضل اند از عام ملائکہ۔ و کرامات اولیاء
حق است و کرامت خرق عادتی است کہ از ولی
صادر شود و اگر آں از نبی صادر شود اگر پیش از
نبوت است ارہاص است و اگر بعد نبوت معجزہ
است و کرامت ولی نیز از معجزات نبی است
و اگر آں از صالح صدور یابد آنرا معونت گویند
و اگر آں از کافر صادر شود مکر و استدراج است
و نمیرسد ہیچ ولی بدرجۂ انبیاء علیہم السلام و
افضلیت نبی از ولی امر یقینی و متفق علیہ
است و ہر کہ بخلاف آں اعتقاد کند کافر
است و آنچہ گفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت است

دونوں ہوتا ہے لیکن اسکی خطا پر مواخذہ نہیں
بلکہ اجر و ثواب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر
مجتہد غلطی کرے تو اس پر ایک ثواب ہے اور اگر
صحت و اصابت کو پہنچے تو دُگنا ثواب ہے۔ ہم کسی گناہ
کی وجہ سے اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرینگے جبتک وہ
اس گناہ کو حلال نہ سمجھے۔ اور جو رسول انسانوں
سے ہیں وہ ان رسولوں سے جو ملائکہ سے ہیں
افضل اور رسل ملائکہ عام انسانوں سے افضل
ہیں اور انسانوں میں جو اولیاء اور اتقیاء ہیں
وہ عام ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کی کرامت
حق ہے اور کرامت خلاف عادت فعل کو کہتے
ہیں جو ولی سے صادر ہو ...... اور اگر خلاف
عادت فعل نبی سے قبل نبوت صادر ہو تو اُسے
ارہاص کہتے ہیں اور اگر بعد نبوت صادر ہو تو وہ معجزہ
ہے اور ولی کی کرامت درحقیقت نبی کا معجزہ ہے
اور اگر کسی متقی اور نیک بندے سے ایسا فعل صادر ہو
تو اسکو معونت کہتے ہیں اور اگر خلاف عادت فعل کسی کافر
سے سرزد ہو تو وہ مکر و استدراج ہے۔ اور کوئی بھی ولی
کسی نبی کے درجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ نبی کی فضیلت
ولی پر امر یقینی اور متفق علیہ ہے جسکا اعتقاد اسکے خلاف

مراد ولایت نبی ست نہ ولایت ولی و
ایضاً از ثبوت فضیلت ولایت بر نبوت
ثبوت فضیلت ولی بر نبی صورت نہ بندد۔
چہ ولایت نسبت قرب مع اللہ است و
استفاضۂ کمالات ہست ازو، و نبوت اخبار
بخلق و افاضۂ کمالات بر ایشان پس نسبت
اول شریفتر از نسبت ثانی بود و نبی جامع
و شامل ہر دو نسبت ہست پس فاضل تر بود
از ولی کہ صاحب نسبت اول ہست و بس،
و نمی رسد بندہ بنوافل و طاعات بدرجہ
کہ تکلیف شرعی ازو ساقط شود۔ چنانکہ اہل
الحاد می گویند و آیات و احادیث حمل بر
ظاہر کردہ می شود و عدول ازاں بجانب
معانی دیگر کہ دعوای آں میکنند اہل باطن الحاد
و زندقہ ہست و در دعائی زندگاں برائے
مردگان و صدقہ ایشاں نفع ہست مر اموات
را و او سبحانہ مجیب دعوات ہست
و قاضی حاجات و جائز است نماز در

ہو وہ کافر ہے بعض کا یہ قول کہ ولایت
نبوت سے افضل ہے اس سے مراد نبی کی ولایت ہے
نہ کہ ولی کی ولایت۔ نیز اگر ولایت کی فضیلت
نبوت پر تسلیم کر لی جائے تو اس سے ولی کی فضیلت
نبی پر لازم نہیں آتی۔ اس لئے کہ ولایت اللہ
تعالیٰ سے قرب کی نسبت اور اس سے کمالات
کا اکتساب استفادہ ہے اور نبوت مخلوق کو غیب
کی باتوں کی خبر دینا اور ان پر کمالات کا افادہ و
فیضان ہے۔ لہذا پہلی نسبت شریف تر و عزیز تر ہے
بہ نسبت دوسری نسبت کے لیکن نبی دونوں نسبتوں کا
جامع ہے۔ اس لئے وہ ولی سے فاضل تر اور بزرگ تر ہے۔
کہ جو صرف ایک ہی نسبت کا حامل ہے اور کوئی بندہ نوافل
و طاعات کے ذریعہ ایسے مرتبہ پر نہیں پہونچ سکتا کہ تکلیف
شرعی اس سے ساقط ہو جائے جیسا کہ ملحدین کہتے
ہیں اور آیات و احادیث کو ظاہر معنی پر محمول کیا جائے گا۔
اس سے دوسرے معنی کی طرف عدول جیسا کہ فرقۂ باطنیہ
اس کا دعوے کرتا ہے الحاد و زندقہ ہے۔
اور میت کیلئے دعا و صدقہ کرنے میں میت کا فائدہ
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دعاؤں کا قبول
کرنے والا اور حاجتوں کا پورا کرنے والا ہے۔
اور نماز ہر نیکو کار اور فاسق کے پیچھے کہ جس کا

پس نیکو کار و فاسق لبشرے کہ فسق آں
منجر بکفر نشود مثل منکر خلافت صدیق وصحابیت
او ، وجائز ست مسح موزہ در حضر وسفر۔ امام
حسن بصری رضی اللہ عنہ میگوید ہفتاد تن از
صحابہ را دریافتم کہ ہمہ مسح خفین جائز می
داشتند واز امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
پرسیدند از مسح خفین فرمود مسافر را سہ شبانروز
ومقیم را یک شبانروز، وگفت ہمچنیں شنیدم
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واستحلال معصیت
واستخفاف آں خواہ صغیرہ باشد خواہ
کبیرہ۔ واستہزا کردن بشریعت واستہانت
بداں کفر ست وہزل بکفر نیز کفر ست
اگر تلفظ بکلمہ کفر بطریق ہزل کند بے
آنکہ معنی او مراد دارد واعتقاد بداں کند
کفر ست چہ ہزل مستلزم استخفاف ست
وہر گاہ کہ استخفاف معصیت کفر باشد
ہزل بطریق اولی کفر باشد وحکم کردہ
نمی شود بکفر مست زیرا کہ او زائل العقل

فسق مفضی الی الکفر نہ ہو جائز ہے جیسے
کوئی حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کا منکر
ہو یا اُن کی صحابیت کا منکر ہو، ایسے شخص کے پیچھے
نماز جائز نہیں اور جائز ہے مسح موزہ سفر اور حضر
دونوں حالتوں میں۔ امام حسن بصری رضؓ فرماتے ہیں کہ
میں نے ستر صحابہ سے ملاقات کی سب کے سب مسح
خفین کو جائز سمجھتے تھے۔ امیر المومنین حضرت علیؓ
سے مسح خفین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا
کہ مسافر کیلئے تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے
لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔ اسکو آپ نے حضور
علیہ السلام کی طرف منسوب کیا۔ کسی گناہ کو خواہ
وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ حلال سمجھنا یا اس کو ہلکا
سمجھنا اور شریعت سے استہزاء اور اس کو برا
سمجھنا کفر ہے اور کفر کے ساتھ مذاق بھی کفر ہے
یعنی اگر کوئی شخص کلمۂ کفر کا تلفظ بطور ہزل
کرے تو اگرچہ اس کے معنے کا ارادہ و اعتقاد
نہ ہو جب بھی کفر ہے۔ اس لئے کہ ہزل مستلزم
استخفاف ہے تو جب معصیت کا استخفاف کفر
ہے تو ہزل بدرجۂ اولی کفر ہے۔ اور جو
شخص نشہ اور مستی کی حالت میں ہو،
اس پہ کفر کا حکم نہیں کیا جائے گا اسلئے کہ وہ

است و زمام اختیار بدست او، نه اگر
کلمه کفر بر زبانش آید اعتبار نه دارد
وتصدیق کاهن که دعوی غیب می کند
در آنچه خبر میدهد از غیب کفر است و در
خبر آمده است که هر که پیش کاهن رود و گفته
او را تصدیق کند بتحقیق کافر شود بدینی
که آورده است محمد صلی الله علیه وسلم و
نومیدی از حق سبحانه و امن از و نیز
کفر است کما قال الله تعالی ولا
ییاس من روح الله الا القوم الکافرون
وقال الله تعالی ولا یامن من مکر الله
الا القوم الخسرون ومکر در لغت
شعبده کردن وفریب دادن ومکر خدا
آنست که بنده را در معصیت مبتلا دارد
و در غفلت بر روی وی مفتوح دارد
تا مغرور شود و غافل گردد ناگاه
بگیردش از آنجا که گمان نبرد و ایمان

زائل العقل ہے اور عنان اختیار اسکے قبضہ
میں نہیں ہے لہٰذا اگر کلمہ کفر اسکی زبان سے
سرزد ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔
ایسے نجومی کہ جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور غیب
کی باتوں کی خبر دیتے ہیں انکی باتوں پر یقین کرنا
کفر ہے۔ حدیث میں یہی آیا ہے اور اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے ناامیدی اور اس کے عذاب سے
بے خوفی بھی کفر ہے جیسا کہ آیۂ کریمہ کا یہی مضمون
ہے ولا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون
اور ولا یأمن من مکر اللہ الا القوم الخاسرون
مکر کے معنی لغت میں بازی کرنا اور فریب
دینا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا مکر یہ ہے کہ بندہ
کو معصیت میں مبتلا رکھے
اور غفلت کا دروازہ اس پر کھلا
رکھے۔ یہاں تک کہ وہ مغرور
اور غافل ہو جائے تو اچانک
بے شان وگمان اس کو اپنی
گرفت میں لے لے۔

اور ایمان، خوف وامید
کا درمیانی درجہ ہے۔

اللّٰھم انت العالم بسرائرنا فاصلحھا وانت العالم بحوائجنا فاقضھا وانت العالم بذنوبنا فاغفرھا وانت العالم بعیوبنا فاسترھا لا تنسنا ذکرک ولا تؤمنا مکرک ولا تحوجنا الی غیرک ولا تجعلنا من الغافلین۔

اللھم ارزقنا ووفقنا وجنبنا الابتداع واتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

والسلام

اے اللہ تو ہمارے بھیدوں کا جاننے والا ہے لہٰذا اسکی اصلاح و درستگی فرما۔ اے اللہ تو ہماری حاجتوں کا جاننے والا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ تو ہمارے گناہوں کو بخش دے، تو ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ اے خدا تو اپنی یاد سے ہم کو نہ بھلا اور تو اپنے عذابوں سے ہم کو بے خوف مت رکھ تو ہمکو اپنے غیر کا محتاج نہ بنا اور تو ہم کو غافلین میں نہ شمار کر۔

والسلام

رقعۂ خامسہ

"تحقیق معنیٔ امامت"

محب درویشان مقبول زمرۂ صفاکیشان محمد عبداللہ خان قاضی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود می گرداند کہ مراد از امامت در امامت خلفاء اربعہ کہ مترادف خلافت ست فوز است بنہایت مراتب معرفت واستکمال باعمال قرب وقیام بر پایۂ اصلاح خلائق، و تحفظ ایشان از درکات بُعد باعلیٰ درجات قرب با امارت ظاہر وگاہ باشد کہ اطلاق خلافت بر امارت ظاہر کنند۔ چنانکہ در یزید وغیرہ بخلاف خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ کہ او خلیفہ حسن است و مراد از امامت، در امامتِ ائمۂ اثنا عشر اعم ست، از انکہ امارت ظاہر باشد یا نہ باشد باوجود

پانچواں مکتوب

معنیٔ امامت کی تحقیق میں ہے۔

محب صادق محمد عبداللہ خاں قاضی سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ خلفاً اربعہ کے لئے جو امامت اور خلافت کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس سے مراد مراتب معرفت، اعمال قرب، اصلاح خلق کے منصب پر فائز ہونا ہے اور اعلیٰ درجات قرب کے ذریعہ مخلوق کو بُعد حق کے مہالک سے بچانا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ حضرات ظاہری امارت کے ساتھ بھی متصف ہیں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خلافت کا اطلاق صرف امارت ظاہریہ کرتے ہیں جیسا یزید وغیرہ کے متعلق۔ بخلاف حضرت معاویہ رض کی خلافت کے کہ وہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں۔ ائمہ اثنا عشر کے لئے جو امامت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو یہ لفظ دونوں صورتوں کو شامل

سیادت و سیادت عبارت است از
انتساب بجانب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوساطت
فاطمہ رضی اللہ عنہا و تعیین اثنا عشر غیر معقول
است زیرا بعض افراد دیگر نیز از اہل بیت
صاحب این مقام اند و مدلول امامت
برایشان صادق آید چنانکہ سیدی
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، پس حق آن
است کہ امامت در دوازدہ تن حصر نکنند۔

والسلام

ہے، خواہ امامت ظاہری ہو یا نہ ہو، لیکن
سیادت کا ہونا ضروری ہے۔ سیادت سے مراد
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب انتساب ہے۔
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے اور
اثنا عشر کی تعیین غیر معقول ہے۔ اس لئے، کہ
بعض دوسرے حضرات کو جو اہل بیت سے ہیں،
وہ بھی اس منصب امامت پر فائز ہیں۔
جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی
اللہ عنہ، پس صواب یہ ہے کہ امامت کو بارہ
افراد میں منحصر نہ کیا جائے۔

والسلام

رقعہ سادسہ

در فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشاں محمد علی مہکری سلمہ اللہ تعالےٰ

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ امام اول ہست از ائمہ اربعہ و اول شخصے ہست کہ اسلام آورد از رجال، و اول کسے کہ افشائے اسلام کرد و فضائل و مناقب او از حصر زیادہ است۔

○ مروی ہست از عائشہ رضی اللہ عنہا فرمود آنحضرت، پدر من آزاد کرد ترا خدای از آتش دوزخ پس از آں روز نام داشتہ شد عتیق۔

○ مروی ہست از عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ گفت آمدند

چھٹا مکتوب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہے۔

محب صادق محمد علی مہکری سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد سلام مسنون کے واضح ہو، کہ امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ ائمہ اربعہ میں سے پہلے امام ہیں اور اسلام لانے والوں میں مردوں میں سب سے پہلے شخص ہیں سب سے آپ نے اسلام کا اعلان و اظہار کیا۔ آپ کے فضائل و مناقب شمار سے زیادہ ہیں۔

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے میرے والد ماجد کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو آتش دوزخ سے آزاد کر دیا۔ اُس وقت سے آپ کا نام عتیق رکھا گیا۔

○ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ حضرت

مشرکان پیش ابی بکر پس گفتند آیا ترا بجانب صاحب تست زعم بدرستے کہ سیر کردہ شد بدو در وقت شب بجانب بیت مقدس ابوبکر گفت آیا گفتہ است ایں گفتند آری پس گفت ہر آئنہ تحقیق راست گفت و بدرستیکہ من ہر آئنہ تصدیق او میکنم بعید ترین ازیں بخبر آسمانی چہ وقت روز و چہ وقت شب پس برائے ہمیں نام داشتہ شد صدیق۔

○ و مروی است از ابی صائب مولی ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ کہ گفت ہرگاہ کہ رجوع کرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شبے کہ سیر کردہ شد بدو یعنی شب معراج پس بود در ذی طوی کہ نام وادی ست گفت یا جبرئیل بدرستیکہ قوم من تصدیق نخواہد کرد مرا پس گفت تصدیق کند ابوبکر و او صدیق است

عائشہ نے فرمایا کہ مشرکین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آیا اب بھی تم کو اپنے صاحب کی طرف رغبت اور اعتماد ہے۔ آپ کے صاحب کا یہ قول ہے کہ ان کو رات ہی رات بیت المقدس کی جانب سیر کرائی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ کیا واقعی آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ مشرکین نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے آکی تصدیق کی اور کہا کہ جب میں آسمانی خبروں کی جو اس سے بھی بعید ترین ہیں تصدیق کرتا ہوں تو یہ کیا بڑی بات ہے۔ اسی وجہ سے آپکا نام صدیق ہوا۔

○ حضرت ابو سائب مولی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم شب معراج میں آسمانوں کی سیر کرکے واپس ہوئے تو ایک وادی میں جس کا نام ذی طوی تھا آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ میری قوم میری تصدیق نہیں کریگی تو حضرت جبرئیل نے کہا کہ ابوبکر آپ کی تصدیق کریں گے۔ اور وہ صدیق ہیں۔

○ مروی است از نزال بن سبرہ کہ گفتیم مر علی رضی اللہ عنہ را ای امیر المومنین خبر دہ مارا از ابی بکر گفت او مردے کہ نام داشت اورا اللہ تعالیٰ بر زبان محمد صدیق - زیراکہ او خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است رضی شد ازو آنحضرت برائے دین ما پس راضی شدیم ازو برائے دنیائے ما۔

○ نزال ابن سبرہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین آپ ہم کو حضرت ابو بکر کے متعلق خبر دیجئے تو آپ نے کہا کہ وہ ایسے شخص ہیں کہ آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے صدیق رکھا اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں آنحضرت آپ سے ہمارے دین کیلئے راضی تھے لہٰذا ہم اپنی دنیا کے لئے بھی اُن سے راضی ہوے ۔

○ و مروی است از حکیم ابن سعید کہ گفت شنیدم از علی رضی اللہ عنہ کہ سوگند می خورد بدیں کہ ہر آئنہ نازل کرد اللہ تعالیٰ اسم ابی بکر از آسمان صدیق۔

○ حکیم ابن سعود سے روایت ہے کہ حضرت علی قسم کھا کر کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر کا صدیق نام اللہ تعالےٰ نے آسمان سے نازل کیا۔

○ و مروی است از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود محبت نداشت انبیاء و مرسلین و بہ صاحب یٰسین شخصے افضل از ابی بکر۔

○ مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور خود صاحب یٰسین یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی شخص رفیق و مصاحب نہ ہوا کہ جو ابو بکر صدیق رضی سے افضل ہو۔

○ و مروی است از معاذ رضی اللہ عنہ

○ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود دیدم من بدرستیکہ وضع کردہ شدم در کفہ و امت من در کفہ پس برابر شدم آنرا پس تر وضع کردہ شد ابو بکر در کفہ و امت من در کفہ پس برابر شد آنرا پس تر وضع کردہ شد عمر در کفہ و امت من در کفہ پس برابر شد آنرا پس تر وضع کردہ شد عثمان در کفہ و امت من در کفہ پس برابر شد آنرا پس تر برداشتہ شد ترازو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ترازو کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے پلّہ میں میری تمام امت کو رکھا گیا۔ پس دونوں پلّے برابر رہے۔ اس کے بعد ایک پلّہ میں ابو بکر کو رکھا گیا اور دوسرے پلّے میں تمام امت کو پس دونوں پلّے برابر رہے۔ پھر ایک پلّہ میں عمر کو رکھا گیا اور دوسرے پلّے میں تمام امت کو پس دونوں پلّے برابر رہے۔ پھر ایک پلّہ میں عثمان کو رکھا گیا اور دوسرے پلّے میں تمام امت کو پس دونوں پلّے برابر رہے۔ اس کے بعد ترازو اٹھا لیا گیا۔

○ و مروی است از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ابو بکر و عمر خیر اوّلین و آخرین اند بعد انبیاء علیہم السلام۔

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ابو بکر و عمر تمام اگلے اور پچھلوں میں سب سے بہتر ہیں۔

○ و مروی است از جابر و ابو یعلی بدرستیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ابو بکر و عمر از من بمنزلہ سمع و بصر اند از سر

○ حضرت جابر و ابو یعلی سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو سمع اور بصر کو سر سے ہے۔

○ و مروی است از ابن عباس رضی اللہ عنہا کہ گفت بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فرمود بدرستیکہ اللہ تعالیٰ مدد کرد مرا بچہار وزیر، دو از اہل آسمان جبرئیل و میکائیل و دو از اہل زمین، ابوبکر و عمر۔

کہ اللہ تعالیٰ نے میری چار وزیروں سے مدد کی ہے جن میں دو جبرئیل و میکائیل اہل آسمان سے ہیں۔ اور دو ابوبکر و عمر اہل زمین سے ہیں۔

○ و مروی ہست از ابی ذر بدرستیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ ہر نبی را دو وزیر اند و دو وزیران من و صاحبان من ابوبکر و عمر اند۔

○ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر ہوتے ہیں میرے دو وزیر اور صاحب ابوبکر اور عمر ہیں۔

○ و مروی ہست از علی و زبیر رضی اللہ عنہما بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود، خیر امت من ابوبکر و عمر اند۔

○ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں۔

○ و مروی ہست از ابن مسعود رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود قائم بعد من کہ ابوبکر ہست در جنت ہست و کسے کہ بعد او قائم شود در جنت ہست و ثالث و رابع در جنت ہست۔

○ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے جانشین ابوبکر ہیں اور وہ جنتی ہیں اور ابوبکر کے نائب و جانشین بھی جنتی ہیں۔ اور تیسرا اور چوتھا خلیفہ بھی جنتی ہے۔

○ و مروی ہست از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود چہار اند کہ

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار

جمع نہ شود حُب آنہا در دلِ منافق و دوست نمیدارد آنہا مگر مومن ابو بکر و عمر و عثمان و علیؓ۔

○ و مروی است از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر آمد بسوی اصحاب خود از مہاجرین و انصار در حالی کہ ایشاں نشستہ اند و در ایشاں ابو بکر و عمر اند پس بالا نمیکرد بجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ یکی از ایشاں بصر خود را مگر ابو بکر و عمر و بدرستیکہ آں ہر دو بودند کہ نظر میکردند بجانب او و نظر میکرد او بجانب ایشاں و تبسم میکردند بجانب او و تبسم می کرد او بجانب ایشاں۔

○ و مروی است از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بر آمد روزے پس داخل شد مسجد را و ابو بکر و عمر یکی از ایشاں بر دست راست آنحضرت بود و دیگری از دست

اشخاص ہیں جن کی محبت منافق کے دل میں جمع نہ ہوگی ان کو مومن ہی دوست رکھیگا۔ وہ ابو بکر و عمر و عثمان و علیؓ ہیں۔

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ مہاجرین و انصار بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہیں صحابہ میں ابو بکر و عمر بھی تھے، پس ان میں سے کوئی بھی حضور علیہ السلام کی طرف اپنی نگاہ نہیں اٹھاتا تھا۔ سوائے ابو بکر اور عمر کے۔ یہ دونوں آپ کو دیکھتے اور تبسم کرتے اور حضور علیہ السلام ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر اور عمر بھی آکر آپ کے دائیں بائیں جانب بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھوں کو

چپ و در حال کہ گیرندہ است دستہائے ایشاں را پس فرمود ہمچنیں بعث کردہ شویم روز قیامت۔

پکڑ کر فرمایا کہ اسی طرح ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

○ و مروی است از عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول کسی ام کہ شق شود از و قبر پس تر ابوبکر پس تر عمر۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اپنی قبر سے اٹھوں گا پھر ابوبکرؓ اس کے بعد عمرؓ اٹھیں گے

○ و مروی است از انس رضی اللہ عنہ کہ گفت فرمود آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ من امید دارم از برائے اُمّت خود در دوست داشتن ایشاں ابوبکر و عمر را چیزے کہ امید دارم از برائے امت خود در دوست داشتن ایشان در گفتن لا الٰہ الا اللہ

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت سے امید ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کو دوست رکھیں گے جس طرح وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو دوست رکھتے ہیں۔

○ و مروی است از عمار بن یاسر کہ گفت فرمود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آمد مرا جبرئیل اکنوں پس گفتم ای جبرئیل بیان کن مرا فضائل عمر ابن خطاب

○ حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرئیل مجھ سے عمر بن الخطاب کے فضائل بیان کرو تو حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر

پس گفت اگر بیان کنم با تو فضائل عمر مقدار آنکه درنگ کرد نوح در قوم خود ہر آئنہ تمام نشود فضائل وے و بدرستیکہ ہمہ حسنہ ایست از حسنات ابی بکر۔

○ و مروی ہست از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود دوستیٔ ابی بکر واجب ہست بر تمام امت من۔

○ و مروی ہست از جابر رضی اللہ عنہ بدرستی کہ گفت عمر رضی اللہ عنہ مر ابوبکر را ای بہترین ناس بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس گفت ابوبکر بدرستیکہ تو اگر گفتی این پس ہر آئنہ تحقیق شنیدہ ام از آنحضرت کہ فرمود طلوع نکرد آفتاب بر بہتری از عمر۔

○ و مروی ہست ایضاً از و کہ بالائے منبر آمد پس گفت آگاہ باشید بدرستیکہ افضل این امت بعد نبی آں ابوبکر است پس ہر کہ گفت غیر این پس او مفتری است بر و

میں آپ سے حضرت نوح علیہ السلام کی درازی عمر کے مطابق حضرت عمر کے فضائل بیان کروں جب بھی حضرت عمر کے فضائل ختم نہ ہوں گے لیکن اس کے باوجود حضرت عمر کی تمام نیکی حضرت ابوبکر کے مقابلہ میں گویا سو میں ایک ہے

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کی دوستی میری تمام امت پر واجب ہے۔

○ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو بہترین آدمیاں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہکر خطاب کیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر شخص پر آفتاب نے طلوع نہیں کیا۔

○ حضرت جابر سے مروی ہے، کہ آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں، جو شخص اس کے خلاف کہے وہ بہتان رکھنے والا اور جھوٹا ہے۔

است آنچه بر مفتری است ۔

اسکی وہی سزا ہے جو مفتری پر ہے ۔

○ و مروی است از ابی درداء رضی اللہ عنہ بدرستیکه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طلوع نہ کرد آفتاب و غروب نہ کرد بر ہیچ یکی کہ افضل از ابی بکر باشد مگر آنکہ نبی بود۔

○ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے نبی کے اور کسی پر آفتاب نے طلوع و غروب نہ کیا کہ جو ابوبکر سے افضل ہو۔

○ و مروی است از اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بدرستیکه رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکه روح القدس جبرئیل خبر داد مرا بتحقیق کہ بہترین امت تو بعد تو ابوبکر است ۔

○ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے مجھے خبر دیا کہ آپ کی امت میں سب سے بہتر آپ کے بعد ابوبکر ہیں ۔

○ و مروی است از ابن عباس رضی اللہ عنہما بدرستیکه رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود ابوبکر صاحب من است و مونس من در غار بہ بندید ہر روزنہ در مسجد سوائی روزنۂ ابی بکر ۔

○ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر میرے رفیق اور مونس ہیں غار ثور میں لہذا سب کے گھروں کے روشن دان کو جن کا رخ مسجد کیطرف ہے بند کر دو سوائے ابوبکر کے گھر کے روشندان کے۔

○ و مروی است از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بدرستیکه نبی صلی اللہ علیہ

○ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمود آمد مرا جبرئیل پس گرفت دست
مرا در بہشت کہ داخل شوند ازاں در
امت من پس گفت ابوبکر دوست داشتم
بدرستیکہ من پیش بودم باتو تا نظر میکردم
بجانب آں در پس فرمود آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اما بدرستیکہ تو یا ابوبکر اول شخصے
کہ داخل شود بہشت را از امت من

○ و مروی است از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہ گفت فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کدام کس صبح کردہ است امروز از شما
صائم گفت ابوبکر من پس فرمود کدام کس
امروز [illegible] از شما جنازہ را گفت ابوبکر
من پس فرمود کدام کس امروز اطعام
مسکین کردہ است از شما گفت ابوبکر من
فرمود کدام کس امروز عیادت مریض کردہ است
گفت ابوبکر من پس فرمود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جمع نشود ایں چیزہا در مردی مگر آنکہ
داخل شود بہشت را۔

فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور
مجھے جنت کا دروازہ دکھایا کہ جس سے میری
امت جنت میں داخل ہو گی۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری بھی
خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ جنت کا
دروازہ دیکھتا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا
کہ اے ابوبکر تم میری امت میں سب
سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

○

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آج تم میں سے کون روزے سے ہے حضرت
ابوبکر نے جواب دیا کہ میں روزے سے ہوں یا
رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج
جنازہ کی متابعت کس نے کی ہے حضرت ابوبکر نے
اثبات میں جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مسکین کو آج کس نے کھانا کھلایا ہے۔ حضرت
ابوبکر نے عرض کیا کہ میں نے۔ پھر حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ مریض کی عیادت آج تم میں سے کس نے
کی ہے۔ حضرت ابوبکر نے اقرار کیا کہ میں نے آج عیادت
مریض کی ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص میں
یہ تمام نیکیاں جمع ہوں گی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

می باید کہ ایں ہمہ احادیث مذکورہ بریاد دارند و زمرۂ شیعہ را بگذارند۔ چوں ایں شمشیر در دست تو دارم کدامین خصم بہ پشت سر برآرد۔ والسلام

ان تمام احادیث کو یاد رکھنا چاہیئے۔ شیعہ کے مذہب اور حجت کو ترک کرنا چاہیئے۔ جب یہ تلوار تمہارے ہاتھ میں ہے تو کون دشمن تمہارے سامنے سر اٹھا سکتا ہے۔ والسلام۔

رقعہ سابعہ در بیان آنکہ ہر یکی از خلفائی اربعہ خلافت چند سال کرد وغیر آں متعلق

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشان محمد حمید سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اتحاف تحیات وافیہ مشہود می گرداند کہ در کتب معتبرہ مذکور است کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو سال و چند ماہ خلافت کرد بعد ازاں امیر المومنین عمر فاروق دہ سال و بعد ازاں امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ دوازدہ سال

ساتواں مکتوب

خلفائے اربعہ کی مدت خلافت اور اس کے متعلقات کے بیان میں۔

محب صادق محمد حمید سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد دعا و سلام کے واضح ہو کہ کتب معتبرہ میں ہے کہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو سال چند ماہ خلافت کیا ہے۔ اس کے بعد امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال تک خلیفہ رہے۔ اس کے بعد امیر المومنین عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ عنہ نے بارہ سال تک خلافت کی۔

بعدازاں امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہ، شش سال از سی سال شش ماہ باقی ماندہ
بود، بعد وفات علی رضی اللہ عنہ، امیرالمومنین
امام حسن رضی اللہ عنہ، آنرا تمام نمود۔ بعد ازاں
امر خلافت تفویض معاویہ رضی اللہ عنہ، کرد
واو نوزدہ سال خلافت کرد و پیش
ازاں عمر رضی اللہ عنہ، اورا امارت شام
تفویض نمودہ بود، بیست سال در شام
حکومت میراند اما عمرہای خلفائے ثلثہ
موافق عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شست و سہ سالہ
است وعمر عثمان رضی اللہ عنہ، ہشتاد سالہ
وخلافت ہر یکی از ایشان منعقد باجماع
صحابہ است وامر یقینی۔ قطعی وبرائے
افضل بودن ہر یکی از ایشان در عصر
خود از غیر خود نہ بہ سیف وغلبہ یا
اخذ دلیل بہ آنکہ افضل از خود باشد۔
والسلام

اس کے بعد امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہ، چھ ۶ سال تک مسندِ خلافت پر متمکن رہے۔
کل تیس سال کی مدتِ خلافت میں چھ ۶ ماہ
باقی رہ گئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ،
کی وفات کے بعد امیرالمومنین حضرت امام
حسن رضی اللہ عنہ، نے اس کو پورا کیا۔
اس کے بعد منصب خلافت کو امیر معاویہ رض
کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے کل انیس ۱۹ سال
تک خلافت کی۔ اس سے قبل حضرت
عمر رضی اللہ عنہ، نے حضرت امیر معاویہ کو شام
کی امارت عطا کی تھی۔ بیس سال تک ملک
شام میں حکومت کرتے رہے۔ رہا خلفائے ثلثہ
کی عمریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے
مطابق ترسٹھ سال ہے۔ لیکن حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ، کی عمر اسّی سال ہے۔ اور ان
میں سے ہر ایک کی خلافت، اجماع صحابہ کے ذریعہ
منعقد ہے، جو قطعی اور یقینی ہے، ان حضرات
کی فضیلت ذاتی کے لئے اپنے اپنے زمانہ
میں یہی بات کافی ہے کہ وہ تلوار یا غلبہ
وتسلط کے بغیر اتفاق رائے سے خلیفہ
منتخب ہوئے۔ والسلام

رقعۂ ثامنہ

در منع جرأت در شانِ صحابہ و در بیان آنکہ منازعات ایشاں از طریق خطاءِ اجتہاد بود نہ از طریق منازعت در امامت

محب درویشان مقبول زمرہ
صفاکیشان محمد زین الدین سلمہ اللہ تعالےٰ
بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام
مشہود میگرداند کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ
است ہر کہ شتم کند ہیچ یکی از اصحاب نبی
صلے اللہ علیہ وسلم یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و
معاویہ و عمرو بن العاص پس اگر گفتہ بودند
ایشاں بر ضلال یا کفر قتل کردہ شود۔ و اگر
غیر ایں گوید عذاب دادہ شود عذاب
شدید و امام محمد رضی اللہ عنہ فرمود شتم
عثمان زندقہ است و در انوار شافعیہ مذکور
است کہ باغیان صحابہ نہ فاسق اند و نہ

آٹھواں مکتوب

صحابہ کی شان میں دلیری و
گستاخی کی ممانعت میں اور اس
بیان میں کہ ان کے اختلافات
خطاءِ اجتہادی کی وجہ سے تھے،
خلافت و امامت کی تحصیل کے
لئے نہ تھے۔

محب صادق زین الدین سلمہ اللہ تعالےٰ
بعد سلام مسنون کے واضح
ہو کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہے کہ جو شخص صحابۂ کرام میں سے کسی
پر سب وشتم کرے گا مثلاً وہ یہ
کہے کہ صحابۂ کرام گمراہی یا کفر پر
تھے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اگر
اسکے علاوہ کوئی اور اتہام ان پر رکھے
تو اسے سخت عذاب دیا جائے گا۔
امام محمد رضی اللہ عنہ،
نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو
سب وشتم کرنا الحاد و بے دینی ہے اور انوار
شافعیہ نامی کتاب میں ہے کہ وہ صحابہ جنہوں نے

کافر لیکن ایشاں مخطی بودند درآنچہ کردند
ورفتند بجانب آں پس جائز نیست
طعن درحق معاویہ رضی اللہ عنہ، پس
بدرستیکہ او از کبار صحابہ است۔ ودر
شرح عقائد نسفی نوشتہ کہ ہرچہ واقع
شد از مخالفات ومحاربات، نہ از طریق
نزاع درخلافت، بل از طریق خطا در
اجتہاد بود۔ و امام محمد غزالی رحمۃ اللہ
علیہ فرمودہ ہرچہ جاری شدہ است،
درمیان علی و معاویہ رضی اللہ عنہما از طریق
خطاء اجتہاد بود، نہ از طریق منازعت در
امامت۔ امام غزالی فرمودہ کہ حرام است
بر واعظ روایت مقتل حسن و حسین و حکایت
آں وآنچہ جاری شد درمیان صحابہ از
تشاجر وتخاصم پس بدرستیکہ آں،
برانگیزندہ است بغض صحابہ وطعن در

حضرت علی کے مقابلہ میں صف آرائی کی وہ نہ
فاسق ہیں نہ کافر بلکہ وہ اپنے فعل وعمل
میں مخطی ہیں۔ لہٰذا حضرت معاویہ رضی
اللہ عنہ، کی شان میں طعن وتشنیع کرنا جائز
نہیں ہے، وہ اکابر صحابہ سے ہیں۔
شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ جو کچھ
صحابہ میں اختلاف ونزاع اور جنگ و
جدال واقع ہوا وہ خلافت کے لئے نہیں
تھا بلکہ خطاء اجتہادی کی بنا پر تھا۔
امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ علی اور معاویہ کے درمیان جو کچھ
اختلافات ہوئے وہ خطاء اجتہادی کی
بنا پر تھے۔ یہ اختلاف تحصیل امامت
کے لئے نہ تھا۔

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ واعظ پر امام
حسن اور امام حسین علیہما السلام کے واقعہ
قتل وشہادت کا بیان حرام ہے۔ اسی
طرح صحابہ میں جو اختلاف ونزاع واقع
ہوا اس کا بھی بیان جائز نہیں۔ اس
لئے کہ یہ چیز صحابہ کے بارے میں طعن و
بغض کا باعث ہے۔ حالانکہ یہ حضرات

ایشاں وحالانکہ ایشاں اعلام دین اندیس لابدست کف لسان از ذکر صحابہ، مگر بہ بہتری دریں نواح شنیدہ می شود لبعض از ناداناں از نادانی چیزے درحق معاویہ رضی اللہ عنہ، می گویند، ایشاں را زجر و توبیخ کنند تا دیگر بار گرد نگردند، والا پیش فقیر گرفتہ بیارند تا تنبیہ کردہ اید۔

والسلام

دین کا علم ہیں۔ گویا دین کی عزت و سربلندی انہیں سے وابستہ ہے۔ لہٰذا صحابہ کا ذکر صرف خیر اور نیکی کے ساتھ ہی کرنا چاہیئے اس علاقہ اور اطراف میں بعض نادانوں سے ازراہ جہالت و نادانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، کے حق میں بعض نامناسب باتیں سنی جاتی ہیں ان کو تہدید و تنبیہ کرنا چاہیئے تاکہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں، اور اگر ایسی حرکت ناشائستہ سے باز نہ آئیں تو فقیر کے سامنے پیش کریں تاکہ تنبیہ کی جائے۔

والسلام۔

رقعۂ تاسعہ

دربیان آنکہ فضیلت خلفاء رضوان اللہ علیہم اجمعین بر ترتیب خلافت است واثبات افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہ دلائل قاطعہ بر غیر آں۔

محب دُرِ دلبشان مقبول زمرۂ صفا کیشاں خواجہ محمد حسین المشتہر بہ میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ ہر کہ اعتقاد آں دارد کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ افضل خلفاء اربعہ است مبتدع است وفاسق۔ اورا اہل سنت وجماعت تفضیلی خوانند وسبب مبتدع بودن او آنست کہ خلاف مجتہدین نمود زیرا کہ مجتہدین فرمودہ کہ فضیلت ہر چہار

آٹھواں مکتوب

اس بیان میں کہ خلفاء اربعہ کی فضیلت خلافت کی ترتیب پر ہے اور تمام صحابہ پر ابوبکرؓ کی فضیلت دلائل قاطعہ سے ثابت ہے۔

محب صادق خواجہ محمد حسین معروف بہ میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون کے واضح ہو، کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ خلفاء اربعہ میں سب، سے افضل ہیں وہ شخص مبتدع اور فاسق ہے۔ اہل سنت والجماعۃ اس کو تفضیلی کہتے ہیں۔ اس کے بدعتی ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس نے ائمہ مجتہدین کے خلاف کیا۔ اس لئے کہ ائمہ مجتہدین نے فرمایا کہ خلفاءِ اربعہ کی فضیلت خلافت کی ترتیب

صحابہ برترتیب خلافت است و مخالف مجتہدین مبتدع است و فقیر اکثر مردم این وقت را تفضیل می یابد۔ آدمی را باید کہ اول اعتقاد خود درست نماید۔ بعد ازاں در شغل دیگر شود و دریں وقت ہیچکس را از اعتقاد خبر نیست۔

پر ہے اور مجتہدین کا مخالف مبتدع ہے۔ فقیر کے نزدیک اس زمانہ کے اکثر لوگ تفضیلی ہیں۔

انسان کو چاہئے کہ پہلے اپنا اعتقاد درست کرے، اس کے بعد دوسری چیزوں میں مشغول ہو۔ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کو عقائد کے مسائل کی خبر نہیں ہے۔

○ و مروی است از ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ گفت بودیم در زمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ برابر نمی کردیم ہیچ یکی را با ابی بکر ثم عمر ثم عثمان پس ترک میکردیم صحابہ را و فضیلت نمی دادیم ہیچ یکی را بر ہیچ یکی۔

○ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکر، عمر اور عثمان کے برابر ہم کسی کو نہ سمجھتے تھے۔ اس کے بعد ہم صحابہ میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

○ و مروی است از محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ کہ گفت پرسیدم از پدر خود یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کدام کس

○ حضرت محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے بہتر

بهترین امت است بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم، پس فرمود ابوبکر، پس گفتم پس تر کیست؟ فرمود عمر و ترسیدم از انکه گوید عثمان گفتم پس تر توئی گفت نیستم من مگر یکی از مسلمین و از علی مرتضی رضی الله عنه، مجد تواتر رسیده است، که فرمود بهترین این امت بعد نبی آں ابوبکر است و عمر و بدرستیکه او فرموده است تفضیل ندهد مرا هیچ یکی بر ابی بکر و عمر، مگر آنکه حد زنم او را حد مفتری و عمر رضی الله عنه بالای منبر فرموده آگاه باشید بدرستیکه افضل این امت بعد نبی آں ابوبکر است، پس هر که گفت غیر این پس او مفتری است بر او است آنچه بر مفتری است از حد ○

والسلام

کون ہے فرمایا ابو بکر" پھر میں نے کہا اس کے بعد کون ہے، فرمایا عمر" پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ اس کے بعد حضرت عثمان کا نام نہ لیں اس لئے میں نے خود سبقت کیا اور کہا اس کے بعد آپ کا نمبر ہوگا، تو آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت کا ایک فرد میں بھی ہوں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سے تواتر کے ساتھ یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر اور عمر ہیں۔ آپنے فرمایا کہ ابو بکر اور عمر پر جو شخص مجھے فضیلت دیگا اس پر میں مفتری کی حد قائم کروں گا۔ حضرت عمر رضی نے منبر پر فرمایا کہ اس امت میں سب سے افضل ابو بکر ہیں، جو شخص اسکے خلاف کہیگا وہ مفتری ہے اسپر مفتری کی حد قائم کی جائے گی۔

والسلام

رقعۂ عاشرہ

دال برانکہ محبّت معاویہ رضی اللہ عنہٗ نگہدارد و بر مشاجرات نظر نباید نمود

محب درویشان مقبول زمرۂ صفاکیشان محمد جعفر حمیدہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ دیروز بایکی از عقلا اتفاق مجالست و موانست دست دادہ بافقیر گفت من با معاویہ رضی اللہ عنہٗ نہ دوستی دارم و نہ عداوت۔ فقیر گفت معاویہ رضی اللہ عنہٗ از جملہ صحابہ است دوستی با او داشتن شیمۂ اہل سنت وجماعت است و عداوت سنت جماعۃ اول ضلالت و بر ارباب ہدایت مخفی نیست کہ از محبت چو تو کسے نہ معاویہ رضی اللہ عنہٗ را فائدہ است نہ از عداوت تو نقصان۔ فائدہ و نقصان محبت و عداوت راجع بتست وبس پس اول آنست کہ با او دوستی داری و عداوت او را ترک کنی

دسواں مکتوب

اس بیان میں ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہٗ سے محبت رکھنی چاہیئے اور ان کے باہمی اختلافات پہ نظر نہ کرنی چاہیئے

محب صادق محمد جعفر سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ

کل ایک عاقل اور فہیم شخص سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ کہنے لگے کہ مجھکو حضرت معاویہ سے نہ دوستی ہے نہ عداوت۔ فقیر نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہٗ صحابہ کی جماعت سے ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی رکھنا اہل سنت والجماعۃ کا طریقہ ہے، اور اہل سنت سے عداوت گمراہی ہے۔ ارباب ہدایت پہ یہ مخفی نہیں ہے کہ تم جیسے لوگوں کی محبت یا عداوت سے حضرت معاویہ کا نہ فائدہ ہے نہ نقصان بلکہ اس کا نفع یا نقصان تمہیں کو پہنچیگا۔

پس سب سے مقدم یہ ہے کہ حضرت معاویہ سے دوستی رکھو ان کی عداوت ترک کرو، اور حضرت علی اور امیر معاویہ میں

و در مشاجرات و منازعات او
با علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ داشت
نظر نہ کنی سے

جو اختلاف و نزاع ہوا ہے
اس سے قطع نظر کرلو۔

اگر غیر ایں باشدت اعتقاد
بروں رفتی از راہِ صدق وسداد
وریں اعتقاد تو باشد مدام
بدار السّلامت برو والسّلام

والسلام

اگر تمہارا اعتقاد اس کے خلاف
ہوگا تو سچائی اور سلامتی کی
راہ سے دور جا پڑو گے۔ اور اگر تمہارا
اعتقاد اہل سنت کے مطابق ہوگا
تو تم کامیاب ہوگے۔

والسّلام

رقعۂ حادی عشر

در ردِ آنچہ روافض در باغ فدک بر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایراد میکنند

محبّ درویشان مقبول زمرۂ صفاکیشان
محمد مخدوم میکری سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ روزی یکی از شیعہ با فقیر گفت چرا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باغ فدک بفاطمہ رضی اللہ عنہا نداد و سوال ورا اجابت نہ کرد۔ فقیر گفت لا نسلم از ثقات مروی است کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شش ماہ بزیست وہمہ وقت او بدقت گذشت وجز باگریہ وزاری کاری نداشت وہیچ کاری از کارہای دنیا نہ کرد۔ مگر الباس و اطعام حسنین نمود رضی اللہ عنہما۔ روز وفات خود جاروب داد خانہ

گیارھواں مکتوب

اُن اعتراضات کی تردید میں ہے، جو روافض باغ فدک کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کرتے ہیں۔

محب صادق محمد مخدوم میکری سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ایکدن ایک شیعہ نے فقیر سے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے باغ فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیوں نہ دیا اور ان کی درخواست کو قبول نہ کیا۔

فقیر نے کہا کہ یہ اعتراض درست نہیں ہے، بہت ہی معتبر اور ثقہ راویوں سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں، آپ کا ایک ایک لمحہ بڑی دشواری سے گذرتا تھا، گریہ وزاری کے سوا اور کوئی چیز سے سروکار نہ تھا اور خانہ داری سے بھی کوئی تعلق نہ رکھا۔ صرف حضرات حسنین علیہما السلام کو کھانا

را ایں باغ فدک کدام وقت طلبید سلمنا اما در وقت آنحضرت در تصرف فاطمہ رضی اللہ عنہا بود یا نبود، اگر بود عقل قبول ایں معنی نمیکند کہ علی و ام ایمن ازاں واقف نباشند و دیگری را اطلاع نبود۔ و اگر نبود آنچہ در وقت آنحضرت در تصرف فاطمہ رضی اللہ عنہا نبود بعد آنحضرت چگونہ خواہد بود و ایضا صدیق رضی اللہ عنہ ازیں ما مور نبود کہ در حق آل اجرائے احکام شرعیہ نماید تا بر وفق آں عمل نمودہ طلب مشاہد نمی کرد، و نیز از شرع نیافتہ کہ گواہی یک عدل در امثال ایں امور کفایت می کند تا بواسطہ آں بر شہادت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کفایت می نمود پس آنچہ صدیق بعمل آورد موافق شرع مصطفوی است پس دریں امر مرضی خدا و رسول خدا

اور کپڑا کھلا اور پہنا دیا کرتی تھیں۔ لنتنے عرصہ میں اپنی وفات کے دن جاروب کشی کی تھی پھر آپ کو اتنی فرصت کہاں تھی کہ باغِ فدک کا مقدمہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس پیش کرتیں اور اگر تسلیم کرلیا جائے کہ آپ نے اس کا مقدمہ پیش کیا۔ تو سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں باغ فدک حضرت فاطمہ زہرا کے تصرف میں تھا یا نہیں۔ اگر حضرت فاطمہ کے تصرف میں ہوتا تو حضرت علی اور ام ایمن اور دوسرے مخصوص حضرات کو اسکی خبر ہونی چاہیئے تھی حالانکہ یہ حضرات اس سے اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں اور اگر حضور علیہ السلام کی حیات ظاہری میں باغ فدک حضرت فاطمہ زہرا رضی کے تصرف میں نہیں تھا تو آپکی رحلت کے بعد وہ حضرت فاطمہ کے تصرف میں کیسے آسکتا ہے اعتراض کے ضعف کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بحیثیت خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق کی ذمہ داری تھی کہ فصل قضایا اور احکام شرعیہ کا نفاذ سب کے حق میں کریں لہذا حضرت ابوبکر کیلئے ضروری تھا کہ وہ حسب حکم شرع کے مطابق حضرت فاطمہ رضہ سے گواہ طلب کریں۔ نیز اس قسم کے معاملات میں تنہا ایک عادل شخص کی گواہی کافی نہیں ہے لہذا

خواہد وہر کہ مرضی خدا و رسول خدا است ممکن نیست کہ نا مرضیٔ آل باشد پس لازم آمد کہ صدیق درآنچہ ازیں بلا آورد چنانکہ مرضی خدا و رسولِ خدا بود مرضی فاطمہ بود رضی اللہ عنہا یسلمنا صدیقؓ دریں امر ظلم کرد۔ چنانکہ اعتقاد تست یا ثبوت عدم ظلم نزد عقل نعوذ باللہ منہا۔ اما علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ چرا در خلافت خود متابعت او اختیار کرد و باغ فدک تفویض اولاد فاطمہ نہ نمود۔

پس حاصل آمد کہ طعن طاعن در حق صدیق در مسئلۂ فدک باطل است وہو المطلوب غرض روافض از امثال ایں اقاویل ثبوت منقصت صدیق است و ایں خود محال است چہ مناقب و فضائل او و آیات و احادیث مثبت است پس اثبات خلاف آں بہ وجہ

فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر فیصلہ کیسے کر سکتے تھے۔ پس حضرت صدیق رضؓ نے جو کچھ کیا وہ شرع کے موافق کیا۔ خدا اور اسکے رسول کی مرضی آپ کے پیش نظر تھی اور جو اللہ اور اسکے رسول کی مرضی ہو۔ وہ ناممکن ہے کہ اہل بیت کی مرضی نہ ہو۔ ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آپکے فیصلہ پر راضی تھیں۔ اگر ہم تسلیم کرلیں بقول معترض کہ حضرت ابو بکر رضؓ نے اس معاملہ میں ظلم کیا نعوذ باللہ منہا۔ حالانکہ یہ بات عقلاً و نقلاً کسی طرح ثابت نہیں ہوتی تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے اپنے زمانہ خلافت میں کیا مجبوری تھی۔ آپنے باغ فدک حضرت فاطمہ رضؓ کی اولاد کے حوالے کیوں نہ کردیا۔

پس معلوم ہوا کہ معترض کا اعتراض حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے حق میں مسئلہ فدک کے بارے میں باطل اور لغو ہے اور اہل سنت والجماعۃ کا مسلک بالکل بے غبار ہے۔ یہی ہمارا مطلوب تھا۔ روافض کا مقصد اس قسم کے ضعیف اور رکیک اقوال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان میں توہین و تنقیص ہے۔ حالانکہ یہ خود محال ہے اس لئے کہ حضرت ابو بکرؓ

فساد برائے فاسد خود لا
یهدی نفعا سوائے مخالفت
قرآن و حدیث و آں خود کفر است
یا فسق من یهدی اللہ فلا
مضل لہٗ ومن یضللہ فلا
ھادی لہٗ ۔

آں کراکش خدای گمره کرد
نیست نصح من و تو اش درخورد

والسلام

صدیق کے فضائل ومناقب آیات
قرآنی و احادیث نبوی سے ثابت
ہیں۔ پس اس کے خلاف کا اثبات
رای فاسد کے ذریعہ قرآن وحدیث کی
مخالفت کے علاوہ اور کسی بات کا
فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ قرآن و حدیث
کی مخالفت کفر ہے یا فسق جیسے اللہ تعالی ضالین
کی جماعت میں داخل کردے اسے کون
ھدایت دے سکتا ہے ——— !
اس کے لئے ہماری اور آپ
کی نصیحت بے فائدہ ہے۔

والسلام

رقعۂ ثانی عشر

در اثباتِ کفر بعضے بطرزِ غریب و بہ نہج عجیب

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشاں محمد جعفر رفعتی سلمہ اللہ تعالے بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند، کہ روزی یکی از شیعہ روافض از فقیر سائل شد کہ شما روافض را چہ می گوئید۔ فقیر گفت کافر گفت ایشاں نیز شما را ہمچنیں میگویند فقیر گفت ما را ہمیں دلیل است۔

و مروی است از نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمود من شھد علی امتی الکفر فھو اولی بہ لایقال روافض نیز داخل امت اند پس شہادت بر کفر ایشاں نیز کفر خواہد بود زیرا کہ مراد از من شھد خارج امت نیست زیرا کہ او خود کافر است باز چگونہ

بارھواں مکتوب

بعض روافض کے کفر کے اثبات میں عجیب و غریب طرز سے۔

~~~~~

محب صادق محمد جعفر رفعتی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ایک دن ایک رافضی نے فقیر سے سوال کیا کہ روافض کو آپ کیسا سمجھتے ہیں۔ فقیر نے "کافر"۔ اس رافضی نے کہا کہ روافض بھی آپ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ فقیر نے کہا روافض کے کفر پہ یہی دلیل ہمارے لئے کافی ہے۔

مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میری امت پہ کفر کی گواہی دیگا تو وہی شخص کفر کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ شبہ نہ کیا جاوے، کہ روافض بھی امت میں داخل ہیں پس روافض پہ کفر کی گواہی بھی کفر ہوگی۔ شبہ کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں امت سے مراد امت اجابت ہے اور روافض امت اجابت سے
~~~~~

کافر خواہد شد بلکہ داخل امت است
ومعنی حدیث ایں کہ ہر کہ گواہی دہد از
امت من بر آں کہ مستحق کفر نیست از
امت من پس او اولیٰ بکفر است پس
روافض بر صحابہ کہ مستحق کفر نیستند گواہی
بکفر می دہند پس در تکفیر ایشاں
باکے نیست۔ گفت تقدیم در تکفیر
کراست۔ فقیر گفت روافض را چہ
ایشاں تکفیر ما کردند پس کافر شدند۔

والسلام

خارج ہیں کیونکہ وہ کافر ہیں۔ پس حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص میری امت
میں ایسے لوگوں پر کفر کی گواہی دے
جو کفر کے مستحق نہیں ہیں، پس وہ
گواہی دینے والا کفر کا زیادہ سزاوار
ہے۔ لہٰذا روافض، جو صحابہ پر کفر کی
گواہی دیتے ہیں حالانکہ صحابہ مستحق
کفر نہیں ہیں، ان کی تکفیر میں کوئی حرج
نہیں ہے۔ رافضی بولا "تکفیر میں تقدم
کس کو حاصل ہے۔ فقیر نے کہا روافض
کو۔ اس لئے کہ پہلے انہوں نے ہماری
تکفیر کی۔ پس وہ کافر ہو گئے۔

والسلام۔

رقعہ ثالث عشر

در بیان اقسام روافض

برخوردار سعادت اطوار سیّد لطف اللہ مدعمرہٗ۔ بعد ابلاغ دعوات بہبود دارین مرفوع می دارد کہ نزد اہلسنت والجماعت بعض اقسام روافض کافر اند مثل نصیریہ وغیرہ کہ غلات روافض اند مثل قاذف عائشہ و منکر صحبت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ، و بعض اقسام فاسق اند بشرط آنکہ معصیتے کہ خود مرتکب آنند حلال ندانند و اگر حلال خواہند دانست در کفر ایشاں شکے نہ زیرا کہ استحلال معصیت کفر است و فقیر ہیچ کی از روافض نیافتہ کہ استحلال معصیت نمی کنند و مسموع می شود کہ امامیہ نیز منکر خلافت خلفائی ثلثہ اند وحال آنکہ اجماعی کہ منعقد بر خلافت

تیرھواں مکتوب

اقسام روافض کے بیان میں

برخوردار سعادت اطوار سید لطف اللہ مدعمرہٗ بعد دعائے فلاح دارین کے واضح ہو کہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک بعض روافض کافر ہیں جیسے فرقۂ نصیریہ وغیرہ — جو اپنے رفض میں حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔ مثلاً انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کیا اور بعض روافض فاسق ہیں بشرطیکہ جس معصیت کے وہ مرتکب ہیں اُسے حلال سمجھتے ہوں اور اگر معصیت کو حلال سمجھتے ہونگے تو ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ معصیت کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

اور فقیر نے کسی رافضی کو ایسا نہیں پایا کہ جو معصیت کو حلال نہ سمجھتا ہو۔ سنا جاتا ہے کہ فرقۂ امامیہ خلفائے ثلثہ کی خلافت کا منکر ہے۔ حالانکہ ان

ایشاں شد متیقن بہ ست نہ ظنی پس
انکار خلافت منجر بانکار اجماع است
وانکار اجماع کہ مفید یقیں باشد کفر است
وحضرت قبلہ گاہی رضی اللہ عنہ روافض
را جز کفار نمی خواندند ومی فرمودند کہ
ایشاں در تکفیر صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین ایستادہ نمی کنند وآنرا جزو ایمان
خود می دانند، ما چگونہ در تکفیر ایشاں
ایستادہ خواہیم نمود واین وقت، وقت
بدعت است الاتری اکثر اہل سنت و
جماعت تفضیلی شدہ اند ودر حق معاویہ
رضی اللہ عنہ سخنان باطل می گویند وآنچہ
مجتبی محمد باقر از تکفیر روافض معترف
نیستند معترف اند ازانکہ بعض اہلسنت
وجماعت بتکفیر ایشاں رفتہ۔ اما بعض ایشاں
جز غلات روافض را تکفیر نمی کنند حق است
واختیار ایشاں مسئلہ ثانی را باوجود

حضرات کی خلافت پہ اجماع منعقد ہے
جو یقینی ہے نہ کہ ظنی پس خلافت کا انکار
انکار اجماع کی طرف مفضی ہے اور اجماع
کا انکار کفر ہے اور حضرت والد ماجد قبلہ
رضی اللہ عنہ، روافض کو کفار کہتے تھے اور
فرماتے تھے کہ روافض صحابۂ کرام کی تکفیر
میں توقف نہیں کرتے اور اس کو اپنا جزء
ایمان سمجھتے ہیں تو پھر ہم کیوں ان کی تکفیر
میں توقف کریں۔ اور یہ زمانہ تو شیوع
بدعات کا زمانہ ہے۔ چنانچہ دیکھا
جاتا ہے کہ اکثر اہل سنت والجماعت
تفضیلی ہیں اور حضرت امیر معاویہ کے
حق میں ناشائستہ کلمات کہتے ہیں۔
مجتبی محمد باقر جو روافض کی تکفیر
نہیں کرتے وہ اس بات کے معترف ہیں کہ
بعض اہلسنت وجماعت روافض کی
تکفیر کی طرف گئے ہیں لیکن بعض حضرات
اہل سنت جو صرف غالی روافض کی تکفیر
کرتے ہیں، وہ حق پر ہیں۔
بعض حضرات اہل سنت کا مسئلہ
ثانی کو اختیار کرنا یعنی صرف غالی

شیوع مسئلہ اول نیز برائے آنست
کہ امر تکفیر محتاط فیہ است و مارا
قول مرشد دلیلی ست اقوی و فقیر
آں قدر دشمنی کہ با ایں قوم دارد
با کسے نمی دارد و بر روس اشہاد
میگوید کہ ہر کہ سب شیخین کند کافر
است و اورا بر ثبوت ایں مدعا
دلائل قاطعہ اند و براہین ساطعہ

والسلام

روافض کی تکفیر کرنا وہ اس لئے ہے کہ
مسئلہ تکفیر میں احتیاط ملحوظ ہے۔ اور
ہمارے لئے تو حضرت مرشد کا قول
قوی دلیل ہے اور فقیر جتنی دشمنی اس
جماعت سے رکھتا ہے کسی سے
نہیں رکھتا اور علی الاعلان کہتا ہے
کہ جو شخص حضرات شیخین کو سب و شتم
کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اس مدعا
پر قاطع اور روشن دلائل ہیں
جس کی تفصیل کا یہ مقام نہیں۔

والسلام

رقعہ رابع عشر در بیان آنکہ اہل قبلہ را کافر نباید گفت تا آنکہ استحلال معصیت نکنند

محب درویشان مقبول زمرہ صفاکیشان شاہ سیف اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ ہیچ یکی از اہل قبلہ را تکفیر نباید کرد اگرچہ مرتکب کبائر باشد تا آنکہ آنرا حلال نداند و وقتیکہ آنرا حلال دانست در تکفیر آں باکی نیست آدمی از انکار سہ چیز کافر میشود اول انکار نص قطعی دوم انکار حدیث متواتر سوم انکار اجماع کہ مفید یقین باشد اعاذنا اللہ عن ذالک

والسلام

چودھواں مکتوب

اس بیان میں کہ اہل قبلہ کو کافر اس وقت تک نہ کہنا چاہیے جبتک کہ وہ معصیت کو حلال نہ سمجھے۔

محب صادق شاہ سیف اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ، بعد سلام مسنون واضح ہو کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کرنی چاہیے اگرچہ وہ گناہِ کبیرہ ہی کا مرتکب ہو۔ جب تک وہ اس کو حلال نہ سمجھے اور جب اس کو حلال سمجھا اس کی تکفیر میں کوئی اندیشہ و تردد نہیں ہے۔

آدمی تین باتوں کے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔ اول نص قطعی کا انکار، دوم حدیث متواتر کا انکار۔ سوم اجماع کا انکار۔ کہ جو مفید یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انکار سے پناہ میں رکھے۔

والسلام

رقعہ خامس عشر در بعض احادیث کہ در شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارد شدہ۔

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشاں محمد شریف چید سلمہ اللہ تعالیٰ بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ مروی ست از ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہرگاہ کہ روزِ قیامت شود وضع کردہ شود سہ کرسی از زرِ سرخ کہ روشن شود از نورِ آں اہل جمیع پس بنشیند ابراہیم خلیل اللہ بر یکی و من بر یکی و باقی ماند یکی

پندرھواں مکتوب

بعض ان احادیث کے بیان میں ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہوئیں۔

محب صادق محمد شریف چید سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح ہو کہ حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زرِ خالص کی تین کرسیاں کہ جس کے نور سے تمام چیزیں روشن ہو جائینگی رکھی جائیں گی۔
ایک پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ایک پر میں ہوں گا اور درمیان والی کرسی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی جائے گی جس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھینگے۔

درمیان من و ابراہیم خلیل اللہ پس
دادہ شود بابی بکر پس بنشیند برو۔

○ و مروی ہست از جابر رضی اللہ عنہٗ
کہ گفت فرمود امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہٗ بابی بکر کہ ای بہترین مردم بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

○ و مروی ہست از عائشہ رضی اللہ
عنہا کہ گفت مرا روزی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم در مرض موت خود
کہ بطلب پدر ترا و برادر ترا تا آں کہ
بنویسیم نامہ پس بدرستیکہ من می ترسم
از یں کہ تمنا کند تمنا کنندہ و بگوید
گوئندہ منم و ابا میکند اوسبحانہٗ۔ و
مسلمانان مگر از ابوبکر ایں حدیث
مسلم در صحیح خود روایت کرد۔

مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ
عنہٗ سے کہ خطاب فرمایا حضرت
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہٗ نے
حضرت ابوبکر کو کہ اے تمام لوگوں
میں سب سے بہتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے کہ ایکدن حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنے مرض وفات
کے موقعہ پر کہ اپنے والد اور بھائی کو بلاؤ
تاکہ میں ایک دستاویز لکھ دوں کیونکہ مجھے
اندیشہ ہے کہ میرے بعد بہت سے تمنا کرنے
والے اور دعویدار ہونگے حالانکہ اللہ تعالیٰ
کو اور تمام مسلمانوں کو سوائے ابوبکر
کے اور کوئی منظور نہیں۔
یہ روایت صحیح مسلم میں موجود
ہے۔

○ و مروی ست از عمرو ابن العاص که گفت فرستاد مرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلشکر ذات السلاسل چوں باز آمدم پرسیدم از آنحضرت که دوست ترین مردم نزدِ تو کیست گفت عائشہ گفت از رجال، فرمود پدر او گفتم بعد از و فرمود عمرؓ پس لمبشمر د رجل چند را پس خاموش شدم بترس آنکہ مرا در آخر ایشاں نگرداند ایں حدیث متفق علیہ است یعنی بخاری و مسلم ہر دو روایت کردہ۔

○ حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر ذات سلاسل میں، جب میں واپس آیا تو میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ دوست آپکے نزدیک کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ۔ میں نے پوچھا کہ مردوں میں کون ہے۔ آپ نے فرمایا عائشہ کے والد۔ میں نے پوچھا ابو بکر کے بعد کون ہے، آپنے فرمایا "عمرؓ" پھر آپ نے نمبر وار چند لوگوں کو شمار کیا تو میں اس اندیشہ سے خاموش ہو گیا کہ کہیں سب کے آخر میں آپ مجھے نہ رکھیں۔ (بخاری و مسلم)

○ و مروی ست از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ گفت فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیست کسے را نزد ما مگر آنکہ مکافات کردہ ایم آنرا غیر ابو بکر پس بدرستیکہ او را نعمتی ست کہ مکافات آں او سبحانہ کند روزِ قیامت و نفع نداد مرا مال کسے ہرگز آنچہ نفع داد مرا مال ابی بکر و اگر می بودم

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر شخص کے احسان کا بدلہ ہم نے دیدیا ہے سوائے ابو بکر کے کہ ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جس قدر حضرت ابو بکر کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکر

که می گرفتم دوستے هر آئنه می گرفتم ابوبکر را دوست آگاه باشید بدرستیکه صاحب شما دوست خدا است این حدیث را ترمذی روایت کرده۔

کو بناتا۔ لیکن آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ کا دوست ہوں۔

(ترمذی)

○ ومروی ست از عائشه رضی الله عنها بدرستیکه آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمود سزاوار نیست قومی را که ابوبکر درو باشد این که امامت کند ایشان را غیر ابوبکر، این حدیث را نیز ترمذی روایت کرده وگفته این حدیث غریب است۔

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم میں ابوبکر ہوں تو سوائے ابوبکر کے اور کسی کو اس قوم کی امامت کرنا لائق وسزاوار نہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

○ ومروی ست از آنحضرت صلی الله علیه وسلم که فرمود اگر وزن کرده شود ایمان صدیق با ایمان جن وانس هر آئنه راجح آید ایمان او

○ مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کے ایمان کا تمام جن وانس کے ایمان کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ابوبکر کا ایمان سب پر غالب ہوگا۔

○ ومروی ست از آنحضرت صلی الله علیه وسلم که فرمود هر که اراده کند که ببیند بجانب مردی که مشی می کند بر روی زمین پس باید که ببیند بجانب ابی بکر احادیثی که

○ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے کہ جو زمین پہ چلتا پھرتا ہے اُسے چاہیئے کہ ابوبکر کو دیکھے۔

ابوبکر صدیق کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہوی ہیں۔

در فضیلت صدیق وارد شدہ از حصر زیادہ
است ۔ والسلام

رقعہ سادس عشر ایضاً فی مناقبہ رضی اللہ عنہ

محب درویشان مقبول زمرہ صفا
کیشاں نظام الدین احمد سلمہ اللہ تعالےٰ
بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود
می گرداند کہ مروی است از عمرؓ کہ ذکر کردہ
شد نزد او ابو بکرؓ پس بگریست وگفت
دوست داشتم بدستیکہ ہمہ عمل من مثل عمل
یکروز او باشد از ایام وعمل یکشب او از
شبہائے او اما شب او شبی است کہ سیر کرد
با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجانب غار پس
ہر گاہ کہ منتہی شد بجانب آں گفت قسم خدا ست
کہ داخل مشو آنرا تا آنکہ داخل شوم آنرا پس
اگر باشد در وچیزی از ایذا برسد مرا سوائی تو
پس داخل شد پس جاروب داد آنرا دیافت

والسلام

سولھواں مکتوب بھی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف
و فضائل میں ہے ۔

محب صادق نظام الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد سلام مسنون واضح ہو کہ مروی ہے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت
ابو بکر صدیق کا ذکر کیا گیا پس حضرت عمرؓ
نے رو کر کہا کہ مجھے یہ بات عزیز ہے کہ
میری زندگی کے تمام اعمال حضرت ابو بکرؓ
کے صرف ایک دن اور ایک رات کے عمل
کے مثل ہو جائیں ۔

حضرت ابو بکر کے رات والے عمل کا حال
یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نکلے، جب غار ثور کے پاس پہنچے، تو
انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ یا رسول اللہ جب
تک میں غار میں داخل نہ ہو لوں آپ غار میں
مت جائیں تاکہ اگر کوئی ایذا پہنچنے والی ہو تو
مجھ ہی کو پہنچے اور آپ محفوظ رہیں پس حضرت

در جانب آں غار سوراخہا، پس چاک
زد ازار خود را و بند کرد آں سوراخہا بدو
باقی ماند از انہا دو سوراخ پس فرو برد
دراں ہر دو پای خود را پس ترگفت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را داخل شو۔
داخل شد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
نہاد سر خود را در کنار او و بخفت پس گزیدہ
شد ابوبکر در پائے خود از سوراخ و حرکت نکرد
بخوف آنکہ بیدار شود آنحضرت ﷺ پس بیفتاد
اشک او بر چہرہ مبارک آنحضرت ﷺ۔ پس
فرمود چیست ترا یا ابابکر۔ گفت گزیدہ شدم
فدای تست پدر من و مادر من پس آب
دہن انداخت آنحضرت بر جائے گزیدن
پس برفت آنچہ می یافت آنرا پس تر
رجوع کرد بدو و بود [illegible] وفات او
و اما روز او پس ہرگاہ کہ قبض کردہ
شد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مرتد

ابوبکر نے غار میں داخل ہو کر اسکی صفائی کی، غار
کے اطراف میں کچھ سوراخ تھے۔ آپ نے اپنا تہبند
پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کیا۔ دو سوراخ
باقی تھے ان کو اپنے پیروں سے بند کر دیا۔ اس کے
بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے داخل ہونے کے
لئے عرض کیا۔ آپ غار میں تشریف لائے اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آغوش میں سر مبارک
رکھ کر سو گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر کے پیر میں
سانپ نے کاٹ لیا لیکن حضرت ابوبکر نے اس
خوف سے حرکت نہ کیا کہ کہیں آپکی نیند میں خلل نہ
آجائے۔ اس احتیاط کے باوجود چند قطرات اشک
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پہ
گر گئے۔ حضور علیہ السلام نے حال پوچھا، تو
حضرت ابوبکر نے جواب دیا، میرے ماں باپ آپ
پہ قربان ہوں یا رسول اللہ مجھے کسی موذی جانور
نے کاٹ لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
لعاب دہن اس جگہ پر لگا دیا، فوراً ہی درد و کرب
کی تمام کیفیت جاتی رہی۔ پھر یہی زہر کا اثر
حضرت ابوبکر رضؓ کے مرض وفات میں عود کر
آیا تھا جو آپ کی موت کا بظاہر سبب ہوا۔
رہا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دن

شدند عرب و گفتند ادا نکنیم زکوٰۃ را
گفت اگر منع کنند مرا پابند شتری ہر آئینہ
جنگ کنم با ایشان بران پس گفتم اے
خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفت
کن با مردم و رفق و نرمی فرمای با ایشان
پس گفت مرا ای جبار در جاہلیت و خوار
در اسلام بدرستیکہ تحقیق منقطع شد وحی
و تمام شد دین آیا کم نشود و حال آنکہ من
زندہ ام - روایت کردہ است این حدیث
را ترمذی -

○ و مروی ست از جبیر ابن مطعم کہ گفت
آمد بجانب نبی صلی اللہ علیہ وسلم زنی پس
سخن کرد با آنحضرت در چیزی پس امر کرد
اورا باین کہ باز آید گفت آں زن یا رسول
اللہ اگر بیایم و ترا نیابم گویا کہ ارادہ
وفات آنحضرت کرد فرمود اگر نیابی مرا پس
بیا ابوبکر را -

کی نیکی کا حال تو اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی تو قبائل عرب مرتد
ہونے لگے اور زکوٰۃ کی ادائگی سے انکار کر دیا -
حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ اگر معمولی چیز حتیٰ کہ
اونٹ باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دینے سے
انکار کرینگے تو میں اُن سے جنگ کروں گا - حضرت عمرؓ
نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم!
لوگوں سے نرمی اور الفت کا برتاؤ کیجیے" تو
حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں
تو بڑے سخت اور جابر تھے اور زمانۂ اسلام میں اتنے
عاجز اور ضعیف ہوگئے - اب تو وحی کا سلسلہ ختم
ہوچکا دین مکمل ہوچکا تو کیا میرے جیتے جی احکام
دینیہ میں اسطرح کمی بیشی ہوگی - (ترمذی)

○ حضرت جبیر ابن مطعم سے روایت ہے کہ
ایک عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آئی اور کسی معاملہ میں حضور علیہ السلام سے
گفتگو کی - حضور علیہ السلام نے اُسے دوبارہ آنے
کیلئے فرمایا - اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میں
آؤں اور خدا نخواستہ آپ کو نہ پاؤں (اس سے اس کا مطلب
سے آپکی وفات کیطرف اشارہ کیا) تو حضور صلعم نے
فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آؤ -

○ و مروی است از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ گفت دریں زمان کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در کنارِ منست در شبی روشن گفتم یا رسول اللہ آیا باشد مر کسے را از حسنات بعد و ستارگان آسمان، فرمود "عمر" گفتم پس کجاست حسنات ابی بکر۔ فرمود نیست جزیں کہ ہمہ حسنات عمر مثل حسنہ واحد است از حسنات ابی بکر۔

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسوقت جبکہ رسول اللہ صلعم کا سر مبارک میری آغوش میں تھا رات بھی روشن تھی تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت عمر ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا تو ابوبکر کی نیکیاں کیا ہوئیں تو آپ نے فرمایا کہ عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہے۔

○ و مروی است از ابن مسعود رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ظاہر می شود بر شما مردی از اہل جنت، پس ظاہر شد ابوبکر، پس تر گفت ظاہر میشود بر شما مردی از اہل جنت پس ظاہر شد عمر۔

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔

پس ابوبکر نمودار ہوئے۔ پھر آپ نے اسی طرح فرمایا تو عمر نمودار ہوئے۔

○ فضائل شیخین را حدی و نہایتی نیست از گفتن و نوشتن زیادہ است۔

والسلام

○ حضرت شیخین کے فضائل اس قدر زائد ہیں کہ بیان و تحریر کی حد میں نہیں آ سکتے۔

والسلام

رقعۂ سابع عشر

دربیان آیاتی کہ درشان صدیق اکبرؓ واقع شدہ

محبّ درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشان محمدؐ باقر میکری سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ آیاتی کہ در فضائل امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ وارد شدہ بسیار است آیتی چند ازاں آیات ذکر کردہ میشود۔

آیت اولیٰ قولہ تعالیٰ سیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہٗ یتزکیٰ ومالاحد عندہٗ من نعمۃ تجزیٰ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ ولسوف یرضیٰ۔

ابن ابی حاتم گفتہ است کہ اجماع کردہ اند کہ بریں کہ آیت نازل درشان ابی بکر صدیق است پس تصریح است در وباین

سترھواں مکتوب

ان آیات کے بیان میں جو صدیق اکبرؓ کی شان میں وارد ہوئیں۔

محب صادق محمد باقر میکری سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ جو آیات امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کی شان میں وارد ہوئیں وہ بہت ہیں۔ اُن میں سے چند آیات کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

پہلی آیت اللہ تعالیٰ کا قول ہے سیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہٗ یتزکیٰ وما لاحد عندہٗ من نعمۃ تجزیٰ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ ولسوف یرضیٰ

ابن ابی حاتم نے اجماع نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس آیت میں اس بات پر تصریح ہے کہ حضرت ابوبکر تمام

کہ او اتقی از جمیع امت است و اتقی اکرم است نزد او سبحانہ چنانکہ فرمودہ است ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم و اکرم افضل است نزد او سبحانہ پس او رضی اللہ عنہ افضل است از باقی امت روایت کردہ است ابن ابی حاتم و طبرانی بدرستیکہ ابوبکر آزاد کرد ہفت کس را کہ ہمہ معذب می شدند در راہ خدا پس نازل کرد او سبحانہ این آیت را۔

آیت ثانیہ قولہ تعالیٰ واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلّیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتّیٰ روایت کرد ابن ابی حاتم از ابن مسعود رضی اللہ عنہ بدرستیکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کرد بلال را از نزد امیہ ابن خلف پس آزاد کرد او را برائے خدا پس نازل شد این آیت یعنی سعی ابوبکر صدیق از سعی دیگران متفرق است (فرق عظیم)

امت سے زیادہ متقی ہیں اور جو سب سے زیادہ متقی ہے وہی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا؛ ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم اور جو سب سے مکرم ہے وہی سب سے افضل ہے لہٰذا ابوبکرؓ تمام امت سے افضل ہیں۔

ابن ابی حاتم اور طبرانی نے روایت کیا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت ابوبکر نے ایسے سات مسلمانوں کو جو کفار کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا تھے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

دوسری آیت، اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلّیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتّیٰ۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو امیہ بن خلف کافر سے خرید کر اللہ کے لئے آزاد کر دیا تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی حضرت ابوبکر اور دوسروں کی سعی و کوشش میں فرق عظیم ہے

آیت ثالثہ قولہ تعالےٰ ثانی اثنین اذ
هما فی الغار اذ یقول لصاحبه
لاتحزن ان الله معنا فانزل الله
سکینته علیه وایده بجنود لم
تردها (الآیۃ) اجماع کردہ اند مسلمین
برآنکہ مرادے صاحب دریں جا ابوبکر
است وبرائے ہمیں ہر کہ انکار صحبت
او کند کافر شود روایت کرد ابن ابی
حاتم از ابن عباس رضی اللہ عنہما
بدرستیکہ ضمیر در انزل اللہ سکینتہ علیہ
عاید بجانب ابوبکر است۔

آیت رابعہ قولہ تعالیٰ والذی
جاء بالصدق وصدق به اولئك
هم المتقون روایت کرد بزاز
وابن عساکر بدرستیکہ علی رضی اللہ عنہ
فرمود در تفسیر این آیت آنشخصے
کہ آمد بحق محمد است صلی اللہ علیہ وسلم

تیسری آیت ہے، ثانی اثنین اذ ہما فی
الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ
معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود
لم تردھا الآیہ۔

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اس آیت
میں صاحب سے مراد ابوبکر ہیں۔ اسی لئے
جو شخص بھی حضرت ابوبکر کی صحابیت کا
انکار کریگا وہ کافر ہوگا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ
بن عباس سے روایت کیا ہے کہ انزل
اللہ سکینتہ علیہ میں علیہ کی ضمیر ابوبکر
کی جانب راجع ہے۔

/

یہ چوتھی آیت، والذی جاء بالصدق
وصدق بہ اولئک ہم المتقون ہے
بزاز اور ابن عساکر سے روایت
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ اس آیت میں والذی جاء
بالصدق سے مراد محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں اور صدق بہ سے مراد ابوبکر
[illegible] ہیں

وکسیکہ تصدیق او کرد آں ابوبکر رضی اللہ عنہ ست

آیتِ خامسہ قولہ تعالیٰ ولمن خاف مقام ربہ جنتان روایت کرد ابن ابی حاتم ازابن شوذب بدرستیکہ ایں آیت نازل درشانِ ابی بکرست ۔

پانچویں آیت "ولمن خاف مقام ربہ جنتان ہے" ابن شوذب سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوی۔

آیتِ سادسہ قولہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر مروی است ازابن عباس رضی اللہ عنہما کہ فرمود بدرستیکہ ایں آیت نازل درشان ابی بکر است وعمر ومؤیّد اوست آنچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بدرستیکہ اللہ تعالیٰ امر کردمرا بایں کہ مشیر کنم ابوبکر وعمر را رضی اللہ عنہما۔

چھٹی آیت "وشاورہم فے الامر ہے"۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوبکر اور عمر کی شان میں نازل ہوی ہے۔ اسی کی تائید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو اپنا مشیر بناؤں۔

آیت سابعہ قولہ تعالیٰ فان اللّٰہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین الآیہ روایت کرد طبرانی ازابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم کہ گفتند بدرستیکہ ایں آیت نازل درشان ابی بکر وعمر است۔

ساتویں آیت۔ فان اللہ ہو مولاہ جبرئیل وصالح المومنین الآیہ حضرت عبداللہ ابن عمر وحضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ یہ آیت ابوبکر اور عمر کی شان میں نازل ہوی ہے۔

آیتِ ثامنہ قولہ تعالیٰ ھو الذی یصلی
علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات
الی النور۔ روایت کرد عبداللہ ابن حمید
از مجاہد ہر گاہ کہ نازل شد ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا
الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما گفت ابوبکر رضی اللہ عنہ
یارسول اللہ نازل نہ کرد حق سبحانہ
وتعالیٰ بر تو بہتری مگر آنکہ شریک شدیم
ما دراں پس نازل شد ہو الذی یصلی
علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور

آیت تاسعہ قولہ تعالیٰ ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا
ووضعتہ کرھا وحملہ وفصالہ
ثلثون شھرا حتیٰ اذا بلغ اشدہ
وبلغ اربعین سنتہ قال رب اوزعنی
ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی

آٹھویں آیت ہو الذی یصل علیکم وملائکتہ
لیخرجکم من الظلمات الی النور۔ حضرت عبداللہ
ابن حمید نے حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ
جب آیت کریمہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ
نے جو بہتری بھی آپ پر نازل کی اس میں ہمیں
بھی شریک کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔
ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم
من الظلمات الی النور۔

نویں آیت ووصینا الانسان بوالدیہ
احسانا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا
وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا حتیٰ
اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنتہ
قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک
التی انعمت علی وعلی والدی و
ان اعمل صالحا ترضاہ

والدی وان اعمل صالحا ترضاہ و اصلح لی فی ذریتی الی تبت الیك و انی من المسلمین اولئك الذین نتقبل عنهم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سیاتهم وعد الصدق الذی کانوا یوعدون روایت کرد ابن عساکر از ابن عباس رضی اللہ عنهما بدرستیکہ این آیت بتمام آن نازل درشان ابی بکراست۔

آیت عاشرہ قولہ تعالیٰ ونزعنا ما فے صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین مروی ہست از علی ابن الحسین رضی اللہ عنهما کہ این آیت نازل درشان ابی بکر و عمر و علی ہست رضی اللہ عنهم

آیت حادی عشر قولہ تعالیٰ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعہ ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین والمہاجرین فے سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم و اللہ غفور رحیم۔ روایت می کند بخاری

و اصلح لی فی ذریتی الیٰ تبت الیک وانی من المسلمین اولئک الذین نتقبل عنهم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سیآتہم وعد الصدق الذی کانوا یوعدون۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ پوری آیت حضرت ابوبکر رض کی شان میں نازل ہوی ہے۔

دسویں آیت ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علیٰ سرر متقابلین ہے۔
حضرت علی ابن الحسین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رض حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں نازل ہوی۔

گیارہویں آیت ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعہ ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین والمہاجرین فے سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم۔
امام بخاری نے حضرت عائشہ

وغیرہ از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ گفت این آیت نازل در شان ابی بکر شد ہرگاہ کہ سوگند خورد کہ نفقہ بمسطح نکند برائے بودن او از جملہ آں گروہ کہ نسبت عائشہ رضی اللہ عنہا بافک کردہ بودند۔

رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر کی شان میں اس وقت نازل ہوئی کہ جب آپ نے حضرت مسطح کو نفقہ نہ دینے پر قسم کھائی تھی کیونکہ حضرت مسطح بھی انہی لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت رکھی تھی۔

آیت ثانی عشر قولہ تعالیٰ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین

روایت کرد ابن عساکر از ابن علینیہ کہ گفت عتاب کرد اللہ تعالیٰ جمیع مسلمین را مگر ابوبکر را تنہا پس بدرستیکہ او خارج شد ازاں معاتبہ پس بخواند الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ الآیہ۔

آیات واحادیث کہ در فضائل خلفاء راشدین درود یافتہ اکثر من

بارھویں آیت "الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین۔

ابن عساکر نے ابن علینیہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر عتاب کیا سوائے حضرت ابوبکر رض کے کہ آپ اُس معاتبہ سے خارج تھے۔

آیات واحادیث کہ جو خلفائے راشدین کے فضائل میں وارد ہوئیں وہ دائرۂ شمار سے باہر ہیں۔

بعض ان آیات پر کہ جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہوئی ہیں اکتفا کیا گیا ہے۔

باقی تفصیلات کو مطولات سے

انتہا محققی است بر بعض آیاتی کہ در
شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ورود
یافتہ آنچہ ذکر کردہ آمد باقی از مطولات
باید جست۔ والسلام

معلوم کرنا چاہیئے۔

والسلام

رقعہ ثامن عشر در احادیثی کہ در فضائل عمر رضی اللہ عنہ ورود یافتہ

خان مشفق میاں عبدالحی خان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام
مشہود میگرداند کہ امیر المؤمنین فاروق
رضی اللہ عنہ امام ثانی است از ائمہ
اربعہ و مکنی بابو حفص و ملقب بفاروق
در سنہ سادسہ از نبوت اسلام آوردہ
و عمر او دراں وقت بقول ذہبی
بیست و ہفت سالہ بود و بود او

اٹھارہواں مکتوب

ان احادیث میں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
فضائل میں وارد ہوئیں۔

خان مشفق میاں عبدالحی خان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ امیر المؤمنین
فاروق رضی اللہ عنہ ائمہ اربعہ میں سے
دوسرے امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابو حفص
اور لقب فاروق ہے۔

نبوت کے چھٹے سال مشرف باسلام
ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف
بقول ذہبی ستائیس سال تھی۔ آپ
اشراف قریش سے تھے۔ آپ کا اسلام
مکہ میں ظہور اسلام کا سبب ہوا۔

از اشراف قریش بود، اسلام او سبب ظہور اسلام بمکہ۔

روایت کردہ است ترمذی از ابن عمر و طبرانی، ابن مسعود و انس بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ای بارخدایا عزیز گرداں اسلام را باحب این دو مرد نزد تو بعمر ابن خطاب یا بابی جہل بن ہشام۔

روایت کردہ است حاکم از ابن عباس و طبرانی از ابی بکر و ثوبان بدرستیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اے بارخدایا عزیز گرداں اسلام بعمر ابن الخطاب خاصۃ۔

ومروی است از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ سوال کردہ شد ازیں کہ کدام کس نام داشت عمر را فاروق گفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ای خداوندا اسلام کو عزّت دے عمر ابن خطاب یا ابوجہل بن ہشام ان دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو۔

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خداوندا تو اسلام کو عزّت دے بالخصوص عمر ابن خطاب کے ذریعہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ حضرت عمر کا نام فاروق کس نے رکھا تو حضرت عائشہ نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

روایت کرد ابن ماجہ وحاکم از ابن عبّاس کہ گفت ہرگاہ کہ عمر اسلام آورد، نازل شد جبرئیل پس گفت یا محمد ہر آئنہ تہنیت کردند اہل آسماں باسلام عمر۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب عمر اسلام لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، عمر کے اسلام لانے سے تمام ملائکہ نے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی۔

ومروی است از بزاز وحاکم کہ عمر اسلام آورد، نازل کرد اللہ تعالیٰ یا ایّھا النّبی حسبك اللہ ومن اتبعك من المومنین۔

بزار اور حاکم سے روایت ہے کہ جب عمر اسلام لائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین۔

روایت کرد بخاری وغیرہ از ابن مسعود رضی اللہ عنہ، کہ گفت ہمیشہ ما عزیز بودیم ہرگاہ اسلام آورد عمر۔

بخاری نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ ہم ہمیشہ غالب اور برتر رہے۔ جب سے حضرت عمر اسلام لائے۔

روایت کرد ابن مسعود وحاکم از حذیفہ رضی اللہ عنہ، کہ گفت ہرگاہ کہ اسلام آورد عمر بود اسلام مثل رجل مقبل کہ زیادہ نمی شود

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے انہوں نے کہا جب عمر اسلام لائے تو اسلام کی مثال اس شخص کی طرح تھی جو [illegible] جنگ میں بڑھ کر حملہ کرنے والا ہو

مگر از روی قوت پس ہرگاہ کہ قتل
کردہ شد شد اسلام مثل رجل مدبر
کہ زیادہ نمی شود مگر از روی بعد۔

کہ اسکی قوت اور شدت برابر بڑھتی جاتی ہے
لیکن جب حضرت عمرؓ شہید کردیئے گئے تو اسلام
کی مثال اُس شخص کی سی ہوگئی جو میدان
جنگ سے پیٹھ پھیرنے والا ہو کہ اس کا
بُعد اور دُوری برابر بڑھتی جاتی ہے۔

روایت کردہ اند شیخان از ابی
ہریرہؓ کہ گفت گفت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم درین اثنا کہ من خفتہ ام دیدم
خود را در بہشت پس ناگاہ زنی وضو می
کند بجانب قصر گفتم کراست این قصر
گفتند مر عمر ابن خطاب را پس یاد کردم
غیرت ترا پس روی تافتم از انجا پس
گریست عمرؓ و گفت بر تو غیرت برم
یا رسول اللہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ میں نے خواب کی حالت میں دیکھا، کہ
میں جنت میں ہوں اور ایک عورت محل کی
جانب وضو کررہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ
محل کس کا ہے۔ اہل جنت نے کہا کہ یہ محل
عمر ابن الخطاب کا ہے۔
پس میں نے تمہاری غیرت کا خیال کیا
اور اپنا رُخ محل کیطرف سے پھیر لیا۔ یہ سنکر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا
کہ کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

روایت کرد احمد و شیخان و
ترمذی ونسائی از ابی سعید خدریؓ
کہ گفت شنیدم از رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

علیہ وسلم کہ می گفت دریں اثنا کہ خفتہ ام دیدم کہ مرداں بر من عرض کردہ شدند و بریشاں قمیصہا است، پس ازاں قمیصہا بعضی تا پستاں بود و بعضی مادون آں و عرض کردہ شد بر من عمر و بہ و قمیصی است کہ می کشید آنرا گفتند چہ تاویل کردی آنرا یا رسول اللہ فرمود دین۔

کہ میں نے خواب کی حالت میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیئے گئے ان کے جسموں پر قمیص تھیں، ان میں سے بعض قمیصیں پستان تک تھیں اور بعض اس سے بھی کم اور حضرت عمر پیش کیئے گئے تو ان پر ایسی قمیص تھی جو زمین تک دراز تھی، لوگوں نے اس خواب کی تاویل پوچھی تو آپ نے فرمایا اس سے مراد دین ہے۔

روایت کردہ اند شیخان از سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہ گفت گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے فرزند خطاب قسم آں خدا است کہ جان من در دست اوست ملاقات نکند ترا شیطان درحالیکہ روندہ ست در راہی ہرگز مگر آنکہ رود راہی غیر راہ تو۔۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے فرزند خطاب قسم ہے اس خدائے ذوالجلال کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر شیطان کسی راستے سے گذر رہا ہے اور تم بھی اس راستے سے جا رہے ہو تو مٹ بھیڑ ہونے سے پہلے ہی شیطان اس راستے کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چل دیگا۔

روایت کرد احمد و بخاری از ابی ہریرہ
و احمد و مسلم و ترمذی و نسائی از عائشہ
رضی اللہ عنہا بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود ہر آئنہ بتحقیق بودند در
ایام گذشتہ پیش از شما از امم مردمانی
کہ محدث بودند پس اگر باشد در امت
من یکی از ایشان پس بدرستیکہ آن عمر ست

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانۂ گذشتہ میں
پچھلی امتوں میں کچھ لوگ محدث تھے
پس اگر میری امت میں بھی کوئی ایک
ہو سکتا ہے تو وہ حضرت عمر ہیں۔

روایت کرد احمد و ترمذی از ابن
عمر و احمد و ابو داؤد و حاکم از ابی دردا
و ابو یعلی و حاکم از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
و طبرانی از بلال و از معاویہ بدرستیکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ
اللہ تعالیٰ گردانیدہ است حق را بر زبان
عمر و بر دل او۔

حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت ابو دردا
حضرت ابو ہریرہ حضرت بلال اور
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
تعالےٰ نے حق کو حضرت عمر کے دل
اور زبان پر دائر کر دیا ہے۔

روایت کرد احمد و حاکم و حکم بصحت
آن کردہ از عقبہ بن عامر و طبرانی از
ابن مالک بدرستیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

عقبہ ابن عامر اور ابن مالک سے
روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر میرے بعد [illegible]

وسلم فرمود اگر باشد بعد من پیغمبری ہر آئنہ باشد عمر ابن الخطاب۔

تو حضرت عمر ہوتے۔

روایت کرد ترمذی از عائشہ رضی اللہ عنہا بدرستیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ من ہر آئنہ می رفتیم بجانب شیاطین جن وانس بتحقیق گریختند از عمر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شیاطین جن وانس کیطرف جا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ شیاطین حضرت عمر کو دیکھ کر بھاگ رہے تھے۔

روایت کرد ابن ماجہ وحاکم از ابی ذر کہ گفت شنیدم از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ می گفت بدرستیکہ اللہ تعالیٰ نہادہ است حق را بزبان عمر واومی گوید ازاں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھا ہے۔ جس سے وہ تکلّم کرتے ہیں۔

روایت کرد ہست ابن منیع در مسند خود از علی رضی اللہ عنہ کہ گفت بودیم ما اصحاب محمد کہ شک نمیکردیم بدرستیکہ سکینہ بنطق میکند بر زبان عمر

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ ہم لوگ یعنی اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس بارے میں شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر بوقت تکلم سکون و وقار کی کیفیت نمایاں تھی۔

روایت کرد بزاز از ابن عمرو ابن عساکر از ابی ہریرہ و صعب ابن ہشام رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود عمر چراغ اہل جنّت است۔

حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت ابوہریرہ اور صعب ابن ہشام رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ اہل جنّت کے چراغ ہیں۔

روایت کرد طبرانی در اوسط و حکیم در نوادر اصول و حیا از ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ گفت آمد جبرئیل بجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و گفت بگو عمر را سلام و خبر دہ او را بدرستیکہ غضب او نہی است و رضائے او حکم است۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہا کہ عمر کو میرا سلام کہئے اور ان کو خبر دیجئے کہ جس چیز میں ان کی ناراضی ہے وہی اللہ کی نہی ہے، اور جس چیز میں انکی رضامندی ہے وہی اللہ کا حکم ہے۔

روایت کرد ابن عساکر از عائشہ رضی اللہ عنہا بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ شیطان می گریزد از عمر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان عمرؓ سے بھاگتا ہے۔

روایت کرد احمد و ترمذی و ابن حبان در صحیح او از طریق بریدہ یا ابن

ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے کہ اے عمرؓ، شیطان تم سے بھاگتا ہے۔

طریق بدرستیکہ شیطان ہر آئنہ می گریزد از تو یا عمر۔

روایت کرد طبرانی در اوسط از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ گفت گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ اللہ تعالیٰ مباہات می کند با اہل عرفہ عامہ و مباہات میکند بعمر خاصہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ تمام اہل عرفہ پر بالعموم فخر و ناز کرتا ہے۔ لیکن حضرت عمر پہ خصوصیت سے ناز کرتا ہے۔

روایت کرد طبرانی و دیلمی از فضل ابن العباس رضی اللہ عنہ کہ گفت گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق بعد من با عمر است ہر جا کہ باشد۔

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق میرے بعد عمر کے ساتھ ہے۔ خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔

روایت کرد طبرانی در افراد از طریق سدلہ از حفصہ رضی اللہ عنہا کہ گفت گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ شیطان ملاقات نکرد عمر را از آنوقت کہ اسلام آورد مگر آنکہ بیفتاد

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمر جب سے اسلام لائے ہیں اس وقت سے جب بھی شیطان عمر کے قریب آیا تو اوندھے منہ زمین پہ گر پڑا۔

بر روی خود۔

روایت کرد طبرانی از ابی ابن کعب
کہ گفت گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم گفت مرا جبرئیل ہر آئنہ خواہد گریست
اسلام بر موت عمر۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ اسلام عمر کی موت پر گریہ
کرے گا۔

روایت کرد ابوداؤد از عمر رضی
اللہ عنہ بدرستیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اورا گفت فراموش مکن مارا اے
برادر از دعائے خود۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اے بھائی
ہمیں اپنی دعا سے فراموش نہ کرنا۔

روایت کرد احمد و ابن ماجہ از
عمر رضی اللہ عنہ ایضاً بدرستیکہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اورا گفت ای برادر شریک کن
مارا در صالح دعائے خود و فراموش مکن مارا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اے بھائی
تم اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کرنا
اور ہمیں فراموش نہ کرنا۔

روایت کرد بخاری از ابن عباس
رضی اللہ عنہما بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدق

علیہ وسلم گفت صدق بعد من با عمر ست ہر جا کہ باشد۔

میرے بعد عمر کے ساتھ ہے خواہ وہ کہیں ہوں۔

روایت کرد طبرانی و ابن عدی از ابن عباس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گفت عمر با منست و من با عمر و حق بعد من با عمر است ہر جا کہ باشد۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر میرے ساتھ ہیں اور میں عمر کے ساتھ ہوں اور حق میرے بعد عمر کے ساتھ ہے۔ جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔

روایت کرد ترمذی و حاکم از ابی بکر رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود طلوع نکرد شمس بر بہتری از عمر۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب طلوع نہ ہوا۔

روایت کرد ابن سعد از ایوب بن موسیٰ مرسلاً کہ گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ اللہ تعالے گردانیدہ است حق را بر زبان عمر و دل او و او فاروق است تفریق کردہ

حضرت ایوب بن موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کے دل اور زبان پر دائر کر دیا ہے۔ عمر فاروق ہیں کہ ان کے ذریعہ حق تعالے نے حق و باطل کے درمیان تفریق کر دیا ہے۔

است اللہ تعالیٰ بدو درمیان حق و باطل۔

و مروی است از ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ گفت شنیدم از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ می گفت اندریں اثنا کہ من خفتہ بودم، پس تر دادہ شدم بقدح شیر پس خوردم تا آنکہ بدرستیکہ دیدم خنکی او را کہ بر آمد از اظفار من پس تر دادم پس خوردہ خود را بعمر ابن الخطاب گفتند پس چہ تاویل کردی آنرا یا رسول اللہ گفت علم۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک پیالہ دودھ دیا گیا۔ میں نے خوب سیر ہوکر نوش کیا۔ یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک ناخنوں سے ظاہر ہوتے ہوئے میں نے محسوس کیا۔ اسکے بعد اپنا باقی ماندہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیا۔ لوگوں نے اس کی تاویل پوچھی آپ نے فرمایا "علم"۔

روایت کرد ترمذی از ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کہ گفت بر آمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم در بعض غزوات خود۔ پس ہرگاہ کہ مراجعت فرمود۔ آمد کنیزکے سیاہ رنگ پس گفت یا رسول اللہ بدرستیکہ من نذر کردہ ام کہ اگر باز آرد ترا حق تعالیٰ

حضرت ابی بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس ہوے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ کی خدمت میں آکر کہنے لگی۔ یا رسول اللہ میں نے نذر مانا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دَف

بجیر و خوبی دف بزنم پیش تو و سرود
بگویم۔ پس فرمود او را رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اگر نذر کردۂ بزن والا مزن۔
پس شروع کرد آں کنیزک دف زدن را۔
پس داخل شد ابوبکر و او دف می زند۔
پس تر داخل شد علی و او دف میزند۔
پس تر داخل شد عثمان و او دف می
زند پس تر داخل شد عمر پس بینداخت
دف را زیر خود۔ پس تر نشست بر و۔
پس گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدرستیکہ شیطان ہر آئنہ می ترسد از تو یا عمر
بدرستیکہ من بودم نشستہ و او دف می زند
پس داخل شد ابوبکر و او دف میزند پس تر
داخل شد علی و او دف می زند پس تر
داخل شد عثمان و او می زند پس ہر گاہ
کہ داخل شدی تو یا عمر بینداخت دف
را مہابتاً باوجود ایں فضائل

بجاؤنگی اور گانا گاؤں گی۔ حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ اگر تم نے نذر مانا ہے تو گا
بجالو، ورنہ رہنے دو۔ اس لونڈی نے
دف بجانا شروع کیا۔

پس ابوبکر آئے اور وہ دف
بجاتی رہی، پھر علی آئے اور وہ دف
بجاتی رہی۔ پھر عثمان آئے اور وہ اسی
طرح دف بجانے میں مشغول رہی پھر
عمر آئے تو وہ جھٹ سے دف کو
نیچے ڈال کر اس پر بیٹھ گئی پس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر
شیطان تم سے خوف کرتا ہے۔ میں
بیٹھا ہوا تھا اور وہ دف بجا رہی تھی۔
پھر ابوبکر آئے اور وہ دف بجاتی
رہی پھر علی اور عثمان یکے بعد دیگرے
آئے اور وہ حسب معمول دف بجانے
میں لگی رہی لیکن جب تم آئے، تو
اس نے خوف سے دف نیچے ڈال
دیا۔

ان تمام فضائل و محاسن کے باوجود

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ افسوس می کرد کہ کاش کہ موئی می بودم از سینہ ابوبکر صدیق الحاصل فضائل صدیق را حدی و نہایتی نیست والسلام۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ افسوس کرتے تھے اور تمنا کرتے تھے کہ کاش میں ابوبکر صدیق کے سینہ کا ایک بال ہوتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت صدیق کے فضائل و مناقب کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔ والسلام

رقعہ تاسع عشر ایضاً فی فضائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محب درویشان مقبول زمرۂ صفا کیشان محمد صادق سلمہ اللہ تعالیٰ بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود می گرداند کہ روایت کردہ ست ابن عساکر از صدیق رضی اللہ عنہ کہ گفت نیست بر پشت زمین دوست تر نزد من از عمر

روایت کرد ابن سعد از وکہ چوں پرسیدہ شد در مرض موت خود کہ چہ خواہی گفت پروردگار خود را و تحقیق والی کردہ عمر را گفت خواہم گفت اورا والی کردم بر ایشان بہترین ایشان را۔

انیسواں مکتوب

بھی حضرت عمرؓ کے فضائل میں ہے۔

محب مخلص محمد صادق سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روئے زمین پر حضرت عمرؓ سے زیادہ کوئی مجھے دوست و عزیز نہیں ہے۔

ابن سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے آپ کے مرض وفات میں پوچھا گیا کہ حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کے متعلق آپ اپنے پروردگار سے کیا کہینگے تو حضرت صدیق نے جواب دیا کہ میں کہونگا کہ لوگوں میں سے بہتر کو میں نے خلیفہ بنایا ہے۔

روایت کرده است طبرانی از علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ بودیم کہ بر ملا می گفتیم کہ سکینہ نطق میکند بر زبان عمر۔

طبرانی نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم برملا کہتے تھے کہ بوقت تکلم حضرت عمرؓ کی زبان سکینت و وقار کا منظہر ہوتی تھی۔

روایت کرد ابن سعد از ابن عمر رضی اللہ عنہم کہ گفت ندیدم من کسے را بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم از اں وقتی کہ قبض کردہ شد بزرگ تر از عمر۔

ابن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے حضرت عمر سے زیادہ کسی کو بزرگ نہیں دیکھا۔

روایت کرد طبرانی وحاکم از ابن مسعود کہ گفت اگر بدرستیکہ علم عمر وضع کردہ شود در یک کفۂ ترازو و وضع کردہ شود علم زندگان زمین در یک کفہ ہر آئنہ گراں آید علم عمر بر علم ایشاں و ہر آئنہ تحقیق بودند میدانستند بدرستیکہ عمر رفت با نہ اعشار از علم۔

طبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور دوسرے تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر کا علم سب کے علم پہ بھاری ہوگا۔ لوگوں کو اس بات کا یقین تھا کہ حضرت عمر کو علم کے دس حصوں میں سے نو حصہ ملا تھا۔

روایت کرد ابن مردویہ از مجاہد کہ گفت بود عمر کہ چوں دید رای را پس نازل می شد از آں قرآن۔

ابن مردویہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ حضرت عمر کا حال یہ تھا کہ جب وہ اپنی کوئی رائے پیش کرتے تو اُسی کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔

روایت کرد ابن عساکر از ابن عمر رضی
اللہ عنہما مرفوعاً کہ گفت نہ گفتند مردم در
خبرے کہ گفت عمر در و مگر آنکہ آمد قرآن
بمثل چیزے کہ گوید عمر۔

روایت کرد شیخان از عمر رضی اللہ
عنہ کہ گفت موافقت کردم بپروردگار
خود را در سہ چیز گفتم یا رسول اللہ اگر
بگیریم از مقام ابراہیم مصلیٰ پس نازل
شد واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ
پس گفتم یا رسول اللہ داخل می شود بر نساً
تو بر و فاجر پس اگر امر کنی ایشاں را محتجب
خواہند شد۔ پس نازل شد آیت حجاب
و جمع شدند زنان نبی صلی اللہ علیہ وسلم
در غیرت پس گفتم نزدیکست کہ پروردگار
او اگر گوید کہ طلاق دہد شمارا باین کہ
بدل کند برائے او زنان بہتر از شما
پس نازل شد ہمچنیں و در ای این نیز

ابن عساکر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب کسی معاملہ میں
لوگوں کی کچھ رائے ہوتی اور حضرت عمر رضی
کی رائے دوسری ہوتی تو قرآن حضرت عمر
کی رائے کے مطابق نازل ہوتا۔

بخاری و مسلم نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا آپ نے کہا کہ میں نے اپنے پروردگار
سے تین چیزوں میں موافقت کی پہلی بات یہ تھی
کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم
کو مصلےٰ بنا لیتے تو اچھا ہوتا۔ پس آیت
نازل ہوی واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلےٰ۔ دوسری بات یہ تھی کہ میں نے کہا
یا رسول اللہ آپ کی ازواج مطہرات کے سامنے
نیکوکار اور بدکار ہر طرح کے لوگ آتے ہیں
پس اگر آپ انہیں پردہ کا حکم دیدیں تو بہتر
ہو۔ پس آیت حجاب نازل ہوی۔ تیسری بات
یہ تھی کہ ایکمرتبہ ازواج مطہرات نے اپنی تنگی و
عسرت کی شکایت کی اور کچھ مطالبات کئے۔
جنکی تعمیل حضور علیہ السلام سے نہ ہو سکی اور آپ
کچھ مغموم ہوے تو حضرت عمر نے اس موقع پر کہا
کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے کہیگا کہ آپ

عمر را رضی اللہ عنہ چند مطابقات آیات است۔ اول در اساری بدر کہ مشورت بقتل ایشاں داد پس نازل کرد اللہ تعالیٰ لولا کتاب من اللہ سبق الآیہ

ثانی در تحریم خمر روایت کردہ اند اصحاب سنن و حاکم بدرستیکہ عمر رضی اللہ عنہ گفت ای بار خدایا بیان کن برائے ما در شراب بیانی شافی پس نازل کرد اللہ تعالےٰ تحریم آنرا۔ ثالث روایت کرد ابن ابی حاتم در تفسیر آیت فتبارک اللہ احسن الخالقین کہ گفت عمر موافقت کردم پروردگار خود را در چہار چیز نازل شد ایں آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین پس ہر گاہ کہ نازل شد گفتم من فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

رابع آنچہ روایت است در صحیح از عمر رضی اللہ عنہ کہ ہر گاہ مرد عبد اللہ ابن

اپنی ازواج کو طلاق دیدیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے بہتر ازواج آپ کو عطا کرے گا چنانچہ اسی کے مطابق آیت نازل ہوی۔ اس کے علاوہ بھی چند امور ہیں جہاں حضرت عمرؓ کی رائے اور آیاتِ قرآنی میں مطابقت ہوئی ہے۔

پہلا واقعہ بدر کے قیدیوں کا ہے جسمیں حضرت عمرؓ نے ان کے قتل کا مشورہ دیا تھا پس اللہ نے اسی کے مطابق آیت نازل کی۔ دوسرا واقعہ تحریم خمر کا ہے۔ اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا کہ، حضرت عمرؓ نے کہا ایخداوندا تو شراب کے بارے میں کافی وشافی بیان عنایت فرما۔ پس اللہ نے اسکی حرمت کی آیت نازل فرمائی۔ تیسرا واقعہ یہ ہے ابن ابی حاتم نے آیت کریمہ فتبارک اللہ احسن الخالقین کی تفسیر میں روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے چار باتوں میں موافقت کی۔ جب آیت کریمہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین نازل ہوی تو میں نے فتبارک اللہ احسن الخالقین کہا، پس یہی آیت بعد میں نازل ہوی۔

چوتھا واقعہ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ

ابی خوانده شد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم برائے نماز بر وے پس برخاست
بجانب او پس برخاستم تا آنکہ
ایستادم در پیش سینۂ او پس گفتم یا
رسول اللہ بزرگ ترین دشمنان تو ابن
ابی ہست و او گوینده روزی چناں و
چناں پس قسم خداست کہ نبود مگر
اندک وقت تا آنکہ نازل شد و لا
تصل علے احد منہم مات ابدا۔
خامس قصہ استغفار۔ روایت کرد
طبرانی از ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ
گفت ہر گاہ بسیار کرد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم از استغفار برائے قوم
منافقین گفت عمر برابر ست بر ایشاں
پس نازل کرد اللہ تعالیٰ سواء علیہم
استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم الآیہ
سادس قصہ استشار ست در خروج

ابن ابی منافق مرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو اسپر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا۔
پس آپ روانہ ہوے اور میں بھی آپ کے
ساتھ چلا اور آپکے سینۂ اقدس کے بالمقابل
کھڑا ہو کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ!
آپ کا سب سے بڑا دشمن ابن ابی ہے۔ اس
نے آپ کو ایسا ایسا کہا ہے۔ پس خدا کی
قسم تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ آیت
مذکورہ لا تصل علے احد منہم
مات ابدا نازل ہوی۔

پانچواں استغفار کا واقعہ ہے طبرانی
نے حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت
کیا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے قوم منافقین کے لئے کثرت سے استغفار
کرنا شروع کیا تو حضرت عمر نے کہا کہ آپ
استغفار کریں یا نہ کریں دونوں برابر ہے
پس اسی کے مطابق آیت سواء علیہم
استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم
نازل ہوی۔

چھٹواں قصہ واقعہ غزوۂ بدر کی

بجانب بدر و آں اینچنین ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشورت خواست از اصحاب خود در خروج بجانب بدر پس اشارت کرد عمر بخروج پس نازل شد قولہ تعالیٰ کما اخرجك ربك من بیتك بالحق وان فریقا من المومنین لکارھون الآیہ۔

کی جانب نکلنے میں مشورہ کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے خروج کے متعلق مشورہ کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکلنے ہی کا مشورہ دیا تھا۔ پس اسی کے مطابق آیت مذکورہ: کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المومنین لکارہون نازل ہوی۔

سابع استشارہ در قصہ افک و آں اینچنین ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طلب مشورت کرد از اصحاب خود در قصہ افک گفت عمر کدام کس تزویج کردہ بتو ایشاں را یا رسول اللہ فرمود اللہ تعالیٰ گفت آیا تو گمان میکنی بدرستیکہ پروردگار تو تدلیس کند بر تو در ایشاں سبحانك ھذا بھتان عظیم

ساتواں واقعہ، قصہ افک میں مشورہ طلب کرنے کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ افک میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا تھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ ازواج مطہرات کو آپکے حبالہ نکاح میں کس نے دیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے، تو حضرت عمر نے کہا کہ کیا آپ کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ازواج کے بارے میں آپ سے دھوکہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام عیب سے پاک ہے۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ اسی طرح نازل ہوی۔

پس نازل شد ہمچنیں تا من آنچہ
روایت کردہ ست آنرا ابن جریر
وغیر او از طرق عدیدہ بدرستیکہ یہودئے
ملاقات کرد عمر را پس گفت بدرستیکہ
جبرئیل کہ ذکر میکند صاحب شما دشمن ما
را پس گفت عمر من کان عدو اللہ و
ملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال
فان اللہ عدو للکافرین۔ پس نازل
شد بر لسان عمر۔ تاسع روایت کرد
ابن ابی حاتم و ابن مردویہ از ابی اسود
کہ گفت دو شخص بمخاصمت پیش نبی
صلے اللہ علیہ وسلم آمدند پس حکم کرد برو
رد کن مارا بجانب عمر ابن خطاب پس
آمدند بجانب او، پس گفت آں شخص
حکم کرد برائے من رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بریں پس گفت رد کن مارا
بجانب عمر آیا ہمچنیں گفت آری۔

آٹھواں واقعہ وہ ہے جو ابن جریر
وغیرہ نے متعدد طرق سے روایت کیا
کہ ایک یہودی نے حضرت عمر سے ملاقات
کیا اور کہا کہ جبرئیل جن کا ذکر آپ کے صاحب
کیا کرتے ہیں وہ تو ہمارے دشمن ہیں۔
پس حضرت عمر نے فرمایا
من کان عدو اللہ وملئکتہ
ورسلہ وجبرئیل ومیکال فان
اللہ عدو للکافرین۔
پس اسی طرح آیت نازل ہوی
نواں واقعہ جیسا کہ ابن ابی حاتم نے
ابو اسود سے روایت کیا کہ دو شخص
کسی معاملہ میں جھگڑتے ہوے نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔
آپ نے ان کے درمیان فیصلہ کردیا۔ پس جس
شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا
کہ حضرت عمر کے پاس چل کر فیصلہ کرینگے،
پس دونوں حضرت عمر کے پاس آئے
اور جسکے موافق فیصلہ بارگاہ رسالت سے ہوا
تھا اس نے صورت حال مفصل حضرت عمر سے
بیان کردیا۔ حضرت عمر نے جب اطمینان

پس گفت عمر بر مکان خود باشید تا آنکہ
آیم شما را پس بیرون آمد بجانب ایشان
با سیف خود پس بزد آن را کہ گفت
رو کن ما را بجانب عمر پس قتل کرد
آنرا بگردید آن دیگر و گفت یا رسول
اللہ بکشت عمر واللہ صاحب مرا پس
گفت نبودم من گمان کنندہ باین کہ
دلیری کند عمر بر قتل مومن پس نازل
کرد اللہ تعالیٰ ولا وربك لا یومنون
حتیٰ یحکموك فیما شجر بینھم
ثم لا یجدون فی انفسھم حرجاً
مما قضیت ویسلموا تسلیما۔
پس ہدر شد خون مرد و بری شد
عمر از قتل او و بعضی غیر این نیز ہست
از مطولات طلب باید کرد

والسلام

کر لیا کہ بارگاہ رسالت سے فیصلہ کرانے کے
بعد میرے پاس آئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا
ٹھہرو، اور آپ تلوار لے کر گھر سے آئے، اور
اس شخص کو جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے
فیصلہ پر راضی نہیں ہوا تھا اُسے قتل کر دیا۔
دوسرا شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں واپس آیا اور کہا یا رسول اللہ! عمر نے
میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔ حضور صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے گمان نہ تھا
کہ عمر، مومن کے قتل پہ اسطرح جرأت و
دلیری کرینگے پس حضرت عمر کے عمل کی تصدیق
وتصویب میں آیت کریمہ فلا وربک الخ نازل
ہوی۔ پس اس مقتول کے خون کی دیت یا
تاوان سے عمر بری ہو گئے۔
اس کے علاوہ اور بھی بعض واقعات
ہیں، جن کو مطولات میں دیکھنا چاہیئے۔

والسلام

رقعہ عشرون در فضائل امیر المومنین، عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محبّ درویشاں مقبول زمرہ
صفا کیشاں شیخ حبیب اللہ سلمہ اللہ۔

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود
میگرداند کہ امیر المومنین عثمان ابن عفّان
رضی اللہ عنہ امام ثالث است و کنیت او
ابو عبد اللہ و لقب وی ذی النّورین،
علماء را اتفاق است کہ ہیچ یکی از مردم
غیر عثمان نبود کہ دو دختر نبی صلے اللہ علیہ
وسلم در نکاح آوردہ و لہذا موسوم بذی
النورین شد پس او از سابقین اوّلین است
و اوّل مہاجرین و احد عشرہ مبشرہ و احد
ستہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم از ایشاں
راضی رفت و احد صحابہ کہ جمع قرآن نمودند
مروی است از ابن اسحاق کہ گفتہ بود

بیسواں مکتوب

امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ
کے فضائل ومناقب ہیں،

محب صادق حبیب اللہ سلمہ اللہ۔

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ امیر المومنین
عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تیسرے امام
ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور آپ کا
لقب ذوالنورین ہے۔ علماء کا اتفاق ہے
کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور
کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے نکاح میں
پیغمبر کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ اسی
لئے آپ کا لقب ذی النورین ہوا۔ حضرت
عثمان سابق اولین سے ہیں۔

آپ سب سے پہلے مہاجر ہیں۔
عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور اُن
چھ اصحاب میں سے ایک ہیں جن سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوکر دنیا
سے تشریف لے گئے اور اُن صحابہ میں
سے ایک ہیں جنہوں نے قرآن جمع کیا۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ
حضرت عثمان، ابوبکر، علی اور زید

عثمان رضی اللہ عنہ اول ناس از
روئے اسلام بعد ابوبکر و علی و زید
ابن حارثہ و بود صاحب تمول مفرط
و خلیفہ گردانیدہ بود رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم او را در مدینہ در غزوہ ذات
الرقاع و بجانب غطفان۔

ابن حارثہ کے بعد اسلام لانے میں سب سے
پہلے شخص ہیں۔ آپ بہت صاحب تمول
و صاحب ثروت تھے۔

غزوہ ذات رقاع اور غطفان کے موقع
پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ
میں اپنا خلیفہ بنایا تھا۔

○ روایت کرد ابن عساکر از اسامہ ابن زید
رضی اللہ عنہ گفت فرستاد مرا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بجانب عثمان برائے کارے
پس داخل شدم پس ناگاہ رقیہ نشستہ بود
پس میدیدم یکبار بجانب روے رقیہ و یکبار
بجانب روی عثمان رضی اللہ عنہ پس ہر
گاہ کہ باز آمدم سوال کرد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم از من کہ داخل شدی بر ایشاں
پس گفتم آری گفت آیا دیدی زوجی احسن
از رقیہ گفتم نہ یا رسول اللہ۔

ابن عساکر نے حضرت اسامہ ابن زید
سے روایت کیا۔ حضرت اسامہ نے کہا
کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عثمان کے پاس کسی کام کے لئے
بھیجا۔ جب میں وہاں گیا تو حضرت رقیہؓ
بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں کبھی حضرت رقیہ کو
دیکھتا اور کبھی حضرت عثمان کو رضی اللہ
عنہما۔ جب میں واپس آیا تو مجھ سے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ
آیا حضرت عثمان کے پاس گئے تھے، میں
نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا
کہ رقیہ سے زیادہ حسین و جمیل تم نے کسی کی
زوجہ کو دیکھا ہے میں نے نفی میں جواب دیا
کہ یا رسول اللہ رقیہ سے حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

○ روایت کرد شیخان از عائشہ

رضی اللہ عنہا بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرد ثیاب خود را وقتیکہ داخل شد عثمانؓ وگفت آیا حیا نکنم از مردیکہ حیا می کنند ازو ملائکہ۔

بخاری ومسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جب حضرت عثمان حضور کے پاس آئے تو آپ نے کپڑوں سے جسم مبارک کو ڈھانپ لیا اور فرمایا کہ کیا میں اُس شخص سے شرم نہ کروں جس سے ملائکہ شرم کرتے ہیں۔

○ روایت کرد ابونعیم در حلیہ از ابن عمر رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت سخت ترین امت من از روی حیا عثمان ابن عفان است۔

ابونعیم نے حلیہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ حیادار حضرت عثمان ابن عفان ہیں۔

○ روایت کرد خطیب از ابن عباس رضی اللہ عنہما و ابن عساکر از عائشہ رضی اللہ عنہا بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ اللہ تعالی وحی فرستادہ بجانب من اینکہ تزویج کنم دو دختر خود را بہ عثمان۔

خطیب نے حضرت ابن عباس اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے پاس وحی بھیجی کہ میں اپنی دو صاحبزادیوں کو حضرت عثمان کے نکاح میں دیدوں۔

○ روایت کرد احمد ومسلم از عائشہ رضی اللہ عنہا بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گفت آیا حیا نکنم از مردی کہ حیا می کنند ازو ملائکہ۔

احمد اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں ایسے شخص سے حیا نہ کروں جس سے ملائکہ حیا کرتے ہیں۔

روایت کرد ابن عساکر از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گفت عثمان کثیر الحیا است حیا می کنند ازو ملائکہ۔

ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بہت حیا والے ہیں اُن سے ملائکہ بھی حیا کرتے ہیں۔

○ و روایت کرد ابونعیم از ابی امامہ رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفت بدرستیکہ سخت ترین امت من بعد نبی آں از روی حیا عثمان ابن عفان است۔

○ ابونعیم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ حیا والے عثمان ابن عفان ہیں۔

○ روایت کرد طبرانی از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ عثمان ہر آئنہ اول شخصے است کہ ہجرت کرد با اہل خود بجانب خدائے تعالیٰ بعد لوط۔

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے اہل کے ساتھ ہجرت کیا حضرت لوط علیہ السلام کے بعد۔

○ روایت کرد ابن عدی و ابن عساکر از ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ گفت گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیست مگر آنکہ تشبیہ میدہم عثمان را بہ پدر ما ابراہیم

ابن عدی و ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں عثمان کو اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دوں

علیہ السلام۔

○ روایت کرد طبرانی از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمود نزویج نداد م ام کلثوم را بعثمان مگر بوحی از آسمان۔

○ روایت کرد ابن ماجہ از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعثمان گفت یا عثمان این جبرئیل است خبر می دہد بدرستیکہ اللہ تعالیٰ تبزویج دادہ است ترا ام کلثوم بمہر رقیہ وبمثل صحبت آں۔

○ روایت کرد احمد وترمذی وحاکم از عائشہ رضی اللہ عنہا بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم گفت عثمان را بدرستیکہ اللہ تعالےٰ بپوشاند ترا خلعتے پس اگر ارادہ کنند منافقاں بخلع آں پس خلع مکن آنرا تا آنکہ ملاقات کنی مرا۔

تو بے جا نہیں ہے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ام کلثوم کو عثمان کے نکاح میں وحی آسمانی کی وجہ سے دیا۔

ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان، حضرت جبرئیل آئے ہیں، اور خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ام کلثوم کو تمہارے نکاح میں دیا ہے۔ رقیہ کے مہر اور انکی مصاحبت کے عوض میں۔

احمد ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خلعت خلافت عطا کرے گا۔ پس منافقین اگر اس کے اتارنے کا ارادہ کریں تو تم خود سے مت اُتارنا خواہ اس کے لئے اپنی جان جان آفریں کے

○ روایت کرد ابویعلی از جابر رضی اللہ عنہ، بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود عثمان ابن عفان ولی من است در دنیا و ولی من است در آخرت۔

○ روایت کرد ابن عساکر از جابر رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود عثمان در بہشت است۔

○ روایت کرد ابن عساکر از ابی ہریرہ رضؓ بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر نبی را خلیل است در امتِ او وبدرستیکہ خلیل من عثمان بن عفان است۔

○ روایت کرد ترمذی از طلحہ وابن ماجہ از ابی ہریرہ رضؓ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر آئنہ داخل شوند بشفاعت عثمان ابن عفان ہفتاد ہزار ہمہ آن مستوجب نار باشند در جنت بغیر حساب

○ روایت کرد طبرانی از زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ بدرستیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود

سپرد کرنا پڑے۔

ابویعلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان ابن عفان دنیا و آخرت میں میرے ولی ہیں۔

ابن عساکر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان جنتی ہیں۔

ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی خلیل رہا ہے اور میرے خلیل عثمان ابن عفان ہیں۔

ترمذی نے حضرت طلحہ سے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر ہزار آدمی جو دوزخ کے مستحق ہونگے وہ سب حضرت عثمان ابن عفان کی سفارش سے بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہونگے۔

طبرانی نے حضرت زید ابن ثابت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت لوط علیہ السلام

نبود درمیان عثمان ورقیہ و درمیان
لوط[4] از مہاجر۔

○ روایت کرد ترمذی از عبدالرحمن سلمی
رضی اللہ عنہ بدرستیکہ عثمان محاصرہ کردہ
شد پس برآمد بریشان وگفت سوگند
می دہم شمارا بخدا مگر اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم را آیا می دانید بدرستیکہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود، ہرکہ
تجہیز جیش عُسرت کند پس او را بہشت
است، پس تجہیز کردم آنرا آیا می دانید بدرستیکہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود، ہرکہ
بکند چاہ رومہ را پس او را جنت است،
پس بکندم آں را پس تصدیق او کردند
بچیزے کہ گفت۔

○ روایت کرد ترمذی و حاکم و تصحیح
آں نمودہ از عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ
عنہ کہ گفت آمد عثمان بجانب نبی صلے

اور عثمان ورقیہ کے درمیان کوئی
مہاجر نہیں ہے۔

ترمذی نے عبدالرحمن سلمی سے روایت
کیا کہ جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو
آپ لوگوں کے سامنے نکلے اور ان کو قسم دیکر پوچھا
کہ تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص جیش عُسرت کا سامان مہیا
کرے گا اس کے لئے جنت ہے، تو میں نے اس لشکر
کا سامان مہیا کیا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بئیر
رومہ کو مسلمانوں کے لئے وقف کریگا،
اس کے لئے جنت ہے تو میں نے اس
کو وقف کیا۔ پس لوگوں نے آپ کے
قول کی تصدیق کی۔

ترمذی و حاکم نے عبدالرحمن بن
سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جیش
عُسرت کی تیاری کے موقع پر حضرت عثمان

اللہ علیہ وسلم با ہزار دینار وقتیکہ جہاز جیش
عسرت کرد پس ریخت آنرا در کنار آں
حضرت پس می گردانید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آں دنانیر را می فرمود مضرت
نہ کند عثمان را چیزے کہ عمل کند بعد ایں روز۔

○ روایت کرد ترمذی از انس رضی اللہ
عنہ کہ گفت ہرگاہ کہ بود رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بہ بیعت رضوان بود عثمان
کہ فرستادہ بود آنحضرت اورا جانب مکہ
پس بیعت کرد با مردم پس گفت نبی صلے اللہ
علیہ وسلم بدرستیکہ عثمان در حاجت خدا و
حاجت رسولخدا است پس زد دست خود
را برائے عثمانؓ پس بود دست رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مر عثمان را خیر از دستہائے
ایشاں برائے نفسہائے خود۔

○ روایت کرد ترمذی از ابن عمرؓ کہ
گفت ذکر کرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فتنہ را پس گفت کشتہ شود ایں درد

ایکہزار دینار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں لائے اور اس کو حضور علیہ السلام
کی آغوش مبارک میں لاکر ڈال دیا۔ پس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دنانیر کو الٹ پھیر
کرتے تھے اور کہتے تھے آج سے عثمان جو بھی
عمل کریں گے ان کے لئے ضرر رساں نہیں ہوگا۔
اسی طرح آپ نے متعدد بار فرمایا۔

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا کہ بیعت رضوان کے موقع پہ حضورؐ
نے حضرت عثمان کو مکہ کی جانب بھیجا تھا اُس
وقت آپ نے تمام لوگوں سے بیعت لی اور فرمایا کہ
عثمانؓ اللہ اور اسکے رسول کے کام میں ہیں، اور
عثمان کے لئے آپ نے خود اپنے ہاتھوں
سے بیعت لی تو حضرت عثمان کی بیعت
کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ خود حضرت عثمان کے ہاتھوں سے
بہتر تھے۔

ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا تو حضرت

مظلوم مر عثمان را۔

○ روایت کرد حاکم از ابی ہریرہؓ کہ گفت خرید کرد عثمان بہشت را دو بار وقتیکہ بکند چاہ رومہ را و وقتیکہ تجہیز جیش عسرت کرد

○ مروی ست از ابی ہریرہؓ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود عثمان از شبیہ ترین اصحاب منست بمن از روئے خلق۔

○ روایت کرد طبرانی از عاصم ابن مالک رضی اللہ عنہ ہرگاہ کہ بمرد دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت عثمان فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزویج کنید عثماں را اگر مرا دختر سیوم می بود ہر آئنہ میدادم او را و ندادم او را دختران خود مگر بوحی از حق تعالےٰ

○ روایت کرد ابن عساکر از علی رضی اللہ عنہ گفت شنیدم از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ گفت با عثمان اگر بودے ترا چہل

عثمان کے متعلق فرمایا کہ یہ اس فتنہ میں مظلوم و مقتول ہوں گے۔

حاکم نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عثمان نے دو مرتبہ جنت کو خریدا، اول بیئر رومہ کے وقت، دوم جیش عسرت کی تیاری کے وقت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان اخلاق و عادات کے اعتبار سے تمام صحابہ میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔

طبرانی نے حضرت عاصم ابن مالک سے روایت کیا کہ جب حضور علیہ السلام کی صاحبزادی کا جو حضرت عثمان کی زوجیت میں تھیں انتقال ہوا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ عثمان کا نکاح کرو۔ اگر میری تیسری صاحبزادی ہوتی تو میں عثمان کے نکاح میں دے دیتا اور میں نے اپنی صاحبزادیاں عثمان کے نکاح میں دیں، انہیں حقتعالیٰ کی وحی اور مرضی شامل تھی۔

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، حضرت علی نے کہا کہ میں نے حضور صلعم کو حضرت عثمان سے یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ

دختر بتزوتج میدادم ترا یکی بعد یکی تا آنکه
باقی نمی ماند از ایشاں یکی۔ وقتل عثماں
رضی اللہ عنہ در سنہ خمس وثلثین بعد ایام
تشریق ونماز خواند بروز بیر ابن عوام یا جبیر
ابن مطعم ودفن کردہ شد متصل جنت البقیع
در حش کوکب وا اول شخصے است کہ دفن کردہ
شد درو، وقیل قتل کردہ شد ثامن ذی الحجہ
روز جمعہ وعمر مبارک او ہشتاد ودو سالہ
بود برخلافی کہ طول دارد۔

○ روایت کردہ است ابن عساکر از حذیفہ
رضی اللہ عنہ کہ گفت اول فتن قتل عثمان
است وآخر فتن خروج دجال وسوگند
باں خدائے کہ نفس من در قبضہ قدرت
اوست نبود شخصی و در دل وبقدر مثقال
حبہ است از حب قتل عثمان مگر آں کہ
متابعت کند دجال را اگر دریابد اورا و
اگر در نیابد اورا ایماں آرد بدو در
قبر خود۔

اگر بالفرض میری چالیس صاحبزادیاں ہوتیں، تو
میں ان سب کو یکی بعد دیگری تمہارے نکاح میں
دے دیتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی میرے
پاس باقی نہ رہتی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
شہادت ایام تشریق کے بعد ۳۵ھ میں ہوئی۔
آپ کی نماز جنازہ حضرت زبیر بن عوام یا حضرت
جبیر ابن مطعم نے پڑھائی اور جنت البقیع سے متصل
حش کوکب میں دفن کئے گئے اور آپ سب سے
پہلے شخص ہیں جو اس مقام میں دفن کئے گئے اور
ایک قول کے مطابق آپ جمعہ کے دن آٹھویں
ذی الحجہ کو شہید ہوئے، آپکی عمر مبارک باختلاف اقوال
بیاسی سال تھی۔

ابن عساکر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا کہ سب سے پہلے فتنہ حضرت عثمان رض کا
قتل ہے اور سب سے آخری فتنہ خروج دجال ہے۔
خدا کی قسم جس شخص کے دل میں ایک دانہ کے برابر
بھی حضرت عثمان کے قتل سے محبت ہوگی اور اسے
دجال کا زمانہ ملیگا تو ضرور دجال کی متابعت کریگا۔
اور اگر دجال کا زمانہ نہ پائے گا تو اپنی قبر
میں دجال پہ ایمان لائے گا۔

○ مروی ست از ابن عباسؓ اگر طلب نہ کردند مردم خون عثمان را ہر آئنہ زخمی کردہ می شدند بسنگہا از آسمان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر لوگ حضرت عثمان رضؓ کے خون کا قصاص طلب نہ کرتے تو ان پر آسمان سے سنگباری کی جاتی ۔

○ مروی ست از حسن رضی اللہ عنہ، کہ گفت قتل کردہ شد عثمان و علی غائب بود در زمین پس ہر گاہ کہ رسید بعد این خبر گفت ای بارِ خدایا بدرستیکہ من راضی نہ شدم بدان و میل نہ کردم بدان ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان شہید کئے گئے، تو حضرت علی اس وقت موجود نہیں تھے۔ جب آپ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اے خداوندا! نہ میں اس فعل پہ راضی تھا نہ اس کا خواہاں تھا۔

○ روایت کرد ابن عساکر از سمرہ کہ گفت بود اسلام در حصار محکم و بدرستیکہ ایشان رخنہ کردند در اسلام رخنہ کردنی بقتل ایشان عثمان را کہ بند کردہ نشود تا روز قیامت ۔

ابن عساکر نے حضرت سمرہ سے روایت کیا کہ اسلام ایک مضبوط قلعہ میں محفوظ تھا پھر لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر کے اسلام کی دیوار میں شگاف ڈال دیا جو قیامت تک بند نہ ہوگا۔

○ روایت کرد ابن عساکر از عبد الرحمن بن مہدی کہ گفت دو خصلت اند مر عثمان را کہ نیستند در ابی بکرؓ و نہ در عمر رضی اللہ عنہما صبر او بنفس خود تا آنکہ قتل کردہ شد و جمع او مردم را بر مصحف، فضائل امیر المومنین

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن مہدی سے روایت کیا کہ دو خصلت حضرت عثمان میں ایسی ہیں جو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر میں بھی نہیں تھیں۔ ایک آپ کا صبر ہے یہاں تک کہ آپ خود شہید ہو گئے دوسرا آپ کا تمام لوگوں کو ایک قرآن پہ جمع کر دینا ہے۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے

عثمان رضی اللہ عنہ از گفتن و نوشتن زیادہ ہست ۵

از دست و زبان کہ برآید
کز عہدہ شکرش بدر آید

والسلام

فضائل حد تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔

ہاتھ اور زبان سے کب ممکن ہے کہ
اس کے شکر سے عہدہ برآ ہوسکیں۔

والسلام

رقعہ حادی والعشرون

در فضائل امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ

محب درویشان مقبول زمرۂ صفا کیشان سعید ازلی حافظ محمد علی سلمہ اللہ تعالیٰ بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ امام چہارم ہست از ائمہ اربعہ و امام اول از ائمہ اہل بیت و کنیت بابی الحسن و ابو تراب اسلام آورد کہ او نہ سالہ و قیل ہشت سالہ بود۔

و مروی ہست از ابن عباس و انس

اکیسواں مکتوب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہے

محب صادق حافظ محمد علی سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح ہو کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ائمہ اربعہ میں چوتھے امام ہیں اور ائمہ اہل بیت میں پہلے امام ہیں۔

آپکی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ آپ نو ۹ سال کی عمر میں اور ایک قول کے مطابق آٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے۔

حضرت ابن عباس حضرت انس حضرت

وارقم وسلمان فارسی وجماعت دیگر بدرستیکہ
اول شخص در طفلاں اسلام آورد علی بود۔
○ نقل کرد ابویعلی از علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کہ گفت فرستادہ شد بر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم روز دوشنبہ ومن اسلام آوردم
روز سہ شنبہ۔
○ روایت کرد ابن سعد از حسن ابن زید
بن حسین کہ گفت علی رضی اللہ عنہ۔ من
عبادت بتان در صغر خود نکردم وبرائے
ہمیں گفتہ می شود در حق او کرم اللہ وجہہٗ
واو از عشرۂ مبشرہ است واو کسے ست
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برادر خود خواند
در وقت مواخات وتزویج کرد اورا
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ سیدۂ نساء عالمین
بود واو احد سابقین ست باسلام
واحد علمای ربانئین ست وشجعان
مشہورین واحد زہاد وخطبأ معروفین

ارقم حضرت سلمان فارسی اور دیگر صحابہ کرام
سے مروی ہے کہ بچوں میں سب سے
پہلے حضرت علی اسلام لائے۔
ابویعلی سے منقول ہے کہ حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی دوشنبہ کے دن نازل
ہوی اور میں سہ شنبہ کے دن مشرف باسلام ہوا۔
ابن سعد نے حضرت حسن ابن زید
ابن حسین سے روایت کیا کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صغر سنی
میں بھی بتوں کی پرستش نہیں کی۔ اسی وجہ
سے آپ کو کرم اللہ وجہہٗ کہا جاتا ہے۔
آپ عشرۂ مبشرہ سے ہیں۔ آپ کو
عقد مواخات کے وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بھائی کہا۔
اور آپ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی
اللہ عنہا کا کہ جو سیدۃ النساء ہیں نکاح کیا۔
آپ سابقین اولین میں سے ہیں علماء
ربانیین میں سے ہیں۔ آپ مشہور بہادروں
میں ہیں۔ آپ زہد وتقویٰ اور تقریر و

واحد آنانکہ جمع کردند قرآن را و عرض
کرد بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عرض
کردند بر وا ابوالاسود الدؤلی و ابوعبدالرحمن
السلمی و عبدالرحمن ابن ابی لیلی و ہرگاہ کہ ہجرت
کرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بجانب مدینہ امر
کرد او را باین کہ اقامت کند بعد او در
مکہ چند روز و ادا کند از جانب او امانتہا
و ودائع کہ داشتہ بودند نزد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پس تر لاحق شو از من
در مدینہ و حاضر شد با آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم در ہمہ جنگہا بجز تبوک پس بدرستیکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم او را خلیفہ کردہ
بود در مدینہ و فرمود در حق او کہ تو از
من بمنزلہ ہارون ہستی از موسیٰ و او را در
جمیع مشاہد آثار مشہودہ ہست درسید او
را روز احد شانزدہ ضرب و داد او را
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم در ہ واضح

خطابت دونوں میں مشہور و معروف ہیں۔ جامعین
قرآن میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ نے حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن سنایا اور بارگاہ رسالت
سے تصحیح و تصدیق حاصل کی اور آپ کو ابوالاسود
الدولی، ابوعبدالرحمن سلمی، عبدالرحمن ابن ابی لیلی
نے قرآن سنا کر سند تصدیق حاصل کی اور جب
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف
ہجرت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا
کہ مکہ میں چند روز اقامت کریں اور وہ امانتیں
اور ودیعتیں جو حضور علیہ السلام کے پاس کفار
نے رکھی تھیں اُسے حق داروں کو ادا کر دینے
کے بعد میرے پاس مدینہ چلے آئیں۔

حضرت علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام جنگوں میں
شریک رہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور صلعم نے
حضرت علی کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا دیا تھا اور
حضرت علی کے حق میں فرمایا تھا کہ آپ کو مجھ سے
وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ تمام غزوات میں
حضرت علی رض کے بڑے بڑے جلیل القدر کارنامے
ہیں۔ غزوۂ اُحد میں حضرت علی رض کو سولہ زخم

متعدده و روز خیبر که فتح آں بر دستِ
او ست و بر داشت درِ خیبر را بر پشتِ
خود تا سوار شوند مسلمانان بر آں پس
فتح کردند و بدرستیکه آں مسلمانان کشیدند
آں در را پس نتوانستند بر کشیدن او
چہل کس فضائل او رضی اللہ عنہ بسیار
است تا آنکه گفت امام احمد نیامد ہیچ
یکی را از فضائل آنچہ آمدہ است مر علی را
رضی اللہ عنہ و گفت اسمٰعیل قاضی و نسائی
و ابو یعلی نیشاپوری وارد نه شد در حق
احدے از صحابه باسانید حسن اکثر چیزے
که آمد در حق علی رضی اللہ عنہ۔

○ روایت کردند شیخان از سہل ابن سعد
و طبرانی از ابن عمر و ابی یعلی از ابن عباس
رضی اللہ عنہم بدرستیکه رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم گفت روزِ خیبر ہر آئنه

لگے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو متعدد مقامات میں سرداری کا
عَلَم عطا فرمایا تھا خیبر آپ ہی کے ہاتھوں پر فتح
ہُوا۔ حضرت علی نے خیبر کا دروازہ اپنی پشت مبارک
پر اٹھا لیا تھا۔ اُسی دروازہ پر سے تمام مجاہدین
قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اور قلعہ فتح کر لیا۔ پھر بعد
میں چالیس مسلمانوں نے اس دروازہ کو کھینچنا چاہا
مگر وہ کھینچ نہ سکے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
فضائل کثیر ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ
جس قدر فضائل حضرت علی رضی کے لئے وارد ہوئے
ہیں اور کسی کے لئے وارد نہیں ہوئے۔ اسی طرح قاضی
اسماعیل، امام نسائی اور ابو یعلی نیشاپوری نے کہا
کہ اسنادِ حسن کے ساتھ جس قدر فضائل حضرت
علی کے حق میں آئے ہیں اور کسی صحابی کے
بارے میں نہیں آئے۔

شیخین نے حضرت سہل ابن سعد سے۔ طبرانی
نے حضرت عبد اللہ ابن عمر سے اور ابو یعلی
نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے
روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر
کے موقع پر فرمایا کہ کل میں سرداری کا عَلَم ایسے

البتہ خواہم داد فردا علم رعلی را کہ فتح
کند اللہ تعالیٰ بر دستہائے او و دوست
دارد خدا و رسولش را و دوست دارد او را
خدا و رسول او [illegible] کردند مردم کہ
خوض میکردند و کلام میکردند شب خود را
کہ کدام کس را از خود خواہد داد پس ہرگاہ
کہ صبح کردند مردم وقت صبح حاضر شدند۔
پیش آنحضرت تمام ایشاں امید میداشتند
این کہ بدہد لوا را بخود پس فرمود آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کجا است علی ابن ابی
طالب پس گفتہ شد او شکایت می کند
از چشمان خود یعنی او را درد چشم است
فرمود پس بفرستید کسے را بجانب او
پس آوردہ شد بدو پس آب دہن انداخت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم در چشمان او
و دعا کرد برائے او پس صحت یافت گویا
[illegible] بود درد پس داد در دست او رایت

شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں
پر خیبر کو فتح کریگا وہ خدا اور اس کے رسول کو
دوست رکھتا ہے اور خدا اور اسکا رسول اس کو
دوست رکھتے ہیں پس لوگوں نے اس تشویش
و تامل میں رات گذاری کہ دیکھئے آپ علم کس
کو عطا فرماتے ہیں۔ بوقت صبح ہر شخص اس
امید میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ شاید
آپ علم سرداری اُسے عطا فرمائیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت
فرمایا کہ علی کہاں ہیں۔ لوگوں نے
عرض کیا کہ انہیں آشوب چشم کی شکایت
ہے۔ آپ نے حضرت علی رضؓ
کو بلا بھیجا اور اپنا لعاب دہن
ان کی آنکھوں میں لگا کر دُعا
کیا۔ پس ان کی آنکھیں ایسی
درست ہوگئیں گویا اس میں
کوئی شکایت نہ تھی ——
پھر آپ نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ، کو جھنڈا عنایت
فرمایا۔

○ روایت کرد ترمذی از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ گفت فاطمہ احب نساء ست نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بود علی احب رجال نزد او۔

○ روایت کرد مسلم از سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہ گفت ہرگاہ کہ نازل شد آیہ ندع ابناءنا وابناءکم الآیہ بخواند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی وفاطمہ و حسن وحسین را رضی اللہ عنہم پس فرمود اے بار خدایا ایشاں اہل من اند۔

○ روایت کردہ اند اجلہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در روز غدیر ہر کہ من ہستم مولای او پس علی ہست مولای او ای بار خدایا دوست دار آنرا ہر کہ دوست دارد او را و دشمن دار آنرا کہ دشمن دارد او را۔

○ روایت کرد بیہقی بدرستیکہ ظاہر شد علی رضی اللہ عنہ از دور پس گفت

ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب تھیں اور حضرت علی آپ کے نزدیک تمام مردوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔

مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جس وقت آیت ندعُ ابناءنا وابناءکم الآیہ نازل ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ فاطمہؓ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا خداوندا یہی میرے اہل بیت ہیں۔

جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم غدیر کے موقع پر فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی بھی مولیٰ ہیں۔ اے خداوندا تو ان لوگوں کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھیں اور ان لوگوں کو دشمن رکھ جو علیؓ کو دشمن رکھیں۔

بیہقی نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دور سے نمودار ہوئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں سید عرب
است پس گفت عائشہ رضی اللہ عنہا آیا
نیستی تو سید عرب. پس گفت من سید
عالمینم و او سید عرب است ۔ روایت
کردہ است ایں حدیث را حاکم در صحیح
خود از ابن عباس بلفظ من سید ولد
آدمم و علی سید عرب است ۔ بعضے حکم
بموضوع بودن آں کردہ و بر فرض صحت
آں لازم نمی آید فضیلت او بر خلفاء ثلثہ
برائے آں ادلہ کہ گذشتہ ۔

○ روایت کرد ترمذی و حاکم از بریدہ
رضی اللہ عنہ کہ گفت گفت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ اللہ تعالے
امر کردہ مرا بایں کہ دوست دارم چہار را
و خبر دادہ مرا بدرستیکہ او دوست دارد
ایشاں را گفتند یا رسول اللہ نام ایشاں
بگوی فرمود علی از ایشان است

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سید عرب
ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت
کیا کہ کیا آپ سید عرب نہیں ہیں پس آپ نے فرمایا
کہ میں سید العالمین ہوں اور علی سید العرب ہیں۔ اسی
حدیث کو حاکم نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے
ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا کہ میں اولاد
آدم کا سردار ہوں اور علی سید عرب ہیں۔

بعض علماء نے اس حدیث کے
موضوع ہونے کا حکم کیا ہے۔ لیکن اگر اس
حدیث کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس سے
حضرت علی کی فضیلت و برتری خلفاء ثلثہ
پہ لازم نہیں آتی جیسا کہ خلفاء ثلاثہ کی فضیلۃ
کے دلائل میں مذکور رہوا ۔

ترمذی و حاکم نے حضرت بریدہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں چار اشخاص کو دوست رکھوں کیونکہ
اللہ بھی ان کو دوست رکھتا ہے۔ لوگوں
نے چاروں کے نام دریافت کیا تو
آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک علی
ہیں اور باقی تین، ابوذر، مقداد اور

میگویند آں سہ ابوذر و مقداد و سلمان است۔

○ روایت کرد احمد و ترمذی کہ گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی از من است و من از علی ام و ادا نکند از من کسے مگر علی۔

○ روایت کرد ترمذی از ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت عقد مواخات بست نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیانِ اصحاب خود پس آمد علی و می بارید چشمانِ مبارک او پس گفت یا رسول اللہ عقد مواخات بستی درمیان اصحاب خود و نہ بستی در من و کسے پس گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو برادر منی در دنیا و آخرت۔

○ روایت کرد ترمذی از علی رضی اللہ عنہ کہ گفت سوگند بخدائیست کہ شگافت دانہ را و برآورد شاخ را بدرستیکہ ہر آئنہ عہد کردہ است با من نبی امی بدرستیکہ دوست ندارد مرا مگر مومن و دشمن ندارد

اور سلمان ہیں رضی اللہ عنہم۔

احمد اور ترمذی نے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور سوا علی کے اور کوئی میری طرف سے حقوق کی ادائیگی نہ کریگا۔

ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان برادرانہ رشتہ قائم کیا۔ حضرت علی روتے ہوے آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ نے اپنے صحابہ کے درمیاں عقد مواخات باندھا ہے لیکن میرا کسی کے ساتھ یہ رشتہ قائم نہیں کیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

ترمذی نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ رب العزت کی قسم کہ جس نے دانہ کو شق کیا اور شاخ کو نکالا مجھ سے نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ مجھے مومن ہی دوست رکھیگا۔ اور منافق ہی مجھے دشمن رکھیگا۔

مرا مگر منافق۔

○ روایت کرد ترمذی از ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہ گفت بودیم کہ می شناختیم منافقاں را ببغض ایشاں با علی رضی اللہ عنہ ○ روایت کرد بزاز و طبرانی از جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہا کہ گفت گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مدینہ علمم و علی در اوست۔

○ و در روایتے آمدہ پس ہر کہ ارادہ کند علم را پس باید کہ بیاید بجانب در۔

○ در روایتے من خانہ حکمتم و علی در اوست۔

○ روایت کرد حاکم و حکم بصحت آں کردہ از علی رضی اللہ عنہ کہ گفت فرستادہ مرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بجانب یمن، پس گفتم یا رسول اللہ میفرستی مرا و حال آنکہ من جوانم قضا کنم در ایشاں و نمیدانم کہ قضا چیست پس زد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ مرا بدست خود پس تر گفت ای بار خدایا ہدایت کن دل او را و ثابت

ترمذی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض و عداوت رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے کہ یہ منافق ہے۔

بزاز و طبرانی نے حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے پس جو شخص علم کا ارادہ کرے پس چاہیئے کہ وہ دروازہ کی طرف آئے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں علم و حکمت کا گھر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہیں۔

حاکم نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا چاہا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے قضا و افتاء کے لیئے یمن بھیجنا چاہتے ہیں حالانکہ میں جوان ہوں۔ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرونگا لیکن قضا و افتاء کا کما حقہ مجھے علم نہیں ہے پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور عرض کیا کہ اے خداوندا۔

دار زبان او را این قسم آن خدائے ست
کہ دانہ واشگافتہ است شک نہ کردم
در قضائے من درمیان دو شخصے و سبب
قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضاکم
علیؑ یعنی قضا کنندہ تر از شما علی است
اینست کہ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نشستہ بود با جماعت صحابہ پس آمدند
او را دو خصم پس گفت یکی ازاں ہر دو
یا رسول اللہ مرا حماریست وبدرستیکہ این
را مادہ گاویست وبدرستیکہ مادہ گاو او
بکشت حمار مرا پس مبادرت کرد مردی
از حاضران پس گفت ضمان نیست بر
صاحب البقرہ پس فرمود نبی صلی اللہ علیہ وسلم
قضا کن درمیان آن ہر دو یا علیؑ پس
گفت علی رضی اللہ عنہ آیا بودند بستہ شدہ
یا یکی ازاں، ہر دو بستہ شدہ بود، و دیگری
گذاشتہ شدہ پس گفت بود خر بستہ شدہ
و مادہ گاو گذاشتہ شدہ و صاحب آن

علی کے دل کو ہدایت دے اور اسکی زبان
کو ثابت رکھ۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ اللہ
رب العزۃ کی قسم کہ جس نے دانہ کو شق
کیا، میں نے پھر کبھی دو شخصوں کے درمیان
فیصلہ کرنے میں شک و تردد نہیں کیا۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول "اقضاکم علی"
یعنی تم میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنیوالے
علی ہیں۔ اس قول کا سبب یہ ہے کہ ایکمرتبہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی
جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ دو شخص
جھگڑا کرتے ہوئے آپکی خدمت میں آئے اور
ان میں سے ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا
ایک گدھا تھا اور میرے فریق مقابل کے پاس
گائے تھی، واقعہ یہ ہوا کہ اسکی گائے نے میرے
گدھے کو مار ڈالا ہے پس حاضرین میں سے
ایک شخص نے سبقت کرکے کہا کہ گائے کے
مالک پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تم ان دونوں کے
درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے پوچھا کیا دونوں جانور بندھے تھے، یا
ایک بندھا ہوا اور دوسرا کھلا ہوا تھا تو اس
شخص نے جواب دیا کہ گدھا بندھا ہوا تھا اور

مادۂ گاؤ با او بود پس گفت علی بر صاحب
بقرہ ضمانی خر است پس اقرار کرد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حکم او را و جاری کرد قضائے او را۔

○ روایت کرد طبرانی در اوسط بسند ضعیف
از جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہ گفت
گفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مردم از شجرہ
پراگندہ اند و من و علی از شجرہ واحدیم۔

○ روایت کرد طبرانی و حاکم از ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کہ گفت بود رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم چوں می آمد در میان صحابہ دلیری
نمی کرد واحدی از صحابہ باین کہ سخن کند با
او مگر علی۔

○ روایت طبرانی و حاکم از ابن سعود رضی اللہ
عنہ کہ فرمود نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر کہ ایذا داد
علی را پس تحقیق ایذا داد مرا۔

○ روایت کرد طبرانی از ام سلمہ رضی اللہ عنہا
از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ گفت ہر
کہ دوست داشت علی را پس تحقیق دوست
داشت مرا و ہر کہ دوست مرا پس تحقیق

گائے کھلی ہوئی تھی اور گائے کا مالک بھی
گائے کے ہمراہ تھا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ گائے کے مالک پر گدھا کا ضمان ہے۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فیصلہ کو صحیح قرار دیا
اور اسے نافذ کر دیا۔ ○ طبرانی نے حضرت جابر ابن
عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ مختلف درخت سے
ہیں لیکن میں اور علی ایک ہی درخت سے ہیں۔

طبرانی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب
صحابہ کے درمیان تشریف لاتے تو صحابہ میں سے
کسی کو آپ سے ابتداءً گفتگو کرنے کی جرأت نہیں
ہوتی تھی بجز حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔

طبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علی کو ایذا
پہنچایا اُسنے مجھے ایذا دیا۔

طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
جس نے علی کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا

دوست داشت خدارا و ہر کہ دشمن داشت علی را پس تحقیق دشمن داشت مرا و ہر کہ دشمن داشت مرا پس تحقیق دشمن داشت خدارا۔

اس نے بلاشبہ خدا کو دوست رکھا اور جس نے علی کو دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے مجھے دشمن رکھا اس نے درحقیقت خدا کو دشمن رکھا۔

○ روایت کرد احمد و حاکم از ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ گفت شنیدم از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ می گفت ہر کہ بد گفت علی را پس تحقیق بد گفت مرا۔

احمد و حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ انہوں نے سنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے علی کو برُا کہا اس نے درحقیقت مجھے برُا کہا۔

○ روایت کرد طبرانی در اوسط از ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ گفت شنیدم از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ میگفت علی با قران ہست و قراءہ با علی جدا نشوند تا آنکہ وارد شوند بر حوض کوثر۔

طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن کے قاری علی سے جدا نہ ہونگے جبتک کہ حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔

○ روایت کرد ترمذی و حاکم از عمران ابن حصین رضی اللہ عنہٗ بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود چہ ارادہ می کنید از علی چہ ارادہ می کنید از علی چہ ارادہ می کنید از علی بدرستیکہ علی از من ست

ترمذی و حاکم نے حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار فرمایا کہ تم علی سے کیا ارادہ رکھتے ہو بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور علے ہر مومن کے والی ہیں۔

واو ولی ہر مومن است ۔

○ روایت کرد طبرانی از ابن مسعود رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ اللہ تعالیٰ امر کرد کہ بتزویج دہم فاطمہ را با علی ۔

طبرانی نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کا حضرت علی سے نکاح کروں ۔

○ روایت کرد طبرانی از جابر و خطیب از ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ اللہ تعالے گردانید ذریت ہر نبی در صلب او وگردانید ذریت من در صلب علی بن ابی طالب ۔

طبرانی وخطیب نے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اسی کی صلب میں بنایا اور میری ذریت کو حضرت علی ابن ابی طالب کے صلب میں رکھا ۔

○ روایت کرد دیلمی از عائشہ رضی اللہ عنہا بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود بہترین برادران من علی است وبہترین اعمام من حمزہ است وذکر علی عبادتست ۔

دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سب سے بہتر بھائی علی ہیں اور سب سے بہتر چچا حمزہ ہیں اور علی کا ذکر عبادت ہے ۔

○ روایت کرد دیلمی از عائشہ رضی اللہ عنہا وطبرانی از ابن عباس رضی اللہ عنہما بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود سبقت کنندگان سہ اند یس سابق بجانب موسیٰ

دیلمی اور طبرانی نے حضرت عائشہ اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبقت کرنے والے تین ہیں موسیٰ علیہ السلام کیطرف سبقت کرنے والے یوشع ابن نون ہیں ۔

یوشع ابن نون ہست وسابق بجانب
عیسٰی ال یاسین وسابق بجانب محمد
علی ابن ابی طالب۔

○ روایت کرد ابن نجار از ابن عباس
رضی اللہ عنہما بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم فرمود صدیق سہ اند۔ حزقیل
مومن آل فرعون وحبیب النجار صاحب
ال یاسین وعلی ابن ابی طالب۔

○ روایت کرد ابونعیم وابن عساکر از
ابی لیلی بدرستیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فرمود صدیق سہ اند حبیب النجار،
مومن آل یاسین کہ گفت یاقوم اتبعوا
المرسلین اتبعوا وحزقیل مومن
آل فرعون کہ گفت اتقتلون رجلا
ان یقول ربی اللہ وعلی ابن ابی طالب۔

○ روایت کرد خطیب از انس رضی اللہ
عنہ، بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود،
علی امام برحق ست وقاتل فجرہ منصور
است ہر کہ نصرت دہد او را ومخذول است

عیسٰی علیہ السلام کی طرف سبقت کرنے
والے ال یاسین ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سبقت کرنے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔

ابن نجار نے حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدیق تین ہیں حزقیل
جو مومن آل فرعون تھے۔ حبیب نجار جو صاحب
ال یٰسین تھے اور علی ابن ابی طالب۔

ابونعیم وابن عساکر نے ابولیلی
سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا صدیق تین ہیں۔ حبیب النجار کہ جو
مومن ال یاسین تھے جنہوں نے کہا یا قوم
اتبعوا المرسلین اتبعوا اور حزقیل،
مومن آل فرعون جنہوں نے کہا اتقتلون
رجلا ان یقول ربی اللہ اور تیسرے
علی ابن ابی طالب۔

خطیب نے حضرت انس رضی اللہ
عنہ، سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا علی امام برحق اور فجار کو
قتل کرنے والے ہیں۔ جو شخص علی کی مدد
کرے گا وہ مظفر منصور ہوگا اور جو علی

ہر کہ شکست دہد او را۔

سے ترک اعانت کریگا وہ رسوا اور ذلیل ہوگا۔

○ روایت کرد دارقطنی از ابن عباس رضی اللہ عنہما بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود، علی باب حطۃ البیت ہر کہ داخل شود ازاں مومن است و ہر کہ خارج شود ازاں کافر است۔

دارقطنی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علی باب حطہ ہیں، جو شخص اس میں سے داخل ہوگا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے خارج ہوگا، وہ کافر ہے۔

○ روایت کرد خطیب و دیلمی از ابن عباس رضی اللہ عنہما بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود علی از من بمنزلہ سر من از بدن است

خطیب و دیلمی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کی نسبت مجھ سے وہی ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے۔

○ روایت کرد بیہقی و دیلمی از انس رضی اللہ عنہ بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود علی روشنی دہد در جنت مثل کواکب صبح اہل دنیا را۔

بیہقی و دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اہل جنت کیلئے باعث روشنی ہیں جلیسے صبح کے ستارے اہل دنیا کے لئے باعث روشنی ہیں۔

○ روایت کرد ابن عدی از علی رضی اللہ عنہ، بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود علی یعسوب مومنین است و دجال یعسوب منافقین۔

ابن عدی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مومنین کے سردار ہیں اور دجال منافقین کا سردار ہے۔

○ روایت کرد بزاز از انس رضی اللہ عنہ، بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود علی قضا کند دین مرا۔

○ روایت کرد ترمذی و حاکم بدرستیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمود بدرستیکہ جنّت مشتاق است بجانب ابوبکر و عمر و عثمان و علی۔

بزاز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے دین کے احکام و معاملات کا فیصلہ کریں گے۔

ترمذی و حاکم نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مشتاق ہے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کی جانب۔

احادیثی کہ در فضائل علے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، وارد شدہ زیادہ از تحریر و ترقیم است لہذا بریں قدر اکتفا کردہ می شود۔ والسّلام۔

جو حدیثیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں وارد ہوی ہیں، وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہیں لہذا اسی مقدار پر کفایت کی جاتی ہے۔ والسّلام

رقعۂ ثانی عشرین الفنا
فی مناقب علی رضی اللہ عنہ

محب درویشاں مقبول زمرۂ صفا کیشاں محمد علی عیسےٰ سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد تبلیغ سلام مسنون الاسلام مشہود میگرداند کہ روایت کرد ابن سعد از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ گفت گفت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علی اقضی از ما است۔

روایت کرد حاکم از ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ گفت اقضی اہل مدینہ علی است۔

و مذکور شد علی رضی اللہ عنہ نزدِ عائشہ رضی اللہ عنہا پس گفت بدرستیکہ او اعلم آنہا است کہ باقی ماندہ اند از صحابہ۔

و گفت مسروق کہ ختم شد علم صحابہ بعمر و علی و ابن مسعود رضی اللہ عنہم

روایت کرد طبرانی و ابن ابی حاتم از ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ

بائیسواں مکتوب بھی
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں

محب صادق محمد علی عیسیٰ سلمہ اللہ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ابن سعد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علیؓ ہم سب میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے ہیں۔

حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کیا گیا تو حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ باقی ماندہ صحابہ میں علی سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

مسروق نے کہا کہ صحابہ کا علم عمرؓ علی اور ابن مسعودؓ پر ختم ہو گیا یعنی علم و فضل میں ان حضرات کا مثل کوئی دوسرا نہیں تھا۔

طبرانی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے

گفت نازل نہ کرد اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین
آمنوا مگر آنکہ علی امیر آں و شریف آں
است و ہر آئینہ بتحقیق عتاب کرد اللہ
تعالیٰ اصحاب محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم را
چند جا و ذکر نہ کرد علی را مگر بہ خیر۔

روایت کرد ابن عساکر ہم از و
رضی اللہ عنہ کہ گفت نازل نہ شد
در شان کسے از کتاب اللہ چیزے کہ
نازل شد در شان علے۔

و روایت کرد از و ایضاً کہ گفت
نازل در شان علی سیصد آیت است
و آنحضرت قتل کردہ شد در ماہ رمضان
و بود او را وقتیکہ مقتول شد شست
و سہ سال بر شمار عمر نبی صلے اللہ
علیہ وسلم و ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم و
قیل شست و چہار سال و قیل شست
و پنجسال و قیل پنجاہ و ہفت سال و
قیل پنجاہ و ہشت واللہ اعلم بالصواب۔

کسے گفتہ است ؎

شعر

روایت کیا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے یا ایہا
الذین آمنوا کی آیت نازل کی تو علی ان تمام
اہل ایمان میں مکرم و معظم تھے اور اللہ
تعالیٰ نے چند جگہ صحابۂ کرام پر عتاب فرمایا
ہے لیکن علی کا ذکر ہر جگہ خیر ہی کے ساتھ کیا ہے۔

ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جس قدر
کتاب اللہ کی آیات حضرت علی کی شان میں نازل
ہوئیں اور کسی کی شان میں نازل نہیں ہوئیں۔

ایک روایت میں ہے حضرت عبداللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علی کی شان
میں تین سو آیات نازل ہوئیں، آپ کی شہادت
ماہ رمضان میں ہوی۔ شہادت کے وقت آپکی
عمر شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی
تعداد کے مطابق تریسٹھ سال تھی اور یہی عمر
حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی بھی
تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر کی تعداد
میں اختلاف ہے، چونسٹھ [۶۴] سال، پینسٹھ [۶۵] سال،
ستاون [۵۷] سال، اٹھاون سال کی بھی روایات
آئی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کسی نے اس بارے میں مندرجۂ ذیل اشعار
کہے ہیں۔

ایا سائلا عمر النبی محمد
و عمر ابی بکر و عمر ابی حفص
قل الکل قد عاشوا سواء فعمرهم
ثلث مع ستین عاما بلا نقص
وان علیا قیل قد عاش مثلهم
کذا فی الکتاب الترمذی مع النص
وقد عاش عثمان ثمانین حجة
و نیفا رواه المقدسی مع الفحص
وللحسن الخمسون الا ثلاثة
حکاه من الجمهور اکثر من شخص
وعاش حسین بعد خمسین سبعة
کذا عن محب الدین تاریخه مجصص
واما الزهراء عاشت ثمانیا
وعشرین عاما لم راحت الی المحص

والسلام

نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی عمریں برابر تھیں سب مساوی مدت تک دنیا میں بقید حیات رہے یعنی بلا کم و کاست تریسٹھ سال دنیا میں رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر بھی ایک قول کے مطابق یہی تھی جیسا کہ ترمذی شریف میں اسکی تصریح موجود ہے۔ حضرت عثمان رض کی عمر اسی سال سے کچھ زائد ہے۔ امام مقدسی نے تحقیق و تفتیش کے بعد اسی طرح روایت کی ہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عمر سینتالیس سال ہے جمہور میں اکثر اشخاص کی روایت یہی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عمر ستاون سال ہے علامہ محب الدین کی تاریخ میں ایسا ہی مذکور ہے۔ حضرت حسنین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال ہے جن کو دنیا کی زندگی میں قید حیات سے رہا ہونے تک آرام و چین نہیں ملا۔

تم الجزء الاول ویلیہ الجزء الثانی

انشاء اللہ تعالے

(۱۳۸۹ھ شعبان المعظم)

مطبع عثمیہ الیکٹرک قومی پریس بنگلور ۱

8/2